

عوضتای که در کما ایضا خلاصه از زمان  
بهرین پیشین آن و آن قین و



مطعم می باشد که در کما ایضا خلاصه از زمان  
بهرین پیشین آن و آن قین و

# فہرست کتاب ریاض الامرا

نمبر	نام ریاست	صفحہ	نمبر	نام ریاست	صفحہ
۱	نیپال	۸-۲	۱۴	تراونکور	۴۷
۲	کابل	۸	۱۵	گولاپور	۴۹
۳	مستقل	۹	۱۶	مرشد آباد	۵۱
۴	ونگبار	۱۲	۱۷	بجے پور	۵۵
۵	حیدرآباد	۱۷	۱۸	جودھ پور	۵۸
۶	بڑوودھا	۱۹	۱۹	پٹھالہ	۶۰
۷	میسور	۲۳	۲۰	کوٹہ	۶۲
۸	گولیار	۲۵	۲۱	ریوان	۶۳
۹	اندور	۲۸	۲۲	کچھہ	۶۴
۱۰	بھوپال	۳۱	۲۳	کوچین	۶۶
۱۱	اودی پور	۳۲	۲۴	بیگانہ	۶۷
۱۲	کشمیر	۳۹	۲۵	بھاول پور	۶۸
۱۳	قلات	۴۳	۲۶	بوندی	۸۱
		۴۴	۲۷	کرولی	۸۲

صفحہ	نام ریاست	نمبر	صفحہ	نام ریاست	نمبر
۱۰۵	سر وہی	۴۵	۸۲	بکھرت پور	۲۸
۱۰۶	ڈونگر پور	۴۶	۸۶	ٹونک	۲۹
۱۰۸	رام پور	۴۷	۸۹	بھوٹان	۳۰
۱۱۱	جاوڑا	۴۸	۹۰	سکم	۳۱
۱۱۱	کونج بہار	۴۹	۹۱	اڑچھانوف ٹھری	۳۲
۱۱۳	پٹھان	۵۰	۹۲	کشن گڑھ	۳۳
۱۱۴	بنارس	۵۱	۹۳	الور	۳۴
۱۱۶	جھیند	۵۲	۹۵	وہول پور	۳۵
۱۱۷	نا بھہ	۵۳	۹۵	جیلیر	۳۶
۱۱۸	کیپور تھلہ	۵۴	۹۶	جمالا پٹن	۳۷
۱۱۹	ستھر	۵۵	۹۷	پر تاپ گڑھ دولیا	۳۸
۱۲۰	جونگر گڑھ	۵۶	۹۸	دہار	۳۹
۱۲۱	جام نوانگر	۵۷	۹۹	ویواس	۴۰
۱۲۲	بھون نگر	۵۸	۱۰۱	وتیا	۴۱
۱۲۳	رتلام	۵۹	۱۰۲	بالسوارہ	۴۲
۱۲۴	پیت	۶۰	۱۰۳	بھہ	۴۳

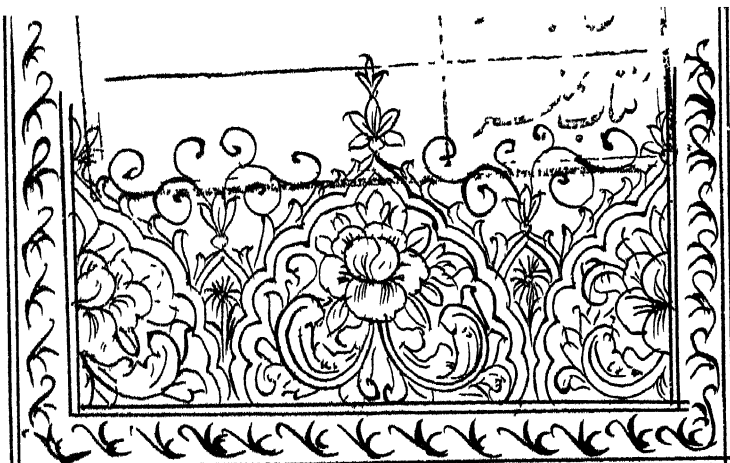
صفحہ	نام ریاست	نمبر	صفحہ	نام ریاست	نمبر
۱۴۱	سر مور	۷۹	۱۲۶	بج پور	۶۲
۱۴۲	سکیت	۸۰	۱۲۷	چھتر پور	۶۳
"	فرید کوٹ	۸۱	۱۲۹	منڈی	۶۴
۱۴۳	کھلور	۸۲	"	پالن پور	۶۵
۱۴۳	ساونت واری	۸۳	۱۳۰	پسپلہ	۶۶
۱۴۵	مالیر کوٹلہ	۸۴	۱۳۱	راوہن پور	۶۷
۱۴۹	چھوٹا اودی پور نعرن بسوہن	۸۵	۱۳۲	پوری بندر	۶۸
۱۵۰	دیوگرہ باریا	۸۶	۱۳۳	درنگ ورا	۶۹
"	بروانی	۸۷	"	اجی گرہ	۷۰
۱۵۱	ناگود	۸۸	۱۳۵	کھبایت	۷۱
۱۵۳	علی راج پور	۸۹	۱۳۶	سلانہ	۷۲
۱۵۳	لونا وارہ	۹۰	"	سیتامسو	۷۳
"	بالاسنور	۹۱	۱۳۷	راج گرہ	۷۴
۱۵۵	سوانت	۹۲	۱۳۸	نرسنگرہ	۷۵
۱۵۶	عدن	۹۳	"	جلینتیا	۷۶
۱۵۸	مداون	۹۴	۱۳۹	چمبا	۷۷



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ کہ یہ کتاب یاض الامرا تھمن فرکو  
 حالات امراے اندرونی و بیرونی ہندوستان کے ہر معنی و ہر امیر  
 کہ گورنمنٹ عالیہ گلشنیہ سے سلامی کے ساتھ معزز و ممتاز زمین  
 اونکی ریاستوں کا مختصر ذکر تاریخی رحمان علی خان نے موافق ترتیب  
 نمبر مندرجہ حکم محکمہ چنابہ بلکہ معظمہ ہندوستان کلکتہ مورخہ ۲۶ جون ۱۸۶۷ء  
 مصدورہ دربار و نڈسری تالیف کیا بنظر قدردانی و فیض سانی امرا  
 نامدار امید قوی ہے کہ یہ مختصر مطبوعہ طبع امیران عالیشان ہو کر مدارس  
 علوم میں اجرا پائے و ملتہ ہندوستان میں تین فریق

ہندو مسلمان انگریزوں نے بالاستقلال سلطنت کی ہے ہندو و ون  
 کے عہد کی ابتدا دریافت نہیں ہو سکتی مگر انتہا اونکے عہد کی  
 جب مسلمانوں نے سبندہ دریا اور کرہند میں غلبہ پایا تاج شہ  
 سے واضح ہے کہ مملکت ہند میں منجملہ فرمان و ایان ہنود کشن بن  
 پورب بن ہند بن حسام بن نوح علیہ السلام سے آئندہ یو  
 راجپوت تک ۲۳ پادشاہ مختلف خاندان نے سلطنت عظیمت  
 شان کے ساتھ کی ہے آئندہ یو کے بعد تا ظہور اسلام کوئی اج  
 ہندوستان میں عظیم الشان نہیں ہوا بلکہ طوائف الملوک رہا  
 ہر ایک مقام کا راجہ اور اپنے کو پادشاہ مستقل تصور کرتا تھا  
 اوس نے میں ہندوستان کئی سلطنتوں پر منقسم تھا  
 گدا اودھ قنوج متھرا اندرپت مالوہ تنگ ماراٹ  
 کرناٹک شر او سم چولا پانڈیا اور بعض تواریخ اہل ہند سے  
 مستنبط ہے کہ ہندوستان دس ملکوں میں تقسیم تھا پہلا سرسوتی  
 دوسرا قنوج تیسرا ترہت چوتھا گوریا پنچواں گجرات چھواں انہل  
 یعنی اوڈیسہ ساتواں ہماراٹ آٹھواں ہیلنگ نواں کرناٹا

دسوان در اوڑ مطابق اس تقسیم کے دس ہا میں بھی ہندوستان  
 میں جاری تھیں پراکرت ہندی میٹھل گوڑ یعنی بنگلہ گجراتی  
 اوڑیا مرہٹی تلنگی کرناٹکی تاملی اور بعضوں کے نزدیک دس  
 زبانیں یہ ہیں تامل تلگو ملائیم کانڑی بنگالی اوریا ہندی  
 مرہٹی گجراتی سندھی بعض نے دس بانوں کی تفصیل اس طرح  
 لکھی ہے پنج گوڑا سار سوت ۲ کانہ کچ ۳ گورم میٹھلا ۵ اوریا  
 پنج دراوڑ ۱ تامل ۲ مہاراشٹہ ۳ کرناٹ ۴ تیلنگ ۵ گجر  
 مولف کہتا ہے کہ مسلمانوں کے وقت سے کیا رھوین زبان  
 یعنی اردو جو سب بانوں سے ملکر بنی ہے جاری ہوئی مسلمانوں  
 کے عہد کی ابتدا ابوالفضل دسویں رمضان ورنہ پانچشنبہ ۹۹ ہجری  
 حبیب اللہ والدین محمد بن قاسم سپہ سالار حجاج نے دہراہرہ سندھ  
 کو قتل کیا لکھتا ہے مگر فی الحقیقہ وہ زمانہ ابتدای عہد اسلام نہیں ہو سکتا  
 کس واسطے کہ اوس زمانے تک مسلمانوں کا استقلال اور غلبہ ہند میں  
 نہیں ہوا تھا بلکہ آغاز عہد اسلام فتح اول محمود غزنوی سے ہی  
 جو ۸۶۲ ہجری میں بمقابلہ جیپال اہل لاہور مقام شاپور میں

واقع ہوئی اور اسی طرح محمود نے بارہ مرتبہ ہندوستان کو فتح کیا اور انتہا مسلمانوں کے عہد کی جنگ پلاسی ہی جو فیما بین انگریزوں و نواب سلج الدولہ صوبہ اتر بنگالہ ۵ شوال بروز پنجشنبہ ۱۱۷۱ ہجری مطابق ۲۳ جون ۱۷۵۷ء میں ہوئی اور انگریز فوجیاب ہوئے اس قدر زمانے میں محمود و غزنوی سے شاہ عالم تیسویں تک ۶۸ پادشاہ اسلام مختلف خاندانوں کے گزرے مسلمانوں کے عہد میں ہندوستان ۲۲ صوبوں پر منقسم تھا بنگالہ بہار اتر پردیش گجرات آندھرا اودھ دہلی اکبر آباد لاہور ملتان اجمیر مالوہ سندھ کابل قندھار برار خاندیس اورنگ آباد بدر پنجپور حیدرآباد کشمیر انگریزوں کے عہد کی ابتدا جنگ پلاسی یعنی ۲۳ جون ۱۷۵۷ء سے ہے اتنے زمانے میں لارڈ کلایو سے لارڈ میو تک جو فی الحال رونق افروز مسند ایالت ہیں ۹ شخص نواب گورنر جنرل بہار ہوئے ہیں انگریزوں نے اپنے عہد میں ہندوستان کو تین پریزیڈنسی میں تقسیم کیا ہے ہر ایک میں جدا جدا نواب گورنر

حکمران ہین پہلی پرینڈنسی بنگال اسکے ماتحت تین لفٹننٹی  
 ایک لفٹننٹی ممالک شرقی صدر اوسکا کلکتہ دوسری لفٹننٹی  
 ممالک مغربی و شمالی صدر اوسکا الہ آباد تیسری لفٹننٹی  
 ممالک پنجاب صدر اوسکا لاہور اور ایک چیف کمشنری  
 ممالک اووہ صدر اوسکا لکھنؤ ہواضلاع ممالک شرقی  
 ۲۳ پرگنہ جسکا صدر کلکتہ ہی ہے پرا یار است ندیا جسے باقر گنج  
 ناؤ کولی ڈھاکا ترپرا چنگانوں سلٹ کچار میمن سنگھ  
 ۱۴ پنبا راج شاہی بگڑ راج شاہی فرید پور ۱۸ رنگ پور دیناج پور  
 پورنیا مالده مرشد آباد ۲۲ بیر بھوم ۲۳ برودان ۲۵ مگلی میدنی پور  
 ۲۴ بالیسر خوردہ ۲۶ کٹک ۲۷ بانگ کوڑہ ۳۱ جھانگل پور ۳۲ موگلیہ  
 ۳۳ بہار ۳۴ پٹنہ ۳۵ ترہت شاہ آباد چنپارن کوہاٹ نوگانوں  
 ۳۶ بیج پور ۳۷ گوالپاری ۳۸ لکھن پور ۳۹ شیو پور ۴۰ جھوٹانا کیپور مان بھوم  
 ۴۱ ہزاری باغ ۴۲ محال باج گنار ناکیپور راہی پور بھنڈارہ چنڈارہ  
 چاندا اضلاع ممالک مغربی و شمالی الہ آباد مرزا پور  
 بنارس جو پور اعظم گڑھ غازی پور گورکھ پور بانڈہ

فتح پور کا پور اناوہ فرخ آباد میں پوری آگرہ متھرا  
 بداون شاہجہان پور بریلی مراد آباد بجنور علی گڑھ بلنسر  
 مظفرنگر سہارنپور ویرادون کماون گڑھوال اجمیر ساگر  
 سیونی بنیول نرسنگھ پور ہوشنگ آباد منڈلہ وموہ ہمیر پور  
 جالون جھانسی چندیری اضلاع ممالک پنجاب  
 دہلی گورگانوں جھممر رھتک حصار سہا پانی پت تھانہ  
 انبالہ لوڈھیانہ فیروز پور شملہ جالندھر ہوشیار پور کانگرہ  
 امرتسر گورداس پور لاہور شیخوپورہ سہیاکوٹ گجرات  
 شاہ پور سینڈواخان راول پنڈی پاک پٹن ملتان جنک  
 خانگرہ لیا دیرہ غازی خان دیرہ اسماعیل خان ہزارا پشاور  
 کوہاٹ اضلاع ممالک وہ لکھنؤ اونام بریلی سلطانی  
 پرتاب گڑھ فیض آباد ہردوئی گونڈا بہرائچ سینا پور دریاباد  
 محمدی دوسری پریزیڈنسی مندرجہ او سکے ضلع  
 وزیرکاپٹم کنجام مچھلی بندر گنٹور نیگور گڈپ بلاری  
 حیدرآباد جنک پور اسماعیل ضلع میں مندرجہ ہر جسکو حیدرآباد

بھی کہتے ہیں شیلم ترچناپلی پنچور کو بسو کو نم متھرا تر نیوولی  
 کا ایم بٹور لیبار گلی کوٹ تپا چری منگلو ہونور راجندر  
 تیسری پریزڈنسی بمبئی اوسکے اضلاع عوہار وار بیلگان  
 کوکرن تھانہ بھی پونا ستارہ شولا پور احمد نگر تاشک  
 خاندیس سورت بھڑوچ کھیر احمد آباد حیدر آباد سندھ  
 گوانچی شکار پور و کر ریسان سلامی یاب

شروع مقصود

نیپال منبر

یہ ریاست ماتحت پریزڈنسی بنگال ہندوستان کے شمال  
 کوہ ہمالہ میں مغرب کماؤن مشرق سکھ جنوب و ضلع  
 گورکھ پور و بنگالہ سے محدود ایک قطعہ لمبا کوہستانی ہوادار ایست  
 اسکا کشمانڈو ہی اکثر کوہستانی رئیس والی نیپال کو اپنا بڑا  
 سمجھے ہیں رئیس یہاں کا اپنے کو اولاد وراثی اور دیور سے جانتا  
 ہی اور وہ بانگہ بار شاہ چین کا ہی پانچویں برس ایک سفیر



مع تحائف کٹھمانڈو سے پیگن دار لہا سلطنت چین کو جاتا ہے  
 رئیس سرکار انگریزی سے واسطہ دوستی رکھتا ہے ۱۸۹۲ء  
 میں فیما بین ہمارا جرن بہادر شاہ بہادر شمشیر جنگ  
 والی نیپال اور سرکار انگریزی کے درباب تجارت پہلا  
 عہد نامہ ہوا ہے سرکار انگریزی کی طرف سے ایک صاحب  
 ریڈیٹ مقام کٹھمانڈو میں رہتے ہیں قوم رئیس کی راجپوت  
 نام رئیس حال سوراندربکر م ساہ ہر قصب ریاست ۲۴  
 ہزار میل مربع آمدنی ۴۳ لاکھ روپیہ ہے جنگ بہادر وزیر  
 ۱۸۵۸ء میں خیر خواہی کی اس وجہ سے رئیس ترمین ترائی  
 واقع در میان دریاے کالی و ضلع گورکھ پور انعام پائی رئیس کو  
 ۲۱ ضرب سلامی سرکار انگریزی سے ملتی ہے راج راجبندر  
 شمشیر جنگ القاب میں لکھا جاتا ہے فقط

## کابل نمبر ۲

دارالریاست افغانستان جسکی حد شمالی تاتار شرقی دریا سندھ  
 جنوبی بلوچستان غزنی ایران ہے ہنگام ضعف سلطنت تیموریہ کے

احمد شاہ ابدالی نے ملک کابل کو شمالی ممالک محروسہ اپنے  
 کے کر لیا تھا بعد وفات احمد شاہ اوسکا بیٹا تیمور شاہ  
 تخت نشین ہو کر ۷ شوال ۱۱۰۷ ہجری کو فوت ہوا اوسکے  
 کنی فرزند تھے ازاجملہ سات فرزند مشہور ہیں بہایون شاہ  
 محمود شاہ زمان شاہ عباس شاہ شجاع الملک  
 شاہ پور فیروز الدین بعد فوت تیمور شاہ بتاریخ ۸-  
 شوال ۱۱۰۷ ایہ زمان شاہ نے بصلاح امر کہہ بخلا اوسکے  
 سردار پابندہ خان بارکنئی بھی تھا تخت سلطنت پر بتمام  
 کابل جلوس کیا اور ماہی شاہ ہزاگان کو سوای شجاع الملک  
 و نابینا کیا محمود شاہ کو خراسان سے خارج کیا بعد چند بسبب  
 دراندازی سرداران حسد پیشہ کے زمان شاہ نے پابندہ خان  
 مذکور کو قتل کیا اوسوچے سے فتح خان سپر پابندہ خان بارکنئی نے  
 محمود شاہ کو برانگیختہ کر کے زمان شاہ کو معزول و نابینا کیا  
 اور محمود شاہ تخت نشین ہوا ۱۱۰۷ء میں شجاع الملک نے  
 مجھ و شاہ کو معزول کر کے خود تخت نشین ہوا یہ گاہ شور شس چ

شاہ فارس با اتفاق فرانس حد و مغربی میں معلوم ہوئی سرکار انگریزوں  
 نے خار بندی اوس حد و کی مناسبت کر بتوسط انفسٹن صاحب  
 بہادر ایچی کے عہد نامہ دوستی مورخہ ۷ جون ۱۸۰۹ء  
 شجاع الملک کے ساتھ قرار و یا بعد چلے جانے ایچی کے محمد شاہ  
 معزول نے بامداد فتح خان بارکزئی شجاع الملک کو سلطنت سے  
 خارج کیا وہ لاہور میں رہنمیت سنگھ کے پاس پناہ گیر ہوا اس  
 اثنا میں کسی وجہ سے محمود شاہ نے فتح خان بارکزئی اپنے  
 مددگار اور وزیر کو اندھا کر کے قتل کیا اب خاندان بارکزئی  
 کو نہایت غصہ آیا کہ سلاطین ابدالیہ نے دو خون ادا کیے  
 خاندان میں کیے فرزند ان پابندہ خان یعنی برادران فتح خان  
 مقتول کہ بعد اوسکے ۶ شخص منصلہ ذیل موجود تھے وہ سب  
 انتقام کے مستعد ہوئے تیمور قلی خان اسد خان  
 محمد عظیم خان عبد اہمد خان محمد خان و میرٹ محمد خان  
 جتیا خان کہن دل خان مہر دل خان شیر دل خان  
 بیروز خان رحم دل خان محمد خان سلطان محمد خان

شیخ محمد خان پیر محمد خان نسبت اور بھائیوں کے  
 دوست محمد خان انتقام لینے پر زیادہ تر مستعد تھا اوسنے  
 محمود شاہ کو تمام ملک سے نکال دیا صرف بہت اوسکے قبضے  
 میں رہ گیا جسپر اوسکا بیٹا کامران شاہ چندے قابض رہا  
 دوست محمد خان نے وہ بھی چھین لیا اور کل ملک افغانستان  
 برادران بابرزئی نے باخود ہاتھ تقسیم کر لیا دوست محمد خان کے  
 حصے میں غزنین آئی مگر اوسنے کابل بھی لے لیا تخت سنگہ  
 نے بعد لینے جواہرات مع الماس کوہ نور شجاع الملک کو ۱۸۳۳ء  
 میں قندھار پر قابض کیا دوست محمد خان نے وہاں سے  
 بھی شجاع الملک کو خارج کیا وہ بحالت تباہ لوڈھیانا  
 عملداری انگریزی میں آیا اور سرکار انگریزی سے امداد  
 چاہی جون ۱۸۳۸ء میں فیما بین سرکار انگلشیہ و رنجیت سنگہ  
 و شجاع الملک کے عہد نامہ اتفاقی قرار پایا جسکے روسے تاریخ  
 ۹ مئی ۱۸۳۹ء شجاع الملک کو قندھار میں تخت نشین کیا  
 بعد چند روز کے دوست محمد خان ازخود حاضر ہوا اوسکو

صاحبان انگریز ہندوستان میں لائے محمد اکبر خان و فرزند  
دوست محمد خان نے بلوہ کر کے شجاع الملک کو مارٹو الافوج  
انگریزی کو تکلیف دی جس کا انتقام افسران انگریزی نے  
وقت واپسی کے اچھی طرح سے لیا اور کابل کو آزاد کیا اور  
سرکار انگریزی نے دوست محمد خان کو اجازت کابل جانے  
کی دی چونکہ خاربندی حد و مغرب کی پھر بھی واجبات سے  
تھی مارچ ۱۸۵۵ء میں عہد نامہ صلح و آشتی درمیان دوست محمد خان  
اور سرکار انگلشیہ کے قرار پایا اور از روی عہد نامہ ۲۶ جنوری  
۱۸۵۵ء رہنما سفیر سرکار انگلشیہ کا کابل میں اور سفیر کابل کا  
پشاور میں منظور ہوا۔ ۸۔ جون ۱۸۶۳ء کو امیر دوست محمد خان نے  
بعد قبضہ کرنے ہرات کے انتقال کیا اب اونکے فرزند  
امیر شیر علی خان سندنشین افغانستان ہیں ۲۱ ضرب  
سلامی اونکو ملتی ہے قریب ریاست ایک لاکھ بہتر ہزار  
میل مربع آمدنی ایک کروڑ روپیہ ہی فوج میں بیس ہزار  
نوسو سترہ ہزار آٹھ سو پیاوہ ۸۸ توپ ہیں فقط

## مستط منبسط

یہ ریاست ملک عرب میں خلیج فارس کے شرقی ساحل پر ہے  
یہاں کے رئیس کا لقب امام ہے یہ قبیہ ریاست ۳۹ ہزار میل  
مربع آمدنی ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ یہ کل فوج دو ہزار  
آدمی کی ہے اخیر ۱۸۴۷ء میں قوم عرب سکنتہ مستط نے فارسینکو  
مقام اوتان سے نکال کر خلیج فارس میں اپنی حکومت جمائی  
اور زنگبار و حصص دگیر واقع افریقہ پر قیام گاہ حاصل کیا مگر  
بعہد نادر شاہ ایرانی فارسیوں نے پھر اپنی حکومت حاصل  
کی بعد قتل نادر شاہ بڑا ترزلزل ملک فارس میں پڑا تب امام احمد  
بن سعید حاکم سوہار نے فارسیوں کو مستط سے نکال دیا اور  
پادشاہ فارس کو دینے خراج سے انکار کیا امام احمد بن سعید کے  
دو فرزند تھے سعید شمس سید سلطان چنانچہ فرزند اول والی سوہار  
ہوا اور سعید سلطان پسر ثانی بعد فوت اپنے باپ امام احمد  
بن سعید امام مستط ہوا اور اسکے عہد حکومت میں بہاہ جمادی الاول  
۱۲۳۱ھ ہجری مطابق اکتوبر ۱۸۱۵ء سرکار انگلش سے عہد نامہ

بعضیوں امداد و اتحاد و سرکار انگریزی و اخراج قوم فوج و فرانس  
 و قیام انگریزان مع قدری فوج بتوسط توابع اعتماد اول ولہ  
 مرزا احمدی علی خان بہادر حرمت جنگ اجنٹ انگریجا  
 متعینہ بوشہر قرار پایا ۱۱ نومبر ۱۸۵۷ء کو سید سلطان جنگ  
 جو آسمس میں مارا گیا بعد اوسکے قتل کے اوسکے برادر سید عیش  
 والی سوہارنے اپنے برادر زادگان خور و سال یعنی فہ زندان  
 سید سلطان کے حق میں تکرار اوٹھائی تب فہ و نون فہ زند  
 سید سلطان نے اپنا ملک سید بدر بن ہلال ادا خاند  
 اپنی کو سپر کیا سید بدر بن ہلال نے نجد کے وہابیوں کو بلایا جنگی مدد  
 سے سید عیش کو شکست دی اور کم زوری امام سے فرقہ وہابہ کو  
 موقع قیام مسقط ہاتھ آیا اس فرقہ نے مسقط میں سنجی اور حرکت  
 ناشائستہ اختیار کیں اور بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 مراتب ادا و بجالانے سے انکار کیا اور تمام پاک قبروں کو  
 توڑ ڈالا استعمال تنباکو اوٹھا دیا اور جن مسلمانوں نے اونکا  
 طریقہ اختیار کیا اون سے جنگ پیش آئے غرض کہ وہابیوں کا

طریقہ بہت جلد اوس نواح میں پھیل گیا ۱۸۷۱ء میں سید سعید  
 بن سید سلطان بعد سید بدر بن ہلال مستند نشین ہوا اوسنے  
 بیچاش برس تک حکومت کی اور سرکار انگریزی سے خوب اتحاد  
 پیدا کیا اور ہمد و قوم عرب اور انگلش اوسنے وہابیوں کو اپنے  
 ملک سے خارج کیا اوسنے بتاریخ ۱۸۷۲ء اشوال ۱۲۸۰ھ ہجری  
 جزیرہ کوریا و موریہ انگریزوں کو دے دیا جس میں خزانہ برآمد ہوتا  
 ہی ۱۸۷۶ء میں امام موصوف نے انتقال کیا بعدہ اوسکا  
 فرزند امام سید تموانی جانشین مسقط ہو کر دعویٰ حکومت  
 ترکبار جو اوسکے برادر سید محمد کے قبضے میں پہنچا گیا  
 اور اوس دعویٰ کو بزرگ جنگ مستحکم کرنے کی تیاری کی چنانچہ  
 اوسکا تصفیہ منحصر اوپر تالشی لارڈ کیننگ صاحب بہادر  
 گورنر جنرل ہند کے ہوا لارڈ صاحب موصوف نے بتاریخ دوم  
 اپریل ۱۸۷۶ء اس معاملہ کا تصفیہ کیا جسکو امام مسقط نے  
 بذریعہ تحریر ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۸۰ھ ہجری کے منظور کیا تصریح  
 تصفیہ کے نمبر ۴۴ میں لکھی جاوے گی امام مسقط سولہ ہزار روپیہ



بابت بندر عباس شاہ فارس کو خراج دیتا ہی اور اوسکو  
 زنگبار سے چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج ملتا ہے  
 اور سرکار انگریزی سے ۲۱ لاکھ روپیہ سالانہ مستط کو ملتی ہی

### زنگبار نمبر

یہ ملک مشرقی افریقہ کے شمالی حصے میں واقع ہے ابتدا سے ۱۶  
 صدی عیسوی میں پرتگیزیوں نے جزیرہ زنگبار اور ساحل مشرقی  
 افریقہ کو فتح کر لیا باشندگان مامیاس نے بوجہ ظلم حکام  
 ۱۶۹۸ء میں امام مستط سے مدد چاہی امام پرتگیزیوں کو مار کر  
 نکال دیا لیکن استحکام اطاعت زنگبار مستط کے ساتھ بخوبی  
 نہیں ہوا تھا ۱۷۶۸ء میں باشندگان مامیاس نے مستط سے  
 منحرف ہو کر شیخ احمد کو اپنا سردار قرار دیا اور ۱۸۲۳ء تک فوج  
 فوج کشی امام مستط سلیمان بن علی سلطان مامیاس کے  
 انگریزی سے پناہ گیر ہو کر آزاد رہا اور جو اقرار نامہ سرکار انگریزی  
 سے بتاریخ ۱۸۲۳ء فروری ۱۸۲۳ء اوکے ساتھ ہوا تھا منظور نہیں  
 ہوا ۱۸۲۸ء میں امام مستط نے بندر مامیاس کو فتح کر لیا

اور ۱۸۲۲ء میں سید سعید امام مسقط نے اپنے دوسرے فرزند  
 سید خلید کو اپنا نائب اور جانشین بن کر کیا اور سید تہوانی  
 بڑی فرزند کو حکومت مسقط سپرد کی سید خلید ۱۸۵۲ء میں چین گیا  
 اپنے باپ کے فوت ہوا تب امام سعید نے چھوٹے فرزند  
 سید محمد سلطان حال کو اوسکا جانشین کیا بعد فوت  
 امام سعید ۱۸۵۵ء میں سید تہوانی امام حال مسقط نے زنگبار کا  
 دعویٰ کیا یہاں تک کہ اندیشہ جنگ کا پیدا ہوا آخر فریقین  
 اسپر آمادہ ہوئے کہ گورنر جنرل ہند پنجاب سے ہمارا فیصلہ کہیں  
 چنانچہ برکٹ پیر کو گلن صاحب بہادر امین واسطے تحقیقات  
 معاملہ کے بھیجے گئے اور اصل کیفیت معاملہ کی حضور میں <sup>نواب</sup>  
 گورنر جنرل ہند کو پیش کی بعد معائنہ کیفیت امین موصوف  
 لارڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے بتاریخ ۲۲ اپریل  
 ۱۸۶۱ء یہ فیصلہ کیا کہ سلطان سید محمد حکومت زنگبار اور  
 افریقہ پر جو سید سعید امام مسقط کے قبضے میں تھی قابض  
 رہے اور ہمیشہ نسلاً بعد نسل چالیس ہزار روپیہ خراج سالانہ

امام مستط کو دیا کرے اور مبلغ استی ہزار روپیہ بقایا دو سال گذشتہ بھی ادا کر دے اور امام مستط حملہ مطالبات زنگبار سے باز رہے اور واضح رہے کہ زنگبار وینے خراج سے تابع مستط متصور نہیں ہوگا اس فیصلے کو فریقین نے منظور کیا مگر سلطان زنگبار نے بذریعہ خط گورنر جنرل بہادر سے درخواست کی کہ بقایا دو سال کے دینے کا دو مرتبہ ارشاد ہو چنانچہ نواب گورنر نے عذرا و سکا پذیرا کیا سلطان زنگبار سرکار انگریزی ۲۱ ضرب سلامی پانچ

### حیدرآباد مشہد

دارالریاست دکن حد شمالی شرقی اوسکی ناگیور جنوبی احاطہ مندرج غربی احاطہ ہمئی ہی عہد شاہجہان بادشاہ مین ایک شخص عابد خان خطاب قلیچ خان اور خدمت صید لصد و جا سے سرفراز ہوا عالمگیر کے زمانے مین ۲۳- ربيع الاول ۹۵۰ ہجری کو وقت محاصرہ کو لکنڈہ کے ضرب گولہ سے ہلاک ہوا بعد اوسکے اوسکا فرزند شہتاب الدین بختاب غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ کے سرفراز ہوا اور عہد

بہادر شاہ مین صوبہ دار گجرات کا ہوا ۲۲۰ھ ہجری میں انتقال  
 کیا بعد اسکے اوسکا بیٹا قمر الدین خان منصب چارنہری  
 اور خطاب چین قلیچ خان بہادر سے سرفراز ہوا اور عہدہ شاہ  
 مین نواب نظام الملک کا خطاب پایا فرخ سیر کے عہد میں منصب  
 ہفت روزہ صوبہ دکن پر تسلط پایا اور حسب اطلب بادشاہ  
 شاہ جہان مین آکر خلعت و منصب وزارت و خطاب آصف جاہ  
 سے ۳۳۰ھ ہجری مین سرفراز ہوا مگر بعد چندے محمد شاہ بادشاہ  
 سے ناراض ہو کر دکن چلا گیا جب نادر شاہ ایرانی کی آمد مشہور  
 ہوئی محمد شاہ نے پھر اوسکو طلب کیا وہ پادشاہ کے حضور مین  
 حاضر ہوا اور بعد واپسی نادر شاہ نظام الملک اپنے ملک کو  
 چلا گیا اور ۴۰۴ھ جمادی الآخر ۱۱۰۲ھ ہجری کو برہان پور مین انتقال  
 کیا عمر اوسکی ۱۰۴ برس کی تھی اوسکے فرزند مفصلہ و ذیل محمد شاہ  
 غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ و ربار دلی مین امیر الامراء تھا  
 میر محمد ناصر جنگ پیہر محمد صلابت جنگ میر نظام علی خان  
 بصالت جنگ مغل علی ناصر الملک جو کہ بڑا سیکٹا

نظام الملک کا یعنی میر محمد شاہ غازی الدین خان بہادر قیصر جنگ  
 بعمدہ امیر الامرائی دربار دہلی میں سر فرار تھا اس لیے اوسکا چھوٹا بیٹا  
 میر احمد ناصر جنگ بعد فوت باپ کے مسند ریاست پر متمکن ہو کر  
 خطاب نواب نظام الدولہ بہادر ناصر جنگ مشہور  
 ہوا تھوڑے دنوں کے بعد اوسکا بھانجا ہدایت محی الدین مظفر جنگ  
 بیٹھا توں اور فرانس کی مدد سے ناصر جنگ کو مار کر مالک ملک  
 ہوا اور دو مہینے بعد بیٹھا توں کے ہاتھ سے وہ بھی مار گیا  
 اوس کے بعد میر محمد صلابت جنگ نمبر ۳۳ مسند نشین ہوا اوس کے  
 ساتھ پہلا عہد نامہ انگریزی بتاریخ ۱۲ مئی ۱۷۵۹ء بمضمون دست  
 اور نکال دینے قوم فرانس کے ملک حیدرآباد سے قرار پایا اوس کو  
 نواب آصف جاہ نظام الدولہ منتظم الملک میر نظام علی خان  
 فتح جنگ نمبر ۳۴ ۱۷۶۱ء میں قید کر کے خود مسند نشین ہوا  
 صلابت جنگ قید میں مر گیا دوسرا عہد نامہ انگریزی بمضمون گرو  
 و مہر بانی و اتفاق و یکجہتی فریقین واسطے دوام کے بتاریخ ۱۲ نومبر  
 ۱۷۶۶ء میں نواب نظام علی خان کے ساتھ قرار پایا ۱۷۶۷ء میں

نظام علیخان فوت ہوئے اور نئے فرزند نواب نظام الملک سکندریہ جاہ  
 میر اکبر علیخان بہادر سند نشین ہو کر منظوری مسند نشینی کی شاہد بننا  
 دہلی سے حاصل کر کے ۱۲۹۸ء میں انتقال کیا بعد اونکے فرزند  
 نواب آصف جاہ مظفر الممالک نظام الملک نصیر الدولہ میر  
 فرخندہ علیخان بہادر فتح جنگ مسند نشین ہوئے اور ۱۸۵۴ء میں  
 انتقال کیا بعد اونکے فرزند نواب آصف جاہ نظام الملک فضل الدولہ  
 نظام خان بہادر جانشین ہوئے ۱۸۶۱ء میں صاحب زینت  
 بہادر کو اختیار دیا کہ وہ تحقیقات و انفصال اور جرائم کی کیا کریں  
 جو یورپ کے کان جوگیر رعایا کی انگریزی میں ملک حیدرآباد میں  
 سرور ہوں فضل الدولہ کو خطاب ہٹا کر درجہ اول سرکار انگریزی  
 سے عطا ہوا اور سند متبہنی مورثہ ۱۱ ستمبر ۱۸۶۱ء میں نواب  
 فضل الدولہ نے ۱۸۶۹ء میں انتقال کیا اور نئے فرزند بتا سراج  
 ذوقی ۱۸۷۵ء میں بھرتی آصف جاہ نظام الملک فتح جنگ سپہ سالار  
 مظفر الممالک ارطوی زمان میر محبوب علی خان بہادر  
 کہ نہایت صغیر السن ہیں مسند نشین ہوئے ۲۱ ضرب سلامی

پاؤں میں رقبہ ملک، ۹۶۳ میل مربع آمدنی دیگر کروڑ روپیہ سے  
راجہ گووول ۱۵ لاکھ روپیہ نظام کو خرچ دیتا ہی فقط

### برودہ نمبر ۶

یہ ریاست ملک گجرات میں ماتحت احاطہ بہمنی بنیاد اوسکی یون  
ہی کہ کھانڈے راو دھاہری فوج ساہوچی بھوسلا راجہ ستارا میں  
سینا پتی یعنی سپہ سالار تھا اوسکی سفارش سے داماجی گائے گوار  
نائب اوسکا مقرر ہوا اور بعد چندے دونوں میں پیش فوت  
ہوئے کھانڈے راو کی جگہ اوسکا فرزند ترمبک راو دھاہری اور  
داماجی کی جگہ اوسکا بھتیجا پیلا جی گائیو اور قائم ہوا ۱۳۱۷ء میں  
ترمبک راو دھاہری مارا گیا اوسکے بعد اوسکا فرزند خوروسال  
جسونت راو دھاہری سینا پتی مقرر ہوا اور پیلا جی گائیو  
اوسکے نائب بنے دربار ستارا میں ایسا رسوخ ذاتی پیدا کیا کہ تھوڑے  
زمانے میں خطاب سینا خاص خیل سے سرفراز ہو کر بمقابلہ اسی سنگھ  
راجہ جو دھ پور کہ منجانب شاہ وہلی صوبہ وار گجرات تھا مارا گیا اوسکے  
فرزند داماجی گائیو نے بعض خون بہا اپنے والد کے کل گجرات

قبضہ کر لیا چونکہ جسونت راو دھابری بالکل نالائق تھا اس واسطے  
 بجائے خاندان دھابری خاندان گایکوڑ گجرات میں ذی رتبہ  
 اور حاکم مستقل ہو گیا داماجی گایکوڑ کے چار فرزند تھے سیاہی  
 پسر کلان دوسری رانی سے گو بندرا و پسر خور و پہلی رانی سے  
 ماناجی و فتح سنگہ تیسری رانی سے جب داماجی مذکور نے انتقال کیا  
 گو بندرا و پسر خور نے پیشوا کو نذرانہ دے کر عمدہ سینا خاص خیل کا  
 حاصل کیا مگر فتح سنگہ پسر تھپارم نے دعویٰ سیاہی پسر کلان کا ظاہر  
 کیا اور پیشوا کو بھی منظور تھا کہ بسبب تفرقہ اندازی خاندان کے  
 اگر قوت گایکوڑ ضعیف ہو جاوے تو بہتر ہی لہذا حق سیاہی  
 پیشوا نے منظور کیا مگر بوجہ بیوقوفی سیاہی کے فتح سنگہ او سکادار لہام  
 مقرر ہوا فتح سنگہ مذکور کے ساتھ پہلا عہد نامہ بتاریخ ۱۲ جنوری  
 ۱۷۴۳ء بابت آدنی بہرچ سرکار انگریزی میں منظور ہوا اور سنہ  
 ۲۱ دسمبر ۱۷۴۹ء کو وفات پائی ماناجی پسر سوم نے بجایم فتح سنگہ  
 انتظام ریاست منجانب سیاہی اختیار کیا سیاہی بتاریخ یکم گت  
 سنہ الیہ فوت ہوئے تب گو بندرا و پسر دوم جانشین ریاست



ہو کر ماہ ستمبر سنہ الیہ میں انتقال کیا۔ بجائے اسکے اوسکا من فرزند  
 آئندرا وجانشین ہو کر بتاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں فوت ہوا  
 اسکے کوئی فرزند نہ تھا لہذا اوسکا بھائی سیاجی منشی  
 ہوا اور بوجہ خیر خواہی ۱۵۵۰۰ روپے میں لاکھ روپیہ سالانہ بابت تنخواہ  
 سواران متفرق سرکار انگریزی سے اوسکو معاف ہوا اور خطاب  
 ایشٹار درجہ اول کا عطا ہوا اوسنے ۱۹ ستمبر ۱۹۶۲ء کو انتقال کیا  
 بعدہ اونکے فرزند کنپت راوجانشین ہوئے اور ۱۹ نومبر ۱۹۶۵ء  
 کو اولاد فوت ہوئے لہذا اونکے بھائی کھانڈے راو رئیس حال  
 ۱۲ ستمبر کو منشی منشی ہونے اور نکوخت یار متبنی از روے سند مورثہ  
 ۱۱ مارچ ۱۹۶۲ء حاصل ہوئے ریاست گایکوڑ کا ۳۹۹ م  
 میل مربع ہی آمدنی سالانہ ساٹھ لاکھ روپیہ ہی فوج میں ۵۷۵۰  
 سوار... پیادہ ۲۵۰ گولندار ۳۰۰۰ سہ بندی ہیں رئیس کو ۲۱  
 ضرب سلامی ملتی ہے

میسور منشی

ملک کرناتک میں ماتحت احاطہ مندرجہ پیر ریاست نام اصلی

اسکا مہیسرہ بوجہ ہونے زیارت گاہ قدیم مہادیو کے ہر اب کثرت  
استعمال سے میسور ہو گیا حیدر علی خان ولد فتح ناک سلاہ پٹی  
ملازم دربار راجہ میسور کا تھا اوسنے ۱۷۶۳ء تھوڑی عرصہ میں راجہ  
کرشنا راج اپنے آقا کو قید کر کے حاکم میسور کا بن بیٹھا اور ہمیشہ  
انگریزوں سے لڑتا رہتا رہتا ۱۷۸۲ء ستمبر ۱۷۸۲ء کو فوت ہوا بعدہ  
اوسکا بیٹا ٹیپو سندنشین ہو کر خطیبہ سکے اپنے نام سے جاری کیا  
اور اپنے کو بہ لقب ٹیپو سلطان مشہور کیا اور بدستور اپنے  
باپ کے باوجود ہونے عہد نامہ کے انگریزوں سے مخالف رہا  
کیونکہ اوسکی مددگار قوم فرانس تھی جب فیما بین فرانس اور انگلش  
صلح ہو گئی امداد فرانس بہت ٹیپو سلطان موقوف ہوئی  
۱۷۹۹ء میں فوج انگلشی نے باتفاق فوج نظام حیدر آباد  
سرنگ پٹن دارالریاست ٹیپو سلطان پر قبضہ کر لیا اور وہ لڑائی  
میں مارا گیا اوسکا مقبوضہ ملک باہم نظام و انگریزوں کے تقسیم ہوا  
اور علاقہ جمعاً ۱۱ لاکھ ۷۴ ہزار ۷۶ روپیہ کا مع شہر میسور راجہ  
کرشنا راج رئیس حال کو جو پوتا کرشنا راج اول کا ہے اور اوقت

بسن تین برس کے تھا دیا گیا ۸ جولائی سنہ الیہ کو عہد نامہ رعایتی  
 اوسکے ساتھ قرار پایا پھر غسنی اوسکی انتظام ملک ایک برس میں پورنیا  
 نامی کو سپرد رہا شیخص ۱۸۱۲ء تک منتظم ملک با بعد اوسنے علاقہ ہمارا  
 کو سپرد کیا اوسوقت خزانہ میں دو کروڑ روپیہ جمع تھا ہمارا جسے  
 بد انتظامی سے رعایا نے سرشورش اٹھایا جس سے اندیشہ خلل  
 امن علاقجات انگریزی میں پیدا ہوا اور فضول خرچی یہاں تک  
 پہنچی کہ سوائے آمدنی ملک کے خزانہ جمع کردہ دیوان پورنیا بالکل  
 صرف ہو گیا بلکہ ریاست مقروض ہو گئی اور باوجود وعدہ و عہد  
 کے ہمارا جسے فضول خرچی سے باز نہ آئے اور تنخواہ فوج کی ادا نہ ہو سکی  
 اس سے زیادہ تر بد انتظامی نے قدم بڑھایا آخر کار ۱۸۱۷ء میں  
 سرکار انگریزی نے خود انتظام ریاست کرنا ضروری تصور کیا  
 اور ہمارا جس کے واسطے ایک لاکھ روپیہ سالانہ اور پنجم حصہ زرنگاری  
 مقرر ہوا ہمارا جس نے کئی درخواست واپسی علاقہ کی گورنمنٹ میں  
 گزارنی کوئی منظور نہیں ہوئی کیونکہ انھوں نے خوش انتظامی  
 میں کسی طرح کوشش نہیں کی اور بیس برس تک شرائط عطیہ کو

فتح کرتے رہے اب کچھ امید نہیں کہ ہمارا جہ کو تاجین حیات حکومت  
دی جاوے گو کہ آئندہ کو بشرط چند دئے جانے حکومت کا وعدہ  
ہوا ہے آمدنی ملک وقت ضبطی بیالیس لاکھ روپیہ تھی اب بانتظام  
گوئمنٹ ایک کروڑ تک پہنچ گئی قریباً ریاست ۲۷ ہزار  
میل مربع ہے ہمارا جہ ۲۱ ضرب اسلامی پاتے ہیں فوج میں  
بانتظام سرکار دو ہزار ایک سوارد و ہزار پیادہ ملازم قدیم ریاست ہیں فقط

### گوپا رنبہ

یہ ریاست ضلع متفرق کو شامل ہے رقبہ اسکا ۳۰۰۰۰ میل مربع  
آمدنی سالانہ ۷۳ لاکھ ۹ ہزار ایک سو دو روپیہ ہے رئیس کا عرف  
سیندھیا مشہور ہو بانی اس ریاست کا راماجی ملازم بالاجی او  
پیشوا کا تھا بالاجی راو نے اسکو خاص یا گایعنی خاص طویلہ سپرد  
کیا اس عہد سے رقبہ روزاوسکی ترقی ہوتی گئی آخر مرہٹوں میں  
بڑا نامی سردار ہوا اور کچھ علاقہ مالوہ میں قبضہ کر لیا اور اوسی  
علاقہ میں فوت ہوا بعدہ اسکا فرزند ماوہوجی رئیس خاندان  
ہوا اور باداد افسران فرانس کل ہندوستان میں حکومت حاصل کی

۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو سرکار انگریزی نے اوسکے ساتھ عہد نامہ  
مصاححت منظور کیا اور ہوجی نے ۱۹۲۷ء میں وفات پائی بعد  
اوسکے بڑے زادہ دولت راوسند نشین برائے ۱۹۲۷ء میں فوت ہوئے  
حسب صلاح گورنمنٹ بیجاپانی نے وجہ دولت راوسند موکت اور  
نامی کو بقیہ مہاراجہ عالیجاہ جھنگوچی راوسندھیہ کی نشین  
ریاست کیا اور خود کار پرداز ری مہاراجہ اور بانی میں ایسی  
نا اتفاقی ہوئی کہ مہاراجہ خفیہ صاحب ریڈنٹ بہادر کے پاس  
جا کر اپنا حال بیان کیا تا اینکه بیجاپانی ریاست سے خارج کی گئی  
جھنگوچی راوسندھیہ نے ۱۹۲۷ء میں وفات پائی اوسکی زوجہ  
تارا بانی نے بھکرت راو کو بعد ۱۹ سال کے متبنی کر کے عالی جاہ  
جیاچی راوسندھیہ مشہور کیا جو اب رونق افروز ریاست  
میں ۲۰ ہزار روپیہ بابت خرچہ فوج سرکار انگریزی کو دیتے ہیں  
مہاراجہ کو بعض خدمات ۱۹۲۷ء علاقہ ۳ لاکھ روپیہ کا اور  
خطاب شمار درجہ اول مع سند تین مورخہ ۱۹۲۷ء  
عطا ہوا اونکی سلامی ۹ ضرب ہر مقام پر مقرر ہے اور اپنے

حدود ریاست میں ۲۱ ضلع لاملی پاتے ہیں قلعہ کو لیسار  
 بموجب تحریر ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء ہمارا جہ صاحب نے گورنمنٹ انگریزی  
 کو سپرد کیا اور بموجب خط مورخہ ۱۲- اپریل سنہ الیہ گور جنرل نے  
 منظور کیا اور گورنمنٹ انگلشیہ سے از روئے تحریر ۲۲- ستمبر ۱۹۲۵ء  
 واسطے رکھنے فوج ذیل کے ہمارا جہ کو اجازت ملی ۶ ہزار سوار ۵ ہزار  
 پیادہ ۲۸ نوپ ۸۰ گولنڈاز اور دو باتری نوپنی توپوں کے  
 میگزین اگرہ سے عنایت ہو میں سدہس سری ہمارا جہ دہراج  
 سری ہمارا جہ وکیل مطلق مختار الممالک عمدۃ الامرا  
 سری عالی جاہ صوبہ دار جے جیا جی راو بہادر القاب خانگی بنو

### اندور نمبر

ملک مالوہ میں ۸۳۱۸ میل مربع یہ ریاست ہی رئیس کا عرف ہلکڑ  
 بانی اس ریاست کا نامہ راو نامی نامی افسران فوج مرہٹہ سے  
 تھا او سنے ۶۶ برس کی عمر میں انتقال کیا بعد اوسکے اوسکا پوتا  
 پالے راو جانشین ہوا اور ۹ مہینے کے بعد ویوانہ ہو کر مر گیا  
 اوسکے بعد اوسکی والدہ الیا بانی نے انتظام ریاست اپنی تعلق رکھا

اور تو کا جی ہلکے سپہ سالار ہوا ۱۹۵۷ء میں الیابائی نے وفات پائی اور تو کا جی بھی تھوڑے دن بعد فوت ہوا تو کا جی کا پسر درجہ غیر منگوجہ سے جسونت راو مالک ملک ہوا اور نے بتاریخ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۷ء عہد نامہ سرکار انگلشیہ سے کیا السلام میں جسونت راو ہو لکر نے وفات پائی اور اسکا ایکٹ کا صغیر سن ملہار او مستنشین ہوا تلسی بانی نامی طوائف محبوبہ جسونت راو کار پرداز ہوئی ملہار راو ہو لکر پیم ۲۸ برس کے اکتوبر ۱۹۳۳ء میں اولد فوت ہوا اور سکی بیوہ اور والدہ نے ماریٹ راو ہو لکر جو پیتن جاچہ سال کا تھا متبنی کر کے ۱ جنوری ۱۹۳۴ء میں مستنشین کیا حکومت والدہ ملہار راو کی لوگوں کو منظور ہوئی آخر مہری اور ہمیشہ زادہ ملہار راو کو جو ایکٹ سے مقید تھا ہا کر کے بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۹۳۳ء گدی نشین کیا اور ماریٹ راو کو خارج کیا ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء میں مہری راو نے وفات پائی کھانڈی راو پسر متبنی اور اسکا وارث ہوا اور دوسرے برس فوت ہوا اب یہ ریاست لاوارث ہو گئی صاحب رزیڈنٹ فر تو کا جی راو

ہو کر خور و سال کو سنہ نشین کیا اس سئیس سے سنہ ۱۵۲۷ء میں جب  
سن بلوغ حاصل کیا اسکے سپرد تمام امورات ریاست ہو مہاراجہ صاحب  
کو سنہ تثنیٰ مورخہ ۱۱ سابع ۱۸۶۲ء عنایت ہوئی اور خطاب رجب  
اول سنار ملا ۹۱ ضرب سلامی ہر ایک مقام میں ۲۱ ضرب  
اپنے علاقے کے اندر پاتے ہیں آمدنی ملک ہر ایک قسم کی  
۳۰ لاکھ روپیہ سالانہ ہو خرچ قریب دو لاکھ کے ہو گا ایک لاکھ  
۱۹ ہزار ۷۲ روپیہ سرکار انگریزی کو خرچہ فوج دیتی ہیں ۶۳۵۰  
پیادہ ۳۳۰۰ سوار ۲۴ توپ ۵۰ گولٹ مار فوج میں ہیں فقط

## بھوپال منبر

یہ ریاست ملک مالوہ میں ہی بانی اوسکا دوست محمد خان  
ملازم عالمگیر پادشاہ و مہتمم ضلع بیرسیا تھا بعد مرنے پادشاہ کے  
ہنگام انقلاب اوسنے اپنی حکومت خود سر بھوپال وغیرہ میں  
قائم کی سنہ ۱۸۲۳ء میں ۶۶ برس کی عمر میں فوت ہوا اسکے  
دو بیٹے تھے ایک سلطان محمد خان جسکو پٹھانوں نے



بعد دوست محمد خان کے حاکم اوس علاقے کا مقرر کیا تھا دو برس  
 یا محمد خان جسکی جانب اسی نظام دکن نے گئے کے حاکم بھوپال  
 بنایا سلطان محمد خان مجبور ہو کر ریاست سے دست بردار ہوا یا محمد خان  
 کے چار بیٹے تھے فیض محمد خان شین محمد خان  
 حیات محمد خان شریف محمد خان جب یا محمد خان  
 مرا او سکا بڑا بیٹا فیض محمد خان گیارہ برس کی عمر میں <sup>نشین</sup>  
 ہوا اوس وقت میں از سر نو سلطان محمد خان نے دعویٰ ریاست  
 پیش کیا تا اینکہ نوبت لڑائی کی پونہچی سلطان محمد خان نے  
 شکست پائی اور راسٹھہ کڑھ کے ملنے پر کل ریاست سے دست بردار  
 ہوا فیض محمد خان بعد حکومت ۱۹ برس کے لا ولد فوت ہوا  
 بجائے اوس کے شین محمد خان اوسکا بھائی مسند نشین ہو کر  
 تھوڑے دن بعد وہ بھی لا ولد فوت ہوا اوس کے بعد محمد خان  
 اوسکا بھائی مسند نشین ہوا لیکن حکومت اوسکی ضعیف باختیار  
 مصاحبین رہی اوس کے بعد اوسکا بیٹا عوث محمد خان  
 مسند نشین ہوا لیکن اوسکو وزیر محمد خان سپر شریف محمد خان

نے اپنی خوش تدبیری و جوالمردی سے ایسا زیر کیا کہ برائے نام  
اور سکی نوابی رہی انتظام ملک میں کچھ اختیار نہیں تھا وزیر محمد خان  
غوث محمد خان کی حیات اچھی طرح قابض ریاست ہاؤر ہمشہ  
ہو ستی گورنمنٹ سے چاہتا تھا ہنوز وہ دوستی نچتہ نہوئی تھی  
کہ ۱۸۷۱ء میں وزیر محمد خان فوت ہوا اسکے دو فرزند تھے بڑا  
امیر محمد خان جو عیاشی کے سبب ریاست سے دست بردار ہوا چھوٹا  
نذر محمد خان جو بعد اپنے باپ وزیر محمد خان کے مستدشین ہوا  
اور اسکی شادی قدسیہ بیگم دختر غوث محمد خان کے ساتھ ہوئی  
نواب نذر محمد خان اور سرکار گلشہ کے درمیان پہلا عہد نامہ تاریخ  
۱۳- اکتوبر ۱۸۷۱ء کو منظور ہوا فوجدار محمد خان سپر غوث محمد خان  
یعنی قدسیہ بیگم کا بھائی نواب نذر محمد خان کا سالانہ ہشت سالہ  
تھا اتفاقاً اسنے پستول چلایا گولی نذر محمد خان کے لگی جسکی ضرب  
سے وہ ہلاک ہوئے اونکی صاحبزادی موسومہ سکند بیگم بطن  
قدسیہ بیگم سے تھیں تب یہ صلح ٹھہری کہ نذر محمد خان کا  
نمائندین امیر محمد خان سپر کلان امیر محمد خان مقرر ہووے اور

کارپردازی باختیار قدسیہ بیگم کے رہے اور میر محمد خان سکندر بیگم  
 و خضر نواب نے محمد خان سے شادی کر کے میر محمد خان نے چاہا کہ اپنی  
 حکومت ظاہر کرے مگر کارپردازوں کو مانع آئے تپ اسے شادی سے  
 انکار کیا اور چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر ملنے پر راضی ہوا اب  
 سرداروں کی یہ تجویز ٹھہری کہ جہانگیر محمد خان پر خورد  
 امیر محمد خان جانشین ہوں اور انھیں کے ساتھ سکندر بیگم  
 کی شادی ہو چنانچہ بتاريخ ۸ اپریل ۱۸۳۵ء شادی ہو گئی  
 مگر تو بھی تکرار باہمی رفع نہوئی جہانگیر محمد خان بذاتہ مستدشین  
 اونکی خوشدامن قدسیہ بیگم چاہتی تھیں کہ بالکل یہ اختیار میرے  
 ہاتھ سے بنجانے پاوے سکندر بیگم اپنی حکومت چاہتی تھیں  
 آخر کار ۱۸۳۶ء میں فیما بین جہانگیر محمد خان اور قدسیہ بیگم کے  
 سرکشی ظاہر ہوئی جس میں جہانگیر محمد خان نے شکست پائی  
 لیکن سرکشی جانین سے قائم رہی تاچار فریقین نے مداخلت  
 گورنمنٹ انگریزی کی خواہش کی اور ایک عہد نامہ دونوں کے  
 درمیان بتاريخ ۲۹ نومبر ۱۸۳۶ء تحریر ہوا جسکی رو سے جہانگیر محمد خان کو

اختیار انتظام ریاست دیا اور قدسیہ بیگم نے جاگیر اسلام نگر پائی اور اس عہد نامے کو گورنمنٹ انگریزی نے بھی تصدیق کیا تھوڑے دن بعد بوجہ نا اتفاقی سکندر بیگم اپنی والدہ قدسیہ بیگم کے پاس اسلام نگر کو چلی گئیں بعدہ نواب جہانگیر محمد خان نے بتاریخ ۹ ستمبر ۱۸۵۷ء کو انتقال کیا انھوں نے قبل وفات ایک وصیت نامہ اس مضمون سے تیار کیا تھا کہ دستگیر محمد خان سپر غیر منکوہ میر میر بعد جانشین ہو اور میری دختر شاہجہان بیگم جو بطن سکندر بیگم سے ہر کسی اولاد اصلی اور صلیبی وزیر محمد خان سے بیاہی جاوے مگر اس وصیت نامے پر کچھ التفات نہوا گورنمنٹ انگریزی نے جس طرح مسند نشینی سکندر بیگم کی بعد وفات نواب محمد خان کے منظور کی تھی مسند نشینی شاہجہان بیگم کی بھی منظور کی اور یہ قرار پایا کہ جو شوہر شاہجہان بیگم کا خاندان بھوپال سے باین حیثیت ہوگا کہ دونوں شاخیں غوث محمد خان اور وزیر محمد خان شامل ہوں جاویں وہی رئیس بھوپال ہوگا بالفعل فوجدار محمد خان برادر قدسیہ بیگم بشکرت سکندر بیگم کار پر داز رہے یہ تجویز جب درست نہ آئی

آخر کار فوجدار محمد خان کو اپنے عہدے سے مستعفی ہونا پڑا اسکندریہ  
 نے انتظام ریاست اپنے ہاتھ میں لیا جو کہ خاندان بھوپال میں  
 کوئی ایسا شخص نہ تھا جس کے ساتھ شاہجہان بیگم کی شادی ہوتی  
 لہذا ماہ جولائی ۱۷۵۵ء میں شاہجہان بیگم کی شادی بخشی  
 باقی محمد خان ساکن بھوپال کے ساتھ ہوئی اب یہ قرار پایا کہ  
 شاہجہان بیگم رئیسہ بھوپال ہو اور اوسکا شوہر صرف برہمن  
 نواب لکھا جاوی اور سکندر بیگم صاحب فرس شاہجہان بیگم کی کارپاز  
 سے اس تجویز پر سکندر بیگم راضی نہیں ہوئے اور تا حین حیات  
 اپنی حکومت چھوڑنے میں عذر کیا گورنمنٹ انگریزی نے یہ  
 عذر نہیں سنا مگر شاہجہان بیگم خود اپنے حقوق ریاست  
 تا حین حیات اپنی والدہ کے ترک کیے ابتدا میں ۱۷۵۹ء میں  
 سکندر بیگم اور رئیسہ بھوپال چھوڑے ہوئے اور شاہجہان بیگم  
 اونکی وارث مقرر ہوئیں سکندر بیگم نے اچھی لیاقت کے ساتھ  
 انتظام ریاست کیا اور ہمیشہ اتحاد قلبی گورنمنٹ انگلشیہ  
 کے ساتھ رکھا اور حج بیت اللہ ہر ہی ناموری کے ساتھ

حاصل کیا ۱۶۲ء میں جب سکندر بیگم مکہ معظمہ کو جانے لگیں  
تیب اونھوں نے گورنمنٹ انگریزی میں درخواست کی کہ میری  
غیبت میں کوئی امر جدید بھوپال میں اجرا نہو اور سوقت سلیم صاحبہ  
سے کہا گیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے مگر تاہم اونکو اطمینان دی گئی  
کہ بغیر ضرورت اہم کوئی ایسا حکم جاری نہوگا اور مدخلت بھی  
انتظام ریاست میں نہیں ہوگی اور گورنمنٹ انگریزی کی حفاظت  
نسبت شاہجہان بیگم کے مبذول رہے گی سکندر بیگم صاحبہ کو  
بجلد وہی خیر خواہی ۱۶۵ء خطاب شمار درجہ اول اور پرگنہ  
بیرسیا کہ موروثی اوس خاندان کا تھا اور بالفعل اوس سے  
ہید ظلی تھی دوام کے واسطے بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۶۸ء عطا ہوا  
اور ۱۱ مارچ ۱۶۸۷ء سند متبنی عنایت ہوئی غرض کہ بیگم صاحبہ  
نے دین و دنیا دونوں اچھی طرح سے حاصل کیا اور ۱۶۹۸ء میں  
اس دار فانی سے انتقال فرمایا بعد اونکے شاہجہان بیگم  
اونکی دختر مسند آرا ریاست ہیں ۱۹ اضر بسلامی سرکار  
سے ملتی ہوئی قبضہ ریاست بھوپال ۶۷۴۶۴ میں مرید آمدنی

سالانہ ۲۵۲۶۱۳ روپیہ ہی اناجملہ دو لاکھ روپیہ خرچہ فوج  
کنٹینٹ گورنمنٹ انگلہ بڑی کو دیا جاتا ہی فوج ریاست من  
۳۳ سوار ۲۸۳ پیادہ ۳۷ ضرب توپ ۲۲۳ گولڈ <sup>مقتلہ</sup> اوزار

### او دی پور نواب اللہ

دار ال ریاست ملک میواڑ ہی ہمارا نا او دی سنگھ جی نے او کو  
آبا کو کیا حد شمال اس ریاست کی اجمیر شرقی کو ٹا بوندی جنوبی  
مالوہ مغربی سر وہی ہی رقبہ ریاست ۱۶۱۳۱۱۱۱ اہل مربع آمدنی  
سالانہ ۴۰ لاکھ روپیہ ہی جملہ اوسکے ۲ لاکھ روپیہ بابت خرچ  
اور پچاس ہزار روپیہ بابت خرچ فوج سرکار نکاشیہ میں  
دیا جاتا ہی اور بعد منہائی رقم چھوٹندہ و مصارف مذہبی صرف  
۱۴ لاکھ روپیہ داخل خزانہ ہوتا ہی یہ ریاست بہت قدیم  
اور عالی خاندان ہی جملہ راجگان راجپوت اوسکو بزرگ و ہند کا  
سورج یعنی آفتاب ہند ماننتے ہیں ظاہر اسکے فخر اور اعزاز  
کی تین جہ معلوم ہوتی ہی اولای خاندان سورج بنس کا ہر جسکی نسبت  
کو پسر را چند رچی سہی کو توین اسی سے انکی قوم کا عرف سوسین الودھی

سین معنی سر اور ایو دھیا سنسکرت میں اجودھیا مولد و سکج  
 و اسطنت راجہ رام چندر کو کہتے ہیں معنی اس لفظ کے سلجودھیا  
 ہوتے ہیں یعنی جیسی نسبت سر کو تمامی اعضا سے ہو نہی بہت  
 انکی قوم کو تمامی اقوام اجودھیا سے ہو و دوسری یہ کہ پرتاب چند  
 مورث علی اس خاندان کا جو بعد وفات ام دیور اٹھوڑ قوجی کے  
 تمامی ہندوستان پرستولی ہو اباج گزار و مور و ملر حم نوشیر و شاہ  
 ایران کا تھا بعد وفات پرتاب چند ہر ایک متوسل و سکا خود سر ہو گیا  
 تھوڑا ملک اوسکی اولاد کے پاس ہا تب سے اوسکی اولاد رانا  
 کہلانے لگی کیونکہ رانا لغت ہندی میں اوس راجہ کو کہتے ہیں کہ  
 جسکے ملک کم ہو تھیں سری یہ کہ اس خاندان والون نے اپنی لڑکی  
 شامان اسلام کو نہیں دی اسی وجہ سے زمانہ دراز تک اجگان اج پوتا  
 اس خاندان سے متروک القربا رہے رانا امر سنگھ معروف رانا امر اجو  
 برہما سے ۱۹۶۱ پشت میں ہیں ۶۷ میں ہندو نشین ریاست  
 او دی پور ہوئے اوسکے عہد میں فیما بین او دی پور و جیو پور وجود پور  
 ایک عہد نامہ بابت حفاظت و اعانت ایک دوسرے کے



مسلمانوں کے مقابلہ میں لکھا گیا اور ہمیں یہ شرط بھی تھی کہ راجگان  
 جیسے پورے وجود پر مجاز قرابت خاندان اووے پورے پورے ہونے کے  
 بشرطیکہ جو لڑکا دختر اووے پورے ہووے وہی وارث ریاست  
 قرار دیا جاوے اس شرط کے اجرا میں جو آفات ملک راجپوتانہ میں  
 مرہٹوں اور پنداروں کے ہاتھوں سے نازل ہوئیں تھیں جی تو کی  
 طوالت پذیر ۱۵۱۷ء میں راجا سروسپ سنگھ جی نے اس شرط  
 کی تجدید کا ارادہ کیا تفصیل اوسکی یوں ہے کہ راجا سروسپ سنگھ  
 متوفی کی ڈوبیشیاں تھیں ایک لڑکی مہارا اور راجا سنگھ رئیس کوٹہ  
 سے بیاہی گئی دوسری کی شادی جناب مہاراجہ صاحب  
 رکھو راج سنگھ جو دیوبہادر والی ریوان کے ساتھ  
 قبل شادی کے راجا سروسپ سنگھ نے ایک ایک اقرار نامہ رئیس کوٹہ  
 اور ریوان سے اس مضمون کا لکھا لیا تھا کہ اولاد دختر اووے پورے  
 باوجود ہونے اولاد کلان کے وارث ریاست متصور ہوگی  
 چنانچہ اقرار نامہ کوٹہ کو صاحب جنت گورنر جنرل راجپوتانہ نے  
 منظور نہیں کیا اور اقرار نامہ ریوان جب آقاے نامدار واسطے

شادی کے رونق افروزاودے پورے ہوئے بعد فراغت شادی  
 بحسن و بیکوشش لال شہنشاہ سنگھ رئیس یو راج گور لال راج سنگھ  
 رئیس کھچیا ٹولہ کہ برادران خاندان ریوان سے ہیں اناسرپ سنگھ جی  
 دست خاص سے چاک فرمایا اطلاع اوسکی ذریعہ خرطیہ صاحب  
 اجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا کو دی گئی بعد رانا امر کے رانا  
 سنگھ ۱۶۷۱ء میں مسند نشین ہوئے اور بعد رانا جگت سنگھ  
 ۱۶۷۲ء میں مسند نشین ہوئے انکے عہد میں باجی رانا پیشوا نے  
 ریاست اودے پور سے ایک لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ بابت چھ مقرر کیا  
 رانا بعد ۱۶۷۳ء میں رانا پر تاب سنگھ ۱۶۷۵ء میں رانا راج سنگھ  
 اور ۱۶۷۶ء میں رانا رسی مسند نشین ہوئے اونکے وقت میں سندھیا  
 اور بہولنگر اور رئیس جو دھ پورے بہت ملک بالیا ۱۶۷۳ء میں  
 رانا ہمیر سنگھ رئیس ہوئے انکے عہد میں بھی بہت ملک نکل گیا  
 ۱۶۷۸ء میں رانا بھم سنگھ مسند نشین ہوئے انکے عہد میں اس  
 ریاست پر بڑی تباہی تھی آخر ۱۶۷۹ء جنوری ۱۶۷۹ء کو سرکار  
 انگلشیہ سے عہد نامہ کیا تھم سنگھ نے ۱۶۷۸ء میں وفات پائی

اونکے بعد رانا جوان سنگھ جانشین ہوئے جو ان سنگھ کی دوشادیاں  
 یکے بعد دیگرے خاندان ریوان میں ہوئیں اگست ۱۸۳۸ء میں  
 جوان سنگھ لا ولد فوت ہوئے اونکے ساتھ بھیلی رانی یعنی دختر ریوان  
 سٹی ہوئیں بعد اونکے رانا سردار سنگھ مسند نشین ہوئے سردار سنگھ  
 شیر سنگھ ٹھوپ سنگھ تین بھائی تھے سردار سنگھ ۱۸۴۲ء میں  
 انتقال کیا اونکے کوئی فرزند نہیں تھا شیر سنگھ بوجہ خدخال اس  
 قابل ریاست نہ تھے اس لیے رانا سردار سنگھ مسند نشین ہوئے  
 سردار سنگھ نے ۱۸۶۱ء کو وفات پائی اونکے بعد ہمارا نا  
 سمبھو سنگھ جی امیر شیر سنگھ رئیس حال مسند نشین ہوئے  
 پہلے، اضراب سلامی تھی اب ۱۹۱۹ء ضرب ہی اور سند متبہنی بھی  
 ملی ہی سدھس سری اودے پور سبھہ استھانی سدھس سری  
 ہمارا جہ و ہراج سری ایکلنگ جی اوتار ہند کی سورج راجان کے  
 مکٹ من ہمارا نا جی سری سمبھو سنگھ جی القاب خانگی ہے فقط

شمیر نمبر ۲

دارالریاست اہلی سری نگر ہور قبہ ریاست ... ۵۰۰ میل مربع

آمدنی پچاس لاکھ روپیہ ہر مہاراجہ گلاب سنگھ پہلو شیخ حال سنگھ  
 جمعدار متعینہ ڈیوڑھی رنجیت سنگھ کے پاس سوارون میں نوکر  
 تھے رفتہ رفتہ یادری مقسوم سے ہزار فوج ہوئی تجلہ و گوفاری  
 اکبر خان رئیس اجوری گلاب سنگھ کو علاقہ جمو واسطے سکونت  
 خاندان کے دربار لاہور سے ملا گلاب سنگھ وہاں سکونت اختیار  
 کر کے درپردہ اپنی حکومت اور بظاہر حکومت بار لاہور راجپوتان  
 قریب جوار پر قائم کی جب مکار نکلتیہ نے پنجاب فتح کیا گلاب سنگھ  
 کے ساتھ عہد نامہ مورخہ ۱۶ مارچ ۱۸۶۶ء منعقد ہوا جسکی  
 گلاب سنگھ کو ملک کشمیر و جمو مع ہزارہ دیا گیا اور سو فیصد گلاب سنگھ  
 رئیس متقل قرار دیے گئے ۱۸۶۷ء میں گلاب سنگھ وفات پائی  
 بعد اوسکے فرزند راجہ بیہ سنگھ جانشین رئیس حال ہیں انکی تاریخ  
 یک نومبر ۱۸۶۷ء خطاب استار درجہ اول ملا اور سند متین مورخہ  
 ۵ مارچ ۱۸۶۸ء عنایت ہوئی ۱۹۱۹ء ضرب لاسی ہائیڈرو

### قلات نمبر ۳

دارالریاست ملک بلوچستان ہی یہ ملک کنارہ ملتان قریب چارسو

میل بجانپ شمال اور اسی قدر بجانپ مغرب سرحد کا سنا تھہ تک  
 افغانستان اور بحیرہ عرب کے درمیان پہاڑ اور بیابانوں کی سلسلوں  
 مسلسل متصل ہو آمدنی اوسکی چالیس لاکھ روپیہ ہی یہاں کا نہیں  
 خان کھلا تا ہی عبد اللہ خان پہلا خان تھا جس نے سلطنت  
 وہلی سے ابتدا کی ۱۸۰۶ء میں آزادی حاصل کی بعد ازاں نہال خان  
 اوسکے فرزند کے عہد میں نادر شاہ نے ملک ہر قوعہ مغرب  
 دیاے شدہ کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا بعد وفات نادر شاہ  
 جب سلطنت فارس متفرق ہوئی قلات احمد شاہ کے مالک تھے  
 میں داخل ہوا احمد شاہ نے مہابت خان کو جو بعد نہال خان  
 کو سنبھالین ہوا تھا معزول کر کے اوسکے چھوٹے بھائی نصیر خان  
 کو رئیس کر لیا اوسکی حکومت بڑی زور آور تھی ۱۸۰۵ء  
 میں اوسکا بیٹا محمود خان اور ۱۸۰۷ء میں اوسکا بیٹا محمد اسحاق  
 جانشین ہوا اوسکے ساتھ عہد نامہ دوستی بتلیخ ۱۸۰۷ء میں  
 سرکار انگریزی میں ہنگامہ روانگی لشکر وسطے تخت نشینی شجاع الملک  
 کے قرار پایا اس عہد نامے کو ملا حسین نائب خان قلات نے

چھنوا لیا جس سے سرکار کو یقین ہوا کہ یہ کام باشارہ خان اور جیٹ سنگھ  
 انگریزی کابل سے واپس آیا ایک کردہ واسطے سزا دی خان مذکور  
 روانہ قلات کیا گیا ۱۳۔ نومبر ۱۸۳۹ء کو محراب خان مارا گیا اوسکا  
 بیٹا بھاگل گیا ملا حسین نائب قید ہوا فوج انگریزی کے ہمراہ ایک  
 شخص شاہ نواز خان نامی مہابت خان معزول کردہ احمد شاہ کی نسل  
 سے موجود تھا سرکار انگریزی نے شاہ نواز خان کو خان قلات  
 قرار دیا بعد نصیر خان سپر محراب خان مقتول نے بلوہ کر کے  
 شاہ نواز خان کو نکال دیا اور وکیل انگریزی متعینہ قلات کو قتل  
 کیا مگر تاہم سرکار انگلشیہ نے براہ رحمی نصیر خان کو حکومت قلات پر  
 منظور کیا اور ۶ اکتوبر ۱۸۴۱ء کو اوسکے ساتھ عہد نامہ اطاعت  
 شجاع الملک سرکار انگریزی قرار پایا پھر بتاریخ ۱۴ مئی ۱۸۵۲ء  
 دوسرا عہد نامہ اوسکے ساتھ ہوا جسکی رو سے عہد نامہ سابق منسوخ  
 ہو کر اطاعت سرکار انگریزی و مقابلہ دشمنان سرکار آوریانا  
 پچاس ہزار روپیہ سالانہ سرکار انگریزی سے خان کو واسطے ہند  
 ظلم رعایای خان ممالک سرکاری سے قرار پایا ۱۸۵۷ء میں

نصیر خان نے انتقال کیا اور اس کا سوتیللا بھائی خداداد خان بن گیا  
 ہوا اور اسکے ساتھ فتح خان برادر شاہ نواز خان نے بھڈا آزاد خان  
 والی خاران کے لڑائی کی مگر باعث مدد انگریزی کے فتح خان  
 فتحیاب نہوا چار برس تک پچاس ہزار روپیہ سالانہ سرکار سے  
 دیا گیا مگر کچھ مفید نہوا بسبب بد نظمی ریاست کے موقوف کیا گیا، پانچ  
 سالہ ۱۷۶۷ء کو سرداران قلات نے خداداد خان کے چچا زاد بھائی  
 شیر خان کو حاکم قلات مقرر کیا یہی سال ۱۷۶۷ء میں شیر خان  
 مارا گیا خداداد خان پھر حاکم قلات ہوا سرکار انگریزی نے بھی  
 اس کی ریاست منظور کی اور دینا ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ بشرط حفاظت  
 تاربتی موقوفہ علاقہ قلات منظور رہا خان ۱۹ ضرب سلامی پائی بن

### تراونکو رنہ بلہ

اسکو تریاراج بھی کہتے ہیں دارالریاست اسکی تراوندرم یہی ملک  
 راس کھاری سے کوچین تک شرقی او سکی ملیاگر پہاڑ جنوبی مغربی  
 سمندر ہی زمین او سکی کوہستانی ماتحت احاطہ مندرجہ ہوتا ہے  
 ملک تراونکو رنہ ریاست پر منقسم تھا رفتہ رفتہ تمام زمینیں پر حکم راجگان

تراونکو کے ہو گئی تراجہ بالا پرمال کے ساتھ عہد نامہ مرقومہ ۱۹۔  
 جون ۱۸۶۴ء واسطے رکھے واپلٹن انگریزی اوسکی سرحد پر قرار پایا  
 ۱۹۹۱ء میں راجہ رام وریا جانشین راجہ بالا پرمال کا ہوا وہ  
 ۱۸۶۴ء میں مر گیا اوسکی وارث کچھمی لانی ہوئی جسکو تہو جب رسم  
 تراونکو کے اوسوقت تک اختیار حکومت کا ملا جب تک لانی اولاد  
 فرینہ پیدا ہوئی ۱۸۶۴ء میں بعد اوسکے اوسکا بڑا بیٹا کہ صغیر السن تھا  
 جانشین ہوا مگر تا صغر ہی اوسکی ہمشیرہ بصلاح صاحب زیدنت  
 بہادر کار ریاست انجام دیتی رہی جب راجہ سن بلوغ کو پہنچا حسب  
 دستور گدی نشین کیا گیا وہ ۱۸۶۶ء میں فوت ہوا اوسکا بھائی  
 ماتند وریا جانشین ہو کر ۱۸۶۶ء میں مر گیا اوسکو بعد اوسکا بھانجا  
 رام وریا جانشین ہوا تا اوریا کو اختیار متین از روی سند مورخہ  
 ۱۱۔ مارچ ۱۸۶۲ء کے حاصل ہوئیں کی سلامی پہلے ۱۸۶۱ء ضرب  
 تھی اب ۱۹ ضرب ہو رقبہ ریاست ۶۶۵۳ میل مربع آمدنی  
 ۴۲ لاکھ ۸۵ ہزار روپیہ ہر فوج میں ۱۶۸۰ پیادہ ۳۰ گولنداز  
 ۴ توپ میں اس ملک میں عورت مختار مریخی اختیار خصو صاً قوم



نارو میں ایک عورت کو کئی مرد رکھتے ہیں اسی سے اس ملک کو  
 تریاراج کہتے ہیں وہاں دستور ہے کہ حق وراثت خاندان اُنات کے  
 پہنچتا ہے یعنی جب کوئی رئیس مرے اور اسکی اولاد ذکر تو کسی طرح  
 وراثت نہیں پاسکتی مگر وہ بھائی جو دوسرے باپ سے پیدا ہوا  
 وارث ہوگا اگر ایسا بھائی نہ تو ہمیشہ زوادہ کو یا ہمیشہ کی دختر  
 کی فرزند کو وراثت ملے گی اور اسی طرح جو اولاد دختر سے ہوگا  
 اسکو وراثت پہنچے گی اور اگر کوئی عورت صلبی خاندان میں  
 نہ تو وہ یا سوائے عورت رشتہ داران خاندان سے واسطے  
 پیدا کرنے وارث ریاست کے منتخب ہوتی ہیں اور اوکا لقب پٹ لئی <sup>ٹنگا</sup>  
 مقرر ہوتا ہے کیونکہ اٹنگا عورت منتخبہ کے رتنے کا مقام خصوصاً

## گولا پور نمبر ۱۵

یہ ریاست احاطہ بمبئی میں فرع خور و خاندان سیواجی راجہ ستارا سے  
 ہی راجہ رام پسر خرد سیواجی مذکور بانی خاندان گولا پور ہی راجہ ام کی  
 دو زوجہ تھیں زوجہ اول سے سیواجی بعد وفات راجہ ام اپنی پیر کے  
 مستدشین ہو کر ۱۳۱۵ء میں فوت ہوا تب سمبھاجی پسر وجہ ثانیہ اسکا

جانشین ہوا اور سن ۱۷۶۴ء میں لا ولد وفات پائی اور کئی بیویاں  
 مسماۃ جیا جی بانی کو ایک شخص مسیحی سیاجی کو خاندان بھول سلا  
 متبہنی کر کے وارث ریاست قرار دیا اور انتظام ملک اپنے اختیار میں  
 رکھا اور سکے عہد میں نہایت بد نظمی ہوئی جسکے باعث گورنمنٹ  
 انگریزی نے سن ۱۷۶۵ء میں فوج کشی کی آخر الامرت تاریخ ۱۲ جنوری  
 ۱۷۶۶ء جیا جی بانی کے ساتھ عہد نامہ دوستی قرار پایا مگر خرچہ  
 فوج کشی کا جسکے دینے کا بانی نے وعدہ کیا تھا نہیں دیا ۱۷۶۲ء  
 میں جیا جی بانی نے انتقال کیا اور بد نظمی بدستور باقی رہی لہذا  
 گورنمنٹ انگریزی نے سن ۱۷۶۲ء میں فوج کشی کی تیاری کی تب  
 سیواجی نے دو سالہ عہد نامہ بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۷۶۲ء واسطے  
 دینے نقصان ہوا اگر ورنہ کے منظور کیا بعدہ یکم اکتوبر ۱۷۶۲ء کو  
 راجہ گولاپور کے ساتھ ایک اور عہد نامہ ہوا جسکی رو سے اس نے  
 وعدہ کیا کہ وہ کسی ریاست سے شہنشاہی نہیں کرے گا اور جو ٹکرا  
 کسی ریاست سے پیدا ہوگی اسکو واسطے تصفیہ کے سپرد ثالثی گورنمنٹ  
 انگریزی کرے گا سیواجی نے ۵۳ برس حکومت کر کے انتقال کیا

سیوا جی مذکور کے دو فرزند اول سمبھو جی عرف آپا صاحب  
 و دوسرا ساہ جی عرف بابا صاحب تھے بعد وفات سیوا جی فرزند کلان  
 یعنی آپا صاحب وارث اور جانشین ریاست ہو کر ۱۸۲۱ء کی  
 جنگ میں مارا گیا اوسکا فرزند خرو سال تھا کہ وہ فوت ہوا لہذا  
 مسند نشینی یا بابا صاحب کو پونہ جی بابا صاحب نے تاریخ ۲۹ نومبر  
 ۱۸۳۸ء انتقال کیا اوسکے فرزند سیوا جی رئیس حال جانشین  
 ہونے ایام بلوہ ۱۸۵۷ء میں خیر خواہ رہے اونکو اختیار  
 بموجب ندمورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کے دیا گیا رقبہ ریاست  
 گولاپور ۳۸۸۳ میل مربع آمدنی دس لاکھ روپیہ ہو فوج  
 میں ۴۰۰ سوار ۸۰۰ پیادہ ہیں رئیس کو ۹ اضرب سلامی  
 سرکار انگریزی سے توقیر اعطا ہوتی ہے

### مرشد آباد نمبر ۱۶

دارالریاست ملک بنگالہ جسکی حد شمال نیپال اور بھوٹان حد شرقی  
 آسام اور برہما جنوبی خلیج بنگالہ مغربی بہار صوبہ اوڈیسہ اور بہار  
 بھی اسی سے متعلق تھا نواب جعفر خان امرای عالمگیر تھا

اوسنے ۱۶ لہ ہجری میں بختاب مرشد قلی خان و صوبہ داری  
 بنگالہ سرفراز ہو کر مرشد آباد کو آباد کیا اور ۳۳ لہ ہجری میں فوت  
 ہوا اوسکی بعد اوسکا داماد مومتمن الملک شجاع الدولہ شجاع الدولہ  
 محمد خان مرتبہ صوبہ داری سے سر بلند ہوا ضعف سلطنت سے  
 بوی خود سری پیدا ہو چلی آخر اوسنے ۵۲ لہ ہجری میں انتقال  
 کیا بعد اوسکے بیٹا اوسکا علا الدولہ سرفراز خان بہادر  
 حیدر جنگ مسند نشین ہوا جسکو بعد ایک برس فرعون چینے کے  
 الہ و روی خان مہابت جنگ نے ریاست سے خارج کر دیا  
 الہ و روی خان مصاحب مشیر کار شجاع الدولہ پدر علا الدولہ کا  
 تھا وہ ۱۳ صفر ۵۳ لہ ہجری میں علا الدولہ کو مار کر قابض  
 ریاست ہوا اور ۹ رجب ۶۹ لہ ہجری کو فوت ہوا اوسکی بعد  
 اوسکا نواسا سراج الدولہ غلام حسین خان بیٹا زین الدین صاحب  
 ہیبت جنگ جو داماد اور بھتیجا الہ و روی خان کا تھا مینہ  
 رجب ۶۹ لہ ہجری مطابق ۱۵ لہ مسند نشین ہوا اوسنو انگریزوں  
 سکھ اوسوقت میں تجارتہ وارد تھے اور قدری مرشد اور توسل

دربار شاہ دہلی میں پیدا کیا تھا عداوت قائم کی اور فروری ۱۷۵۷ء کو قیما بین انگریزوں اور سراج الدولہ کے صلح نامہ ہوا پھر ۲۳ جون ۱۷۵۷ء کو پلاسی میں لڑائی ہوئی جس میں سراج الدولہ نے شکست پائی یہی ابتدا اور بنیاد سلطنت عظیمہ انگلشیہ کی ہندوستان میں ہوا اسکے بعد انگریزوں نے میر جعفر علی خان کو جو نائب صوبہ اوڈیسہ تھا صوبہ دار مقرر کیا اس نے ملک میں زیادہ ستانی شروع کی اور مال لائق آدمیوں کی صلاح میں کیا اسکو معزول کر کے اسکے داماد میر قاسم علی خان کو ۱۷ ستمبر ۱۷۵۷ء میں صوبہ دار کیا اس نے بھی انگریزوں سے محصول پریش میں تکرار کی چند انگریزوں کو مار کر دہلی کی طرف چلا گیا وہاں ۱۷۵۷ء میں غریبانہ مر گیا جب میر جعفر علی خان معزول نے سوامی مبلغان سہاجت کے پانچ لاکھ روپیہ بھاری انگریزوں کو دینے کا اقرار کیا اسکو حاکم بنایا ماہ جنوری ۱۷۶۵ء میں میر جعفر علی خان نے وفات پائی تب اسکا بیٹا نجم الدولہ مسند نشین ہوا اور ۱۷۶۶ء کو وفات پائی اس کے بعد

اوسکا چھوٹا بھائی سیف الدولہ جانشین ہوا اور وقت میں  
 سب ملک میں تسلط انگریزوں کا ہو گیا ۱۸۴۱ لاکھ ۸۹ ہزار ایک  
 اکتیس روپیہ سالانہ واسطے خرچ کے اوسکو ملنے لگا۔ ۱۸۴۱ میں  
 سیف الدولہ مر گیا بجای اوسکے اوسکا بھائی مبارک الدولہ  
 مسند نشین ہوا اوسکے عہد میں ۳۱ لاکھ ۸۱ ہزار ۹ سو ۹ روپیہ  
 سالانہ واسطے خرچ کے مقرر ہوا اب صوبہ باری برای نام رہ گئی  
 ۱۸۳۱ الہ بھری میں مبارک الدولہ نے انتقال کیا۔ بجای اوسکے  
 نظام الملک رئیس ہوا وہ بھی ۳۵ الہ بھری میں فوت ہوا اوسکے  
 بعد اوسکا بیٹا سید زین الدین علی خان رئیس اور ۱۲۳۷  
 میں فوت ہوا اوسکے بعد سید احمد علی خان سپر نظام الملک  
 مسند نشین ہو کر فوت ہو بعد اوسکے اوسکا بیٹا ہمایون جاہ  
 رئیس ہو کر ۱۲۵۲ الہ بھری میں وفات پائی اوسکے فتنہ زند  
 منصور علی خان نصرت جنگ مسند نشین رئیس حال ہیں  
 ۱۶ لاکھ روپیہ سالانہ پاتے ہیں ۱۹ ضرب سلامی ملتی ہے  
 محسن الدولہ منتظم الملک نواب فریدون جاہ سید و علی خان

نصرت جنگِ ناطقہ مناطقہ صوبہ بنگالہ القاب ہی ہے

## جی پور نمبر ۱

دارالریاست ملک دھونڈھا رہی پہلے دارالریاست اسکا  
 امیر تھار قبیلہ اسکا پندرہ ہزار میں مربع ہی آمدنی سالانہ ۳۶ لاکھ  
 ہے چار لاکھ روپیہ سالانہ خرارج سرکارانگہ زیری میں لیا جاتا ہے  
 حد شرقی ریاست کی بھرت پور جنوبی کرولی غزنی اجمیر شمالی  
 باجھڑی بانی اس ریاست کا دھولا اسامی کچھواہ اولاد کس فرزند  
 ثانی راجہ رام چند سے ہو دھولا راجہ کی ۳۴ پشت میں سب سے  
 پہلے راجہ بھگوانداس کچھواہ نے اطاعت خاندان مغلیہ کی  
 زمانہ اکبر شاہ میں اختیار کی اور منصب پنہزارہی سے سرفراز ہوا  
 ۹۹۱ء ہجری میں فوت ہوا اکبر شاہ نے بڑا افسوس کیا بعد ازاں  
 اوکے بیٹے مان سنگھ نے اکبر شاہ کے حضور سے خطاب راجگی  
 و منصب پنہزارہی حاصل کیا اور تمام عمر بادشاہی خدمت گزار  
 رہا آخر منصب ہفت ہزاری اور خطاب فرزند ہی سرفراز  
 ہو کر ۱۰۲۹ء ہجری میں فوت ہوا الغرض اس خاندان کے

راجہ بڑے نامی افسر فوج شاہنشاہِ دہلی میں ہے اور ہر ایک نے  
 کام نمایاں کی وقت اخیر میں جو سنگہ سوانی کہ نہایت عقیل و ذہین اور  
 ہیئت و نجوم میں مشہور عالم تھا اس نے محمد شاہ پادشاہ کے عہد  
 میں ۲۰ لاکھ روپیہ خرچ کر کے بنام محمد شاہ پادشاہ صد بنوائی  
 جو پور شہر آباد کیا جس کا نظیر ہندوستان میں نہیں وہ ۱۵۱۰ء  
 میں فوت ہوا پہلا عہد نامہ سرکار انگریزی ہمارا جسکے سنگہ  
 سے بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۸۰۳ء میں ہوا اور دوسرا عہد نامہ ۱۸۱۹ء  
 میں منظور کیا گیا اسی سال میں جسکے وفات پائی  
 کوئی اولاد نہ تھی لہذا یہ تجویز ہوئی کہ موہن سنگہ شہزادہ  
 بعید رئیس قرار دیا جاوے حالانکہ دستور اس ریاست کا یہ ہے کہ  
 جب اولاد اصلی نہ ہو خاندان راجاوت سے کسی کو مسند نشین  
 کرین راجاوت اولاد کلان پر تھی آج مورث اعلیٰ جو پور سے  
 ہو سوا اسکے دوسری اولاد پر تھی بلج کو کہ بارہ ہیں مسند نشین  
 نہیں پہنچتی چنانچہ انھیں بارہوں کے نام سے بارہ کوٹری  
 مشہور ہیں اسی وجہ سے اکثر سرداران و برادران موہن کی



ریاست سے راضی نہ تھے بعد وفات جگت سنگھ ۲۵ اپریل ۱۸۱۹ء کو مہاراجہ جی سنگھ پیدا ہوئی اوکو سب دارون آفر کوورنمنٹ انگریزی نے وارث ریاست منظور کیا مہاراجہ جی سنگھ نے ۱۸۳۵ء میں وفات پائی اس وقت مہاراجہ رام سنگھ رئیس حال دو برس کے تھے اس وقت میں یہ تجویز ہوئی کہ تاسین بلوغ مہاراجہ ایک کو نسل بانجھ کر دارون کی ماتحت صاحب پولٹکل اجنٹ مقرر ہوا انکی رائے سے کام ریاست کرے یہ محکمہ پنج مصاحب کہلاتا تھا ۱۸۵۲ء میں مہاراجہ صاحب کو ریاست سپرد ہوئی مہاراجہ صاحب نے ۱۸۵۴ء میں ہی خیر خدائی سرکار کی کی اسکے عوض میں پرگنہ کوٹ قاسم بشرط بحال نظام مالگزار کی گورنمنٹ عطا ہوا اور سنہ ۱۸۵۷ء میں عنایت ہوئی رئیس بہت ہوشیار اور رفاہ رعایا پر مستعد ہیں مہاراجہ رام سنگھ جی کی اول شادی جو دہ پور میں آوڑو شادیاں یوان میں ہوئی ہیں ۷۷ ضرب سلامی ملتی ہی اور خطاب اٹل درجہ اول سرکار ملا ہی فوج مہاراجہ صاحب میں ۱۸۲۵ء سواری ۱۸۶۰ء پیادہ ۱۸۶۵ء ناگہ اور ۱۸۵۲ء گولنڈاز ہیں القاب سب سس سر جی پور سبہ اتھان

سہ سہری مہاراجہ دہراج راج ایند رہس راج  
دہراج سہری مہاراج سوانی رام سنگھ جمہاد رہے ۴

### جودہ پور نمبر ۱

دارالریاست ماڑواری رقبہ ۲۵۶۰۲ میل مربع آمدنی ساڑھ  
ستہ لاکھ روپیہ خرچ سہری ۹۸ ہزار روپیہ وخرچہ  
فوج ایک لاکھ پنہارہ ہزار روپیہ یا جاتا ہی کل فوج چھ ہزار آدمی  
سے زیادہ نہیں رہا بی اس ریاست کا جودہانا می اولاد راجپوتان  
راٹھور فوج سے ہی اوسی نے شہر جودہ پور آباد کیا یہ ریاست  
بلج گزرا شاہان مغلیہ تھی فوج شاہی میں اچھے اچھے سپہ سالار  
اس خاندان کے ہوئے ہیں اول عہد نامہ سرکار گل شہ سے  
عہد اجمان سنگھ نے ۲۰ دسمبر ۱۸۰۳ء میں کیا جب اوسنے مدد  
ہو لکرودی وہ عہد نامہ مشوخ ہوا پھر اوسکو امیر خان فی ایسا تنگ کیا  
کہ وہ واپستہ دیوانہ بن گیا بعد کوچ کرنے امیر خان کے جودہ پور  
میں مان سنگھ کا بیٹا چتر سنگھ ۱۸۰۴ء میں حاکم ہوا اوسکے ساتھ  
۱۳ جنوری ۱۸۰۸ء میں عہد نامہ ہوا جسکی رو سے جودہ پور

پھر حفاظت انگریزی میں آیا اور خراج سینڈھیا گورنمنٹ انگریزی  
 کی طرف عائد ہوا بعد اس عہد نامہ کے چتر سنگھ نے وفات پائی  
 تب مان سنگھ اوسکے والد نے ویوانگی واپس چھوڑ کر حکومت  
 اختیار کی مان سنگھ نے ۱۸۲۳ء میں وفات پائی اور کوئی وارث  
 اصلی یا بتنی اوسکا موجود نہ تھا پس سند نشینی حسب قاعدہ اوس  
 خاندان کے دو خاندان پر منحصر رہی ایک یہ روٹو سلا احمد نگر دونوں  
 مقام احاطہ پٹی میں ہیں اب یہ بات ستران بیوگان اہلکاران  
 منحصر ہوئی کہ ان دونوں میں سے جسکو چاہیں اپنا حاکم قرار  
 دیں سب تخت سنگھ زمین احمد نگر کو پسند کیا پس تخت سنگھ  
 اہل و عیال طلب ہوو تخت سنگھ جو وہ پور میں آئے اور جنوت سنگھ  
 اپنے فرزند کو احمد نگر میں چھوڑ کر بیان کیا کہ پر تھی سنگھ حاکم سا بن  
 نے جنوت سنگھ کو بتنی کیا تھا اور میں بطور کارپرداز کارروائی  
 کرتا تھا تحقیقات سے اوسکے خلاف ثابت ہوا اور ازر وے  
 رواج آرا چو تانبہ و گجرات و دھرم شاسٹر کے جب اوسنے حکومت  
 جو وہ پور اختیار کی تو اوسکا استحقاق احمد نگر مفقود ہو گیا اسوجہ سے

احمد نگر ایدر سے متعلق ہوا کیونکہ سابق اوسی سے متعلق تھا مہاراجہ  
 تخت سنگھ اب رونق افروز مسند ریاست ہیں ۱۸۵۷ء میں خیر خواہ  
 رہے اور انکو اختیار متبغ دیا گیا، اضر بسلامی پاتنی ہیں خطاب  
 اونکا اسٹارڈ جاول ہی القاب سوسٹس سری جو دپور سبھہ سٹان  
 سندس ہی مہاراجہ دہراج راج ایس سری مہاراجہ تخت سنگھ جی  
 بہادر ہوشاوی مہاراجہ تخت سنگھ اور انکے دو فرزند کنور کشور سنگھ  
 و کنور محبت سنگھ کے خاندان یوان میں بتاریخ ۵۔ مارچ ۱۸۶۵ء  
 مطابق سمٹا ہوئی فقط

### پٹیا نمبر ۱۹

سکھون کی ریاست میں سب سے بڑی ریاست ہی رئیس قوم جاٹ  
 مذہب نامک شاہی رکھتا ہی جو دھری پھول نامی اس خاندان کا  
 موٹا اعلیٰ ہے اوسکے دو فرزند تھے تلوکا اور رامادوسرے  
 فرزند کی اولاد سے رئیس حال ہیں پانچ پشت سے یہ خاندان راجہ  
 کہلاتا ہے یہ خاندان احمد شاہ ابدالی کا موروم اجم تھا اور عمد  
 دولت نگلشتیہ میں مصدر عواطف خسری ہی راجہ کر م سنگھ نے

انہروی سندھ قومہ ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۵۱ء کے پرگنہ مہیلی و بیگھات  
 و جگت گڑھ سرکار سے پایا ہوا اور ۲۲ ستمبر ۱۸۵۱ء کو ایک سند  
 مہاراجہ کو عطا ہوئی جسکے رو سے علاقہ قدیم و جدید پر اوسکی  
 اطمینان کی گئی ۵ مئی ۱۸۶۰ء کو ایک سند ملی جسکی رو سے اختیارات  
 کلی علاقہ قدیم و جدید مع اختیار موت و زندگی دی گئی اس خاندان سے  
 کوئی عہد نامہ نہیں ہوا بعض خیر خواہی ۱۸۵۵ء پر گڑھ نارنول  
 جمع دو لاکھ روپیہ کا مہاراجہ نرندر سنگھ کو واسطے دوام کے  
 اس شرط پر ملا ہوا کہ جب کوئی غنیمت یا مفدہ عام پیش آوے  
 تو مہاراجہ فوج اور مشورہ سے مدد ہی رقبہ اس ریاست کا ۵۲۱۲  
 میل مربع آمدنی ۳۰ لاکھ روپیہ ہی مہاراجہ نرندر سنگھ کو یکم نومبر  
 ۱۸۶۱ء کو خطاب شمار درجہ اول ملا ہوا اور ۵ مارچ ۱۸۶۲ء  
 سند متبنی عنایت ہوئی ۱۴۔ نومبر ۱۸۶۲ء کو مہاراجہ نرندر سنگھ  
 انتقال کیا اب اونکا فرزند جانشین ہوتا تو فرسوار واسطے کارروائی  
 حکام کے بطور کنٹینٹ دیتے ہیں ۷۷ ضرب سلامی مقرر ہے  
 تحریرات سرکاری میں فرزند خاص دولتہ العالیہ انگلشیہ منصوبہ الزمان

امیر الامرا مہاراج دہراج راج ایشتر مہاراجہ راجگان سنجند سنگہ مہند پور  
 ٹائٹ گرانڈ کمانڈر آف دی موسٹ ایکٹو ڈیٹا ڈرافٹ وی  
 اسٹار آف انڈیا لکھے جاتے ہیں ۴

### کوٹہ منسبر

دارالریاست ہارونی دریاوی جنبل کے شرقی کنارے پر آباد ہے  
 رقبہ ریاست پانچھزار میل مربع آمدنی سالانہ ۲۵ لاکھ روپیہ ہے  
 جس میں ایک لاکھ ۴۴ ہزار سات سو بیس روپیہ بابت خراج  
 اور دو لاکھ روپیہ بابت مصارف فوج سرکار انگریزین نے یا جانے  
 فوج میں پندرہ سو آدمی ہر قسم کے رکھنے کی اجازت ہے قوم کھنڈر  
 ہاڑا راجپوت مہاراجا کلاتی ہیں کوٹہ بوندی کا ایک ہی خاندان  
 ہے جنگ بہادر شاہ و اعظم شاہ پسران عالمگیر سے یہ خاندان  
 ناموری پیدا کرنے لگا تھینا و واڑھالی سو برس سے یہ ریاست بوندی  
 سے راناے او دیو پور نے علیحدہ کر دی اول عہد نامہ سکھ  
 انگریزی کا ۲۵ ستمبر ۱۸۱۷ء میں امید سنگہ سے بتوسل ظالم سنگہ  
 کا پرواز منعقد ہوا جس میں یہ شرط بھی تھی کہ انتظام ریاست

متعلق ظالم سنگہ اور اوسکی اولاد کہنے اور سرکار ہو لکر سہی ظالم سنگہ کو چار  
ضلع ملے تھے وہ اوسکے واسطے بطور انعام دانی کو دیو گئے  
اون ضلع کو ظالم سنگہ نے باصرہ تمام شامل ریاست کوٹہ کر دیا  
امید سنگہ کی زندگی تک ظالم سنگہ اچھی طرح سے ریاست کا نظم  
رہا ۱۸۲۶ء میں امید سنگہ نے وفات پائی کشور سنگہ جانشین  
ہوئی اور حکومت اپنے اختیار میں لینے کا ارادہ کیا یہاں تک کہ  
نوبت جنگ کی پہنچی جس میں کشور سنگہ نے شکست کھائی بعد  
اوسکے گورنمنٹ انگریزی نے فیصلہ کیا کہ کشور سنگہ کو ایک لاکھ  
چونتیسھ ہزار روپیہ ملا کرے اور انتظام واسطے دوام کو ظالم سنگہ  
اور اوسکے ورثا کے اختیار میں رہے ظالم سنگہ کا دروازہ ۱۸۲۳ء  
میں فوت ہوا اوسکا فرزند مادھو سنگہ جانشین اوسکا کارپردازی میں  
۱۸۲۶ء میں کشور سنگہ نے انتقال کیا بعد ازاں گورنمنٹ اور اوسکے  
برادر زادہ کشور سنگہ جانشین ہوئے اور مادھو سنگہ کا دروازہ بھی مرا  
اوسکی جگہ اوسکا بیٹا دن سنگہ کا دروازہ ہوا ۱۸۳۲ء میں فیما بین  
رام سنگہ رئیس و دن سنگہ کا دروازہ تکرار ہوئی اندیشہ بلواری

عام پیدا ہوا تب بصلح رئیس گورنمنٹ انگریزی یہ تجویز ہوئی  
 کہ کچھ علاقہ بنام جہلا و راولا و ظالم سنگھ کو دیا جاوے تو تمہارا  
 انوی عہد نامہ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۸۳۸ء سترہ پر گنہ جمعہ ۱۲ لاکھ  
 روپیہ مدد سنگھ کو دیے گئے ۱۸۵۷ء میں فوج کو ٹاکٹھنٹ میں  
 صاحب پولکھل اجنٹ اور اونکے دو بیٹوں کو مار ڈالا ہمارا اونے  
 چشم پوشی کی اس وجہ سے ۷۷ ضرب سلامی سے ۱۳ ضرب کی گئی  
 مگر ۱۸۶۷ء میں سلامی ۷۷ ضرب پھر بحال ہوئی ہمارا دو کو سند  
 متنبی ملی ہمارا ورام سنگھ نے انتقال کیا اب انکی فرزند <sup>نشدین</sup> <sup>نشدین</sup>

### ریوان سنگھ

یہ خاندان عالی شان بہت قدیم ہے برہمہ چولک سے کرین سنگ  
 چولک مشہور رہے سولنگ دیو پسر کرن ساہی بیروڈھج  
 سولنگی نام سے ملک گجرات میں حکمرانی کرتے تھے ہمارا چچ  
 کے دو فرزند ہوئے بیگھ دیو و سنگھ دیو بیگھ دیو ہمارا چچ  
 میں ریاست گجرات اپنے چھوٹی بھائی کو سپرد کر کے خود مع فوج  
 و محلات زرنانہ بارادت زیارت مقامات متبرکہ مذہبی ممالک شرفی کو



آئے بعد فراغت تیرتھہ پراگ وکاشی وگیا وغیرہ ہنگام واپسی  
 مقام چترکوٹ میں کہ وہ بھی معبد پتھری بنو فق افروز ہو ہوان کنک کو  
 راجہ ترہوان کی دختر رتن مہتی سے شادی کر کے کچھ وز مقام  
 چترکوٹ میں مقیم رہے اسی اثنا میں راجہ ترہوان یعنی کنک دیو  
 نے انتقال کیا جو کہ اسکے رتن مہتی کے سوا کوئی وارث نہ تھا  
 ملک مقبوضہ کنک دیو یعنی گھوم راجہ راجہ بیگھہ دیو کی قبضہ میں آیا  
 زمان بعد اور ملک بھی جہاں اب بھیل کھنڈ آباد ہے اپنی قوت بازو  
 سے مستح کیا اور اپنے راج کو کاپلی سے چرن آرٹھک وسعت دی  
 اونکی اولاد بھیل مشہور ہوئی اور اب تک اسی نام سے مشہور ہیں  
 پر سنگھ دیو نے جو بیگھہ دیو سے اٹھاڑھوین پشت میں  
 برسنگہ پورا آباد کیا اونکے عہد میں اس ریاست کے حدود آج بھرتی  
 بہار غوبی دہسان ندی شمالی سئی ندی جنوبی بودھ تھو اس  
 ریاست کا خاصہ ہے کہ پادشاہ وقت کے مطیع و فرمان بردار اسکے  
 رئیس ہوتے آئے ہیں اسی سے وقت ترقی پادشاہ انکی ترقی  
 اور وقت ضعف سلطنت ضعف ریاست ہوتا آیا کبھی انہی ہسری کی

اطاعت اور سلطان وقت سے بغاوت نہیں کی بسبب اطاعت  
 و حاضر باشی کے کبھی کسی بادشاہ کے خراج گزار بھی نہیں ہوئے  
 مہاراج بیر بھان دیو ۱۹ اپریل ۱۹۱۵ء میں سند نشین ہوئے  
 اسی سال میں علاقہ سوہاگپور اپنے بھائی سوہاگ دیو کو عطا کیا  
 ۱۹۲۵ء میں راکھو جی بھوسلا راجہ ناگپور اسپر قابض ہوئے ۱۹۲۸ء میں  
 قبضہ اقتدار گورنمنٹ انگریزی میں آیا ۱۹۳۱ء میں حق بحق دار  
 پونچیا یعنی علاقہ سوہاگپور گورنمنٹ انگلشیہ سے بجلد و غیر خجوری  
 جناب مہاراجہ صاحب رگھو راج سنگھ جو دیو بہادر کو عطا ہوا  
 بیر بھان دیو کے عہد میں بہا یون شاہ بادشاہ متصل دریای  
 کریم ناسا کے شیرخان پٹھان سے ہزیمت اٹھا کر براہ جہاٹ کھنڈ  
 روانہ مغرب ہوئے آٹنای براہ گرد نول باندھو گڑھ میں مہاراجہ  
 بیر بھان دیو سے ملاقات ہوئی بہا یون شاہ نے سرگدشت اپنی  
 بیان کی اور بیر بھان کو اپنا عقیدت مند مخلص جانکر کہا کہ بادشاہ  
 عالمہ ہیں ایسے سفر میں کہ فی حقیقتہ سفر ہو تمہیں تکلیف کی نہ ہوگی  
 اگر مناسب جانو تو اپنے علاقہ میں تا وضع محل بادشاہ بیگم کو تہنود

مہاراجہ بیر بھان دیو گیسر و چشمہ قبول کیا اور بیگم صاحبہ کو مکند پور  
 کی گڑھی میں کہ اوس زمانہ میں گرو گڑھی کے بڑا جھل ساگون کا  
 تھالا کر مقیم کیا ہمایون پادشاہ بیگم صاحبہ کو چھوڑ کر آگے روانہ  
 ہوئی یہاں کی آب و ہوا بیگم صاحبہ کو موافق مزاج نہ آئی ہفتہ  
 عشرہ میں طبیعت مرکز اعتدال سے باہر ہوئی تاچار بیگم صاحبہ  
 نے مہاراجہ بیر بھان سے کہلا بھیجا کہ یہاں کی آب و ہوا  
 موافق ہماری طبیعت کے نہیں بلکہ ہمایون شاہ کے پاس  
 بھجوادو بیر بھان دیو نے خیال نقصان حمل بیگم صاحبہ کو ہمراہ  
 بہیمت مناسب براہ ملک بوندیل کھنڈ بڑی جلدی کر ساتھ  
 روانہ کیا مقام امرکوٹ علاقہ ناڑ وار میں ہمایون سے ملاقات ہوئی  
 معتمدان بیر بھان نے وہاں تک بیگم صاحبہ کو پونچایا اسی مقام  
 میں جلال الدین محمد اکبر شاہ پیدا ہوئی مہاراجہ بیر بھان  
 کے فرزند ارجمند مہاراجہ رام سنگھ بعد وفات اپنی والد کے  
 مسند نشین ہوئے شاہنشاہ اکبر کے وقت میں اونکو بڑا عروج  
 اور تقرب حاصل ہوا جلوس اکبر شاہ سے ساتویں برس مہاراجہ رام

تاسنین قوال کو کہ اپنے فن کا یکتا تھا بطور تحفہ دربار شاہی میں روانہ کیا بادشاہ تاسنین کی ہنرمندی سے بہت راضی ہو کر اور مہاراجہ رام سنگھ نے وقت تعمیر قلعہ الہ آباد بڑی کوشش اور امداد کی آؤ سکے صلہ میں اکبر شاہ نے مہاراجہ صاحب کو چار قبضہ قبضہ شمشیر مرصع مع کنار و خلعت گران بہا و خطاب مہاراجہ بہاؤ عنایت فرمایا مہاراجہ رام سنگھ اوس وقت ممالک شرقی کی بڑے سپہ سالاروں میں شمار کی جاتے تھے بکر مات بیاگھ دیو سے ۲۳ پشت سمیت ۱۶ میں مسند نشین ہوئے اور ریوان میں اپنا دارالریاست قرار دیا ۲۴ پشت سمیت ۶۶ میں ابدھوت سنگھ بچھڑھ مینے کے مسند نشین ہوئے اوس وقت میں ہردوی ساہ پسر چھتر سال بوندیلہ رئیس نیپانی فوج کثیر سے ریوان کا محاصرہ کیا فوج اوسکی دروازہ شمالی تک جسکو گنگا پور کہتے تھے پہنچ گئی سرداران و باربار ریوان نے فوج کو دروازہ سے آگے بڑھنے نہ دیا تب سے وہ دروازہ بنام بوندیلیا مشہور ہوا اب تک اسی نام سے مشہور تھا ۱۸۶۵ء میں منہدم ہوا ہنگام محاصرہ ریوان حکم

بادشاہ دہلی نواب قائم خان بگیش پادوہ قلع وقوع چھتر سال سو  
 ناکسہ بوندیل کمند ہوا اور کوساہ یہ نہینکے حصول مقصود و سپر  
 اپنی وار ال ریاست کو چلا گیا ریوان دست تصرف بوندیلہ سے  
 محفوظ رہا مہاراجہ ابدھوت سنگھ نے سمت ۱۵۱۱ میں وفات پائی اور  
 فرزند مہاراجہ اجیت سنگھ سند نشین ہوئی اور نئے عمدہ ریاست میں  
 شاہ عالم پادشاہ نے ہنگام فوج کشی پورب مبارک محل سکیم کو کہ وہ  
 بھی اتفاقات سے حاملہ تھیں واسطے قیام کے ریوان روانہ کیا  
 اور خود بدولت مع فوج روانہ کبسر ہوئی مہاراجہ اجیت سنگھ نے  
 مبارک محل کو مکند پور کی گڑھی میں ٹھہرایا وہاں اور نئے فرزند  
 تولد ہوا اور کانام اکبر شاہ ثانی قرار پایا شاہ عالم جب پورب  
 واپس آئی ریوان کو تشریف لائے مہاراجہ اجیت سنگھ مع فوج  
 سنگوان تک پیشوائی کو گئے شاہ عالم مکند پور سے مع مبارک محل  
 و شاہزادہ اکبر ثانی براہ چوگھنڈی روانہ دہلی ہوئی مہاراجہ اجیت سنگھ  
 جاجمٹوک ہم کاب گئی وہاں پادشاہ نے خلعت فاخرہ مع موضع  
 چوگھنڈی دی کہ مہاراجہ اجیت سنگھ کو زخمت فرمایا مگر موضع

چو کہنہندی میں ہمارا جہ صاحب سبب لزل سلطنت و دخل باب  
 نہیں ہوئی تمہارا جہ اجیت سنگہ فی سمت ۱۶۶۵ میں انتقال کیا تب او  
 فرزند ارجمند جی سنگہ دیو جو دیو مسند آری ریاست معہ او کے  
 تین فرزند ہمارا جہ بشنا تھے سنگہ او ایند رتھم بن سنگہ او ایند بھدر  
 راو ایند رتھم بن سنگہ نے بتاریخ ۱۰ سارہ سنک امطابق دوم جولائی  
 ۱۶۶۱ء بمقام چترکوٹ انتقال کیا او کے فرزند باجو امراج سنگہ  
 جو دیو بہاد شمشیر جنگ علاقہ مادھو گرہ میں مسند نشین ہیں  
 راو ایند رتھم بن سنگہ جو دیو کے کوئی فرزند زینہ نہیں تھا۔ کیا  
 اونکی بیگانہ میں ساتھ ہمارا جہ سردار سنگہ کے بیاہی گئیں ایک  
 لڑکی ساتھ تخت سنگہ ہمارا جہ جو وہ پور کی بیاہی گئی تمہارا جہ  
 جی سنگہ دیو کے وقت میں بتاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۶۱۲ء پہلا عہد نامہ  
 فیما بین سرکار انگریزی و سرکار ریوان منعقد ہوا جسکے رو سے  
 ریوان حفاظت سرکاری میں آیا و بنا ہی دوستی اتحاد و دونوں  
 سرکار کے قائم ہوئی دوسرا عہد نامہ ۲ جون ۱۶۱۳ء میں قرار  
 پایا جسکے رو سے عہد نامہ اول کا استحکام ہوا اور حق مالکانہ زمیندار

سنگرانہ کا ضبط ہو کر مہاراجہ صاحب کو بموجب عہد نامہ ثالث مہینہ  
 ۱۱ مارچ ۱۹۱۳ء سپرد ہوا مہاراجہ جی سنگھ دیونی اخیر عمر میں  
 انتظام ریاست اپنی فرزند اکبر شہنا تھہ سنگھ کو سپرد کیا اور آپ  
 عبادت الہی میں مشغول ہوئی آخر ۲۹ کنوار ستمبر ۱۹۱۳ء میں رحلت کو  
 بخداد نکے خلف اکبر مہاراجہ شہنا تھہ سنگھ جو دیو بہادر  
 مسند نشین ہوئی ان کے عہد میں انتظام ریاست بڑی خوبی  
 کے ساتھ ہوا کئی لاکھ روپیہ صرف کر کے چتر کوٹ اور جودھما  
 میں پورا چرن ہوا اور ہر ایک تیر تھوں میں سدا برت دی گئے  
 پر مودین واقعہ چتر کوٹ میں سو لاکھ کوٹھری واسطے آرام  
 تیر تھہ ہاشیون کے تعمیر ہوئے ہیں رسم سستی و دختر کشی اس ملک سے  
 مسدود ہوئی بتاریخ ۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء تک سمیت مطالبہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء  
 میں مہاراجہ صاحب موصوف رحلت فرمای سفر آخرت ہوئے  
 بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں ۱۹ جنوری ۱۹۱۵ء کو تملہن صاحب  
 بہادر اجٹ گورنر جنرل نے خلعت مہاراجگی کا منجانب گورنمنٹ  
 انگریزی مہاراجہ صاحب رکھو راج سنگھ جو دیو بہادر کو

مقام ریوان میں عنایت فرمایا ۲۷ پچھاگن سہ ماہی مطابقت ۲۸۔  
 فروری ۱۸۵۷ء کو ساعت سعید مقررہ نجومیوں کی تھی سندھ اور  
 ریاست ہوئی دوسرے روز تمامی ارکان اعیان دولت نے حاضر ہوا  
 ہو کر نذر و نیاز معمولی کیا انکو عہد دولت میں جو کار نمایان ہوئی  
 احتیاج شرح کی نہیں رکھتی ہمارا جہ صاحب بہادر کی شادی ہمارا نا  
 سردار سنگھ جی متون والی او دیو پور کی دختر سے ہوئی تین تہ  
 ہوزن اپنے مسلح ولبس طلائی خالص معبد متھرا و بنارس و  
 جگنا تھ میں خیرات کیا تو نڈریک جگ اور ان سٹوم جگ کیا  
 جسمین لاکھوں روپیہ صرف ہوئی مفلس سب بہن بالدار بنی میٹھری بھی  
 راگھو گرہ با جازت سرکار انگریزی فتح کیا باغیوں کی گرفتاری  
 اور قتل میں بڑی کوشش کی جسکے جلد و میں پر گنہ سوما کی پور  
 مع امر کنٹک خلعت فاخرہ سرکاری عنایت ہوا اور خطاب  
 اسٹار درجہ اول و تمغہ شاہی سے سبایا ہوئی ۱۲۔ مارچ  
 ۱۸۶۲ء کو سندھ متنبی عنایت ہوئی ہمارا جہ صاحب نے رکی برادران  
 و ملازمان میں سے جسے باغیان ۱۸۵۷ء کا مقابلہ اور قتل کیا انکو



اپنی طرف سے جاگیرات و مملکت فاخرہ عنایت فرمایا جنوری  
 ۱۷۷۱ء میں بمقام کلکتہ شاہزادہ ایڈن برگ سے ملازمت بتوقیر  
 و تعظیم تمام حاصل کی بارگاہ خسروی سے نشان و پرچم عنایت ہوا  
 ہمارا جہ صاحب مدوح نے بھی انگلشٹری میں قیمت بطور  
 یادگار دست خاص سے انگشت مبارک شاہزادہ صاحب میں  
 چھایا وہ نشان عنایت یہ نشان ارادت وہ نشان شجاعت  
 یہ نشان اطاعت وہ نشان سخاوت یہ نشان مروت وہ نشان  
 حکومت یہ نشان فتوح وہ نشان صولت یہ نشان ولت وہ  
 نشان سلطنت یہ نشان تمکنت وہ نشان جبروت یہ نشان  
 ہمت انغرض کہان تک اوصاف حمیدہ محتشم الیہ لکھون عمر  
 نوح طوہار عظیم و قمر ضحیم چاہیے قریب ریاست بلوچان ۱۲۸۲ھ  
 میل مربع آمدنی سالانہ قریب بیس لاکھ روپیہ کے ہے  
 فوج میں ۹۶۵ سوار ۲۸۸۳ پیادہ ۳۰۰ ضرب توپ ۱۱ گولنڈ  
 ہیں ۷۷ ضرب سرکار انگلشیہ سے سلامی ملتی ہی سوئس سری  
 باندھو گڑھ سبھہ ستھان سدھس سری سامراج ہمارا جہ

وہراج سری مہاراجہ بہادر سری کرشن چندر کراپا ترا دیہ کاری  
سری رگھو راج سنگھ جو دیو بہار نائٹ کرائڈ کمانڈر آف دی موٹ  
ایکویٹڈ آرڈر آف اسٹار آف انڈیا القاب ہو۔

### کچھ نمبر ۲۲

ماتحت احاطہ پٹی جسکی دارالریاست شہر کچھ قوم راجپوت تھا  
کی ریاست ہی یہ قوم زیر حکم جام لکھا سپر جہارا سندھ سے اگر  
کچھ میں آباد ہوئی اوسی جہارا سے اس قوم کا نام مشہور ہو اور  
جو علاقہ ملک کچھ میں اس خاندان فوجاں کی تھا وہ اولاد  
لکھاند کور میں منقسم ہوا یعنی لکھاند کور کے تین پوتے تھے اون  
تینوں سے تین خاندان نکلے جام و اور جام ہمیر جام اول  
راول نے ہمیر کو مار کر اسکا علاقہ اپنے علاقہ میں شامل کر لیا  
کھنگا سپر ہمیر نے باعانت راجہ احمد آباد راول کو کچھ سہ خارج  
کر دیا اور دادر کو بھی اپنا مطیع بنایا اور خطاٹ و کا حاصل کیا  
اور ایدھن اول رئیس کچھ ہو جسکے ساتھ گورنمنٹ انگریز  
نے بتایا ، ۲۰ دسمبر ۱۸۹۶ء عہد نامہ دوستی منظور کیا کھنگا کو

رایدھن تک گیارہ پشت گذری تھیں کہ بوجہ بیرحمی اور ظلم کے  
 رایدھن کو سرداروں نے قید کر لیا اور حکومت ملک بہت سیا  
 فتح محمد جمعدار کہ نہایت ہوشیار تھا رہی بحالت قید رایدھن  
 ۱۸۳۱ء میں سسی مان سنگھ کو عورت غیر منکوہ سے چھوڑ کر  
 فوت ہوا رایدھن کے ایک بھتیجا اصلی سسی دولا با تھا اب ان  
 دونوں میں تکرار بابت منہ نشینی کے ہوئی مان سنگھ باعانت  
 حسین میان ج ابراہیم میان سپران فتح محمد مذکور دولا با پر فتیاب  
 ہوا تھوڑے دنوں بعد مان سنگھ نے دولا با مذکور کو قتل کیا  
 لہذا گورنمنٹ انگریزی نے ۱۸۱۹ء میں فوج بھیجا مان سنگھ کو  
 خارج کر کے اوسکے فرزند دلی سال کو رئیس قرار دیا دلی سال نے  
 ۱۸۶۰ء میں وفات پائی اوسکا بیٹا پراک ملجانشین ہوا  
 اوسکو اختیار متبذنی از روی سند مورخہ ۱۱ ساج ۱۸۶۲ء میں حاصل ہو  
 قریب ریاست ۶۵۰۰ میل مربع آمدنی ۱۵ لاکھ روپیہ ہے  
 نو لاکھ ۸۶ ہزار ۴۹ روپیہ خیرانج اور خرچ فوج سرکار انگریزی کو دیتی  
 ہیں، اضرب سلطانی سرکاری ملتی ہے فقط کچی کھوڑا اسی ملک میں

پیدا ہوتا ہے \*

## کوچین نمبر ۲۳

یہ ریاست مالابار اور تراونکویر کے درمیان ماتحت حاطہ مندراج  
 ہیوتمان کی روشن تراونکویر والون کی ہی ہیوٹیس کا لقب ہے  
 قوم چتیار سے ہے ۱۶ جنوری ۱۷۹۱ء میں عہد نامہ سیتھ بریا پوٹیا  
 رام اور یاراج کے گورنمنٹ انگریزی نے منظور کیا جس کے رو سے  
 وہ خرچ گزار گورنمنٹ کا بابت اس علاقہ کے جو پوسطان کے  
 پاس تھا ہوا اور ایک لاکھ روپیہ سالانہ بطور اعانت دینی کا اقرار  
 کیا ۱۷۹۱ء میں اوسنی سرکشی کی جس کا دفعیہ کیا گیا ۱۷ مئی ۱۷۹۱ء  
 کو دوسرے عہد نامہ منعقد ہوا جس کے رو سے راجہ نے سواری رقم اعانت  
 کے ایک لاکھ ۷۶ ہزار ۳۷ روپیہ سالانہ پابت خرچ فوج کو دینا  
 منظور کیا لیکن اب صرف دو لاکھ روپیہ تیار ہو رہے ہیں حال اوستیا  
 ہے ۱۷۵۳ء میں مسند نشین ہوا اوسکو سند متبندی مورخہ ۱۱۔ ۱۱۔ ۱۷۵۳  
 ۱۷۶۲ء میں ملی ہوئے اضر ب سلامی پاتے ہیں قریب  
 اوسکی ریاست کا ۱۱۳۱ میل مربع آمدنی سالانہ ۷۶۲۹۷۰۵ روپیہ

ہی فوج میں ۲۴۴ سپاہی دو ضرب توپ ہیں ۴

## بیکانیر منسلک

ملک ماڑوار میں ہی جہاں مختلف اقوام مثل جاٹ وغیرہ کو آباد تھی اور انکے آپس میں تکرار رہا کرتی تھی بیکانیر کے محلہ جو دھاننگہ راجہ جو دہ پور نے اوسکو فتح کیا اور بعد فتح باگو قبوضہ راجہ جلیمر شہر بیکانیر کی بنیاد ڈالی اور ۱۵۱۶ء میں اوسنے وفات پائی اوس سے چوتھی پشت میں راجہ سنگھ ۱۵۱۶ء میں سند نشین ہو کر ملازمی اکبر بادشاہ کی اختیار کی اور افسر سواروں کا ہوا باون کنبہ ہانسی حصار کے اوسکو جاگیر میں ملو ۱۸۱۶ء میں راجہ بصورت سنگھ مسند نشین ہوئے اوسنے تاریخ ۹ مارچ ۱۸۱۶ء میں سرکار ایشیہ نے عہد نامہ حفاظت و اعانت طاعت کا منظور کیا اس ریاست سے کچھ خرچ نہیں لیا جاتا اور نہ کبھی مرہٹوں کو خرچ دیا بصورت سنگھ نے ۱۸۲۸ء میں وفات پائی اونکے فرزند رتن سنگھ اور بعد اونکے ہمارا راجہ سردار سنگھ ۱۸۵۲ء میں نشین ہوئے اضر بسلامی پاتے ہیں اور سند متبذی سرکار سے ملی ہے

اور بعض خیر خواہی مشائخ ۱۸۵۶ء میں وضع واقع ضلع سرسا جمعی  
 لاء مال لکھتے تاج ۱۱ اپریل ۱۸۶۱ء میں سرکار انگریزی سے عطا ہو کر  
 رقبہ اس ریاست کا ۶۶۷۷۶۷۷۷ مربع آمدنی سالانہ چھ لاکھ پچیس  
 ہزار نو سو چوبیس ۲۱۰۰ سوار اور ایک ہزار پچاس سو ضرب توپیں  
 ہیں مہاراجہ سردار سنگھ جی کی دو شاویان ساتھ خدمت میں  
 لاوا اینڈریبل بھدر سنگھ برادر خرد مہاراجہ شانتھ سنگھ والی یون  
 کے ہوئی ہیں سدھس سری مہاراجہ و ہراج راج اشیر سری مہاراج  
 سرومن سری مہاراج سردار سنگھ جی بہادر القاب ہے فقط

### بھاولپور منبہ ۲۵

یہ دارالریاست قوم داؤد پوترہ ہے جب نادر شاہ درانی بعد فتح  
 ہندوستان کابل ہو کر سندھ میں داخل ہوا ملک واقع پہلو گ  
 نواح ملتان تک خوانین داؤد پوترہ کو عنایت کیا بھاول خان  
 اول کمر بانی شہر بھاول پور ہے اور سنے اپنے ملک کو نواح بیکانیر  
 اور کنارہ لکھن جمل تک وسعت دی توہ مطیع سلطنت دربار کا  
 تھا بعد اسکے اوسکا بھتیجا بھاول خان ثانی جانشین ہوا

اور بضعیف سلطنتِ دُرانیہ کے قدمِ خودِ مسری وراز کیا تب تیمور شاہ  
 ابن احمد شاہ واسطے اوسکی تادیب کے بڑی فوج لے کر آیا بھاوئخان  
 نے اولاً قلعہ بکستان میں پناہ لی فوجِ تیمور شاہ نے قلعہ کو فتح کیا  
 بھاوئخان حلقہ اطاعت تیمور شاہ میں آیا اور اپنی قومِ مطیع اور خراجگوار  
 خاندانِ دُرانیہ قرار دیا بادشاہ مظفر و منصور روانہ کابل ہوا اسی  
 بھاوئخان ثانی کے خاندان میں اب تک ریاست قائم ہوئی خاندان  
 اپنی کو عباسی یعنی اولادِ عباس بن عبدالمطلب سے کہتا ہوا اول  
 عہد نامہ فیما بین سرکار انگریزی و سرکار نواب کنالندولہ محافظ  
 الملک مخلص الدین محمد بھاوئخان بہادر عباسی  
 نصرت جنگ کے بتاریخ ۲۲ فروری ۱۸۳۳ء ہو  
 جسکے روسے نواب کو اپنے ملک میں اختیار کلی حاصل ہوا اور  
 تجارت و ریای سندھ و ستلج باوای محصول جاری ہوئی اور دوسرا  
 عہد نامہ بتاریخ ۵ اکتوبر ۱۸۳۸ء منظور ہوا جسکے روسے نواب نے  
 اپنے تئیں زیر حکم سرکار انگریزی قرار دیا اور اوسکی حفاظت و  
 سرکار انگریزی عائد ہوئی نواب نے ہمہ افغانستان میں سہ ماہی

وغیرہ سے امداد فوج سرکاری کی تھی آؤ اسکے عوض میں نواب کو  
 اضلاع سرلوٹ وغیرہ انعاماً سرکار سے عطا ہوئی اور فتح ملتان  
 کے بعد اؤسکے واسطے ایک لاکھ روپیہ سالانہ نقد سرکار سے  
 مقرر ہوئے۔ ۱۸۵۱ء میں بعد وفات بھاؤل خان کے اؤسکا تیسرا  
 بیٹا محمد صادق یار خان زبردستی مسند نشین ہوا جس کو  
 محمد فتح یار خان بڑے بیٹے بھاؤل خان نے بعد قوم اوڈ پوتڑ  
 برخاست کر کے خود قابض ہو گیا اور سرکار انگریزی میں  
 ظاہر کیا کہ عہد نامجات سابقہ مجھو منظور ہیں سرکار نے اؤسکی  
 جانشینی منظور کی اور ۱۶ سو روپیہ ماہواری واسطے محمد صادق یار خان  
 بہادر کے مقرر ہوا اؤسنے اپنی اور اپنی اولاد کی طرف سے بازو عوی  
 ریاست داخل کیا اور بعد ایک سال کے اؤسنے عہد شکنی کی اؤ  
 قلعہ لاہور میں نظر بند کیا گیا اور نصف تنخواہ یعنی آٹھ سو ماہواری  
 پاتا ہی نواب محمد فتح یار خان نے ۳۱ اکتوبر ۱۸۵۱ء کو وفات پائی  
 اؤسکا بیٹا رحیم یار خان مسند نشین ہوا۔ قبیلہ ریاست کا ۳ ہزار  
 میل مربع آمدنی سالانہ ۵ لاکھ روپیہ ہے، اضرب سلامی پائی ہیں



فوج قریب تیس ہزار قوم داؤد پوترہ سے عند ضرورت جمع ہو سکتی ہے فقط

بلوچی نمبر ۲۶

خاندان ریاست قوم ہاڑا راجپوت سے ہے امید سنگھ رئیس جس سے  
اولا تعارف گورنمنٹ انگریزی نے کی تھی ۱۸۴۲ء میں فوجت ہوا  
اوسکا نابالغ لڑکا بشن سنگھ جانشین ۱۸۱۸ء میں ہماراوشن سنگھ کو ساتھ  
۱۰ اور کوی عہد نامہ منعقد ہوا بشن سنگھ ۱۸۴۱ء جولائی ۱۸۴۱ء وفات پائی اونکو  
فرزند ہمارا اور رام سنگھ ۱۸ سال مسند نشین ہوئے تا ایام بلوچ  
انتظام سرکاری رہا ہمارا اور رام سنگھ ایام بلوچ ۱۸۵۷ء میں اس قدر  
لا پرواہی اور اس میں دوستی انگریزی میں رہے کہ تحریکات دوستانہ  
بھی اونسے ترک ہو گئی ۱۸۶۰ء تک یہی حال رہا مگر سرکار نے  
براہ نوازش اونکو بھی سند متبہنی عنایت کی ہے رقبہ ریاست ۲۲۹۱  
میل مربع آمدنی سالانہ پانچ لاکھ روپیہ ہے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ  
خراج سرکاری لیا جاتا ہے ہمارا ۷۱ ضرب سلامی باقی ہیں  
اونکی فوج میں ۷۰۰ سوار ۷۰۰ پیادہ ۱۲ ضرب توپ ہیں انکی شادی  
راجہ رانگو ایندر سنگھ صاحب رئیس اوچھڑہ کی ہمیشہ سے ہوئی ہے

القاب سدہس سری مہاراجہ دہراج سری مہاراج سری او  
 راجہ سری رام سنگہ جی بہادر ہے ۶

کرولی نمبر ۲۷

یہ ریاست راجپوت قوم جدہنسی کی متعلق راجپوتانہ ہی پیشتر  
 خراج گزار پیشوا کی تھی ۹۔ نومبر ۱۸۱۷ء میں مہاراجہ جد کل  
 چندر بھان بہرٹش پال نے یونے سرکار انگلشیہ سے  
 عہد نامہ کیا جسکی رو سے کرولی حفاظت سرکار انگریزی میں  
 آئی اور عند طلبہ کار حاضر کرنا فوج کا موافق اپنے  
 مقدر کے مہاراجہ پر فرض ہوا ۱۸۳۸ء میں بہرٹش پال نے  
 وفات پائی اوسکا متبنتی پرتاب پال جانشین ہوا وہ بھی  
 ۱۸۴۸ء میں لا اولد فوت ہوا ایک لڑکا نرسنگہ پال نامی کہ  
 بیوگان پرتاب پال نے متبنتی کیا تھا مسند نشین ہوا اور تاریخ  
 ۱۰ جولائی ۱۸۵۲ء نرسنگہ پال نے وفات پائی اوسے ایک فر  
 قبل مرے اپنے کے بھرت پال رشتہ دار بعید کو متبنتی اور  
 جانشین اپنا مقرر کیا تھا راجی گورنمنٹ انگریزی کی ہونی کہ ریاست

کرولی قابل ضبطی کے ہی مگر پارلیمنٹ ولایت نے متنبہ کرنا بھرت پال کا  
 منظور کیا اس شنا میں مدن پال ششہ دار قریب نو دعویٰ است  
 پیش کیا اسکے دعویٰ کی تائید جارجگان بھرت پور و وہول پور  
 والور و جی پور نے کی تحقیقات ہو کر ثابت ہوا کہ متنبہ کرنا بھرت پال کا  
 ناجائز اور مدن پال مستحق ریاست ہے امدان پال ۱۸۵۴ء میں  
 مسند نشین ہوئے اونکو بجلد وے خیر خواہی ایام بلوہ زر قرضہ  
 سرکار ذمگی ریاست معاف کیا گیا اور پندرہ ضربے، اضراب  
 سلامی مقرر ہوئی اور ایک خلعت بھی سرکار سے عنایت ہوا  
 اور اختیار متنبہ از رو سے سند مورخہ ۱۱- مہج ۱۸۶۲ء کو دیا گیا  
 اور خطاب شمار درجہ اول سرکار سے عنایت ہوا رقبہ ریاست  
 ۸۷۸ میل مربع آمدنی سالانہ ۳ لاکھ روپیہ ہے کل فوج تیرہ  
 دو ہزار کے ہوگی سدیس سہری ہماراجہ و ہراج سہری کل ایند  
 چندر بھان سہری ہماراج مدن پال سنگھ جی بہادر القاب ہے بتاریخ  
 ۱۷- اگست ۱۸۶۹ء مدن پال نو وفات پائی اونکے کوئی وارث نہ  
 نہیں تھا لہذا گورنمنٹ نے کچھ مال بہ اور زاوہ مدن پال کو مسند نشین کیا

## بھرت پور سنہ ۲۸

جاٹ قوم کی ریاست ملک میوات میں ہے بانی اسکا مہراج نامی ہن  
ہر جسکے قبضہ میں ایک موضع پر گنٹھ ٹیک میں تھا بعد وفات مہراج  
اوسکے بیٹے چورا من نے زمانہ عالمگیر میں پیشہ رہنری سہی متوال ہو کر  
وجاہت ظاہری پیدا کی اور اقبال عالمگیر بادشاہ شہریک لشکر بہادر شاہ کا  
ہو کر سوخ حاصل کیا اور قلعہ بھرت پور تعمیر کیا محمد شاہ پادشاہ کے  
عہد میں فوت ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا مدن سنگھ جانشین ہوا  
اوسکے بعد اوسکا بیٹا سورج مل سند نشین ہوا اور نواب  
صفدر جنگ کی رفاقت میں رہ کر بہت ملک اسناد پادشاہی اور  
اکثر بزرگ شمشیر حاصل کئی مہینہ جمادی الثانی ۱۱۷۰ھ ہجرتی میں  
نجیب الدولہ کی لڑائی میں مارا گیا ازان بعد اوسکا بیٹا جو اس سنگھ  
جانشین ہوا اور بعد جنگ ومصالحہ نجیب الدولہ کے قضای الہی  
سے ۱۱۷۲ھ ہجرتی میں اوسنے وفات پائی اوسکے بعد اوسکا بھائی  
لتن سنگھ سن ۱۱۷۳ھ میں حکومت کر کے روپانند کیمیا کر کے  
لاٹھ سے ہلاک ہوا اوسکے بعد اوسکا بھائی راجہ نول سنگھ

جانشین ہوا اور سوقت اسکے قبضہ میں سارے تین کروڑ کا ملک تھا  
 اوسکا چوتھا بھائی رنجیت سنگھ بامداد نواب نجف خان راجہ  
 نول سنگھ سیسر کش ہو گیا وقت محاصرہ قلعہ ڈیکسا جہ نول سنگھ  
 نے وفات پائی اوسکے بعد رنجیت سنگھ ارث ہوا نجف خان نے  
 نولاکھ روپیہ کا علاقہ رنجیت سنگھ کو دیا اور سب علاقہ چھین لیا  
 بعد نجف خان کو سینہ دھیہ نے اوسکے ملک پر قبضہ پایا پھر  
 واپس آیا ۲۹ ستمبر ۱۸۳۶ء میں رنجیت سنگھ اور سرکار انگریزی سی  
 صلحنامہ ہوا اہو لکر نے قلعہ بھرت پور میں پناہ لی جنرل لیکٹ صاحب  
 نے ہولکر کو مانگا مہاراجہ رنجیت سنگھ نے انکار کیا تب قلعہ کا چہرہ  
 ہوا رنجیت سنگھ نے بڑی مروانگی سے قلعہ کو بچایا اور سخت مقابلہ کیا  
 محاصرین کا قریب تین ہزار آدمی کے نقصان ہوا آخر اوسنے  
 قلعہ حوالہ کیا اور وعدہ کیا کہ ہولکر کو اپنے علاقہ سے نکال دیا  
 اور سوقت عہد نامہ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۸۳۵ء اوسکے ساتھ منعقد  
 ہوا جسکی رو سے رنجیت سنگھ نے وعدہ کیا کہ میں بیس لاکھ روپیہ  
 نقصانی دوں گا منجملہ اوسکے سات لاکھ روپیہ معاف ہوسے اور

جو علاقہ قبل مدخلت سرکار انگریزی اوسکے قبضہ میں تھا اوسکو  
 دیا گیا اور اوسکی حفاظت کا وعدہ کیا گیا تاہم رنجیت سنگھ کبھی  
 دوست گورنمنٹ انگریزی کا نہ بنا آخر ۱۸۵۸ء میں فوت ہوا  
 اوسکے چار فرزند تھے بڑا بیٹا اوسکا رندھیر سنگھ جین ہوا وہ بھی  
 ۱۸۲۳ء میں فوت ہوا اوسکا بھائی پلہ یو سنگھ جانشین ہوا بعد  
 حکومت ۱۸ مہینے کے اوسنے وفات پائی تب اوسکا فرزند  
 بلونت سنگھ منٹوری سرکار انگریزی مسند نشین بن بلونت سنگھ  
 کو اوسکی مامون ورجن سال ۱۸۲۱ء تک قید کر کے خود مالک یاست بن بیٹھا  
 فوج انگریزی نے ۱۸ جنوری ۱۸۲۶ء میں قلعہ بھرت پور کا محاصرہ  
 کیا اور ورجن سال کو گرفتار کر کے آلہ آباد روانہ کیا اور بلونت سنگھ  
 کو پھر مسند نشین کیا اوسنے ۱۸۵۳ء میں وفات پائی اوسکا فرزند  
 خرو سال جسوٹ سنگھ مسند نشین ہی سرکار سیسند متبندی عنت  
 ہوئی اونکی سلامی ۱۷۷۱ء ضرب مقرر ہی رقبہ ریاست ۱۹۶۴  
 میل مربع آمدنی سالانہ اکیس لاکھ روپیہ ہی فوج میں ۲۲۱۲  
 سوار ۳۳۶۸ پیادہ ۴۶۸ سپاہ توپخانہ ہی سدھس سری ہمارا

دہراج سری ہمارا چہ راج راج ایتر سوئی جسونت سنگہ جی  
بہادر القاب خانگی ہے فقط

## ٹوٹک نمبر ۲۹

یہ شہر بناس نئی کے کنارہ پر دارالریاست اولاد امیر خان ہے  
جسے اس ریاست کی بنیاد ڈالی امیر خان اولاد ریاست اگھوڑ  
و بھوپال میں ملازم ہوا بعدہ متوسل جسونت اوہو لکریا ہو کر  
اوسکی فوج میں بڑا نامی سپہ سالار تھا ہو لکری نے ٹوٹک سونج نیمایرا  
واقع مالوہ اوسکو ویاجب انگریزی فوج مالوہ میں داخل ہوئی امیر خان  
نے سرکار سے درخواست حمایت اس غرض ہوئی کہ جو ملک اوسکی  
قبضہ میں کسی طور سے ہی بحال ہے یہ درخواست اوسکی نامنطور  
ہو کر سرکار سے حکم ہوا کہ امیر خان ڈاکہ زنی چھوڑ کر اپنی فوج موٹو  
کرے اور سوامی چالیس توپوں کے باقی بقیہ سرکار کو دی اور جو علاقہ  
ہو لکری نے امیر خان کو دیا ہو اوسپر قبضہ ہو تو سرکار انگریزی اوسکی حفاظت  
کرے گی اور بعض ترک ڈاکہ زنی اوسکو کچھ علاقہ علاقہ ہو لکری سے  
دیا جاوے گا بعد رڈ و قح کے امیر خان ان شرائط پر راضی ہوا

۹۔ نومبر ۱۸۱۸ء کو فیما بین امیر خان و سرکار کے عہد نامہ منظور ہوا اور علاقہ رام پور مع قلعہ اوسکو دیا گیا سوای اوسکے تین لاکھ روپیہ امیر خان کو سرکار انگریزی سے قرض ملا پھر وہ قرض معاف ہو گیا اور اوسکا القاب میر الدولہ نواب محمد امیر خان بہادر مقرر ہوا اور اوسکے فرزند محمد وزیر خان کو علاقہ پلوان زندگی جاگیر میں دیا گیا جسکے عوض میں وہ ہزار پانسور روپیہ ماہوار فی نقد مقرر ہوا امیر خان نے ۱۸۳۶ء میں وفات پائی بجای اوسکے بڑے فرزند محمد وزیر خان جانشین ہوئے اور کا القاب میر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ قرار پایا ایام بلوچہ ۱۸۵۶ء میں خیر خواہ رہے اونکو سندھ متبذنی مورخہ ۲۸ مئی ۱۸۶۲ء کو ملی ہی نواب محمد وزیر خان نے تاریخ ۱۸ جون ۱۸۶۲ء میں انتقال کیا بجای اوسکے خلف اکبر یحییٰ الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ سندھ نشین ہوئے نواب صاحب نے زمیندار لاوا کو جو زیر حیات سرکار انگریزی اور باج گزار ریاست ٹونک تھا ۱۸۶۴ء میں براہ فریب قتل کیا اس وجہ سے معزول کر کے بنارس بھیجے گئے



اب اونکے صاحب زادوی مسند نشین ہیں رقبہ ریاست ایک ہزار  
 آٹھ سو میل مربع آمدنی سالانہ آٹھ لاکھ روپیہ ہے خرچ اور خرچہ  
 فوج سرکاری ریاست سے نہیں لیا جاتا فوج میں چھ سو  
 سوار اور ۲۰۰ توپ ہیں ۱۷۷۱ء میں لاپتہ ہوئے ہیں فقط

### بھوٹان نمبر ۳۱

یہ ریاست کوہستان بنگالہ کے شمال میں ہے اس کے شمال میں  
 کوہ ہمالہ کے پربت کا ملک ہے اس کے ہشتادی بھوٹی کہلاتے ہیں  
 دارالریاست اس کی شہر تاشی سوون ہے رقبہ اس ملک کا پانچ  
 میل مربع ہے بھوٹان میں دو راجہ ہیں ایک امور دینی کا حاکم  
 جس کا لقب ہرم راج ہے دوسرا امور دنیوی کا حاکم جس کا لقب  
 دیوراج ہے دیوراج سے ۲۵ اپریل ۱۷۷۱ء میں باب تجارت  
 عہد نامہ منعقد ہوا دیوراج ۱۷۷۱ء میں لاپتہ ہوا ہے  
 اس ملک والے پوست شیر اور پوست خرس اور مٹھی کی  
 لید کی قسم بڑی پختہ جانتے ہیں فقط

### سک نمبر ۳۲

جسکو وہاں کے باشندے دیکھ کر کہتے ہیں جلد و ذلیل ہے محمد و وہ  
 شمال تبت مشرق بھوٹان مغرب نیپال جنوب ایام اور دریا کے  
 بحیثیت قصبہ اوسکا ۵۵ میل مربع ہے اس ملک میں نقد روپیہ نہیں ہوتا  
 پیداوار زمین سے بنائی کاغذ اور اموال تجارت سے جنس ملتی ہے  
 اگر اسکی قسمت لگائی جائے تو ۷۰ ستر ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور یہ  
 اسکی شمالانگ شہر ہے جہاں راجہ نومبر سے مئی تک رہتا ہے اور وہ  
 مہینوں میں راجہ مقام چوسی علاقہ تبت میں رہتا ہے اس واسطے  
 کہ سکیم میں بکثرت ہوتی ہے راجہ کا لقب سکیم ہی ہے معرفت  
 حاکم لاسا اور الیاست تبت خراج اپنی ملک کا شاہ چین کو دیتا ہے  
 اور جب سے اوسکا ملک شاہ چین نے ضبط کیا ہے ایک ہزار خواہ و ہزار  
 روپیہ کا سالانہ پاتا ہے راجہ سکیم نے یکم فروری ۱۸۳۵ء مطابق  
 ۲۹ ماگھ ۱۸۹۱ء مقام دارجلنگ واسطے ہوا خوری صاحبان  
 انگریز کے بعوض ہزار روپیہ حوالہ گورنمنٹ انگریزی کو کیا  
 ماہ فروری ۱۸۵۰ء سے بوجہ قید کرنے ڈاکٹر کیمبل صاحب ملنا  
 ہزار روپیہ کا موقوف ہوا دارجلنگ نیپال اور سکیم و بھوٹان کے

باشندون سے خوب آباد ہو مہاراجہ سکیونگ کرو و سکرتی رئیس  
حال ہیں ۵۵ ضرب سلامی پاتے ہیں \*

## اوپر چھ اعرف ٹھری نمبر ۳۲

یہ ریاست بندیل کھنڈ میں نہایت قدیم اور عالی مرتبہ ہو  
اسنے پیشوا کی اطاعت نہیں کی راجہ ٹھری نمبر ۱۸۱۷ء میں  
جب نواب گورنر جنرل بہادر کو نذر دی تو یہ بات کہی تھی  
کہ میرے خاندان نے یہ اول مرتبہ کسی غیر کی بزرگی منظور کی ہے  
اول عہد نامہ سرکاری راجہ بکر باجیت سنگھ مہنہ ریویہ بابت  
دوستی و اتفاق ۲۳۔ دسمبر ۱۸۱۲ء میں ہوا اور سن ۱۸۳۲ء میں  
وفات پائی اوسکا فرزند دھرم پال اپنی والد کی زندگی میں  
لا ولد فوت ہوا تھا لہذا بکر باجیت کا بھائی تیج سنگھ  
جانشین ہوا اور سن ۱۸۴۲ء میں فوت ہوا اوسنے قبل از وفات  
اپنی اپنے ہمیشہ زادہ سو جان سنگھ کو متبنی کر لیا تھا بعد میں  
تیج سنگھ کے لائلی رانی زوجہ دھرم پال والدہ بکر باجیت نے  
حق سو جان سنگھ میں تکرار ظاہر کی اور کہا کہ حق متبنی کر نوکا

میرا اس وجہ سے بڑا فساد پیدا ہوا مگر چونکہ سو جان سنگہ کا متبنی  
 ہونا سرکار نے منظور کر لیا تھا لہذا وہ سند نشین کیا گیا اور  
 ناصر سنی اوسکی زوجہ و دھرم پال کار پر داز رہی سو جان سنگہ نے  
 سن بلوغت میں بعد اختیار کرنے کار ریاست کے وفات پائی بعد  
 اوسکے زوجہ و دھرم پال فی ہمیں سنگہ رئیس حال کو متبنی کیا  
 رئیس ٹھہری تین ہزار روپیہ بابت جاگیر ولی رئیس جھانسی کو  
 دیتے تھے جب جھانسی سرکار میں ضبط ہوئی یہ روپیہ سرکار انگریزی  
 میں دینا واجب آیا مگر سرکار نے بوجہ خیر خواہی ۱۸۵۷ء و ۶۰ روپیہ  
 معہ دو سو روپیہ بابت مالگزار کی موضع موہن پور انعاماً معاف  
 کر دیا اور متبنی کار زوی سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء رئیس کو  
 ملازمت اس ریاست کا ۱۶۰۰ میل مربع اور آمدنی سالانہ چھ لاکھ  
 روپیہ ہے پہلے گیارہ ضرب سلامی تھی اب ۵ ضرب فقط

کشن کرہ منبہ

ماتھوار میں یہ خاندان جو دہ پور سے نکلا ہی بتا سچ ۲۶- مارچ  
 ۱۸۵۷ء عہد نامہ حفاظت گورنمنٹ انگریزی و اطاعت منجانب

رئیس مہاراجہ کلیان سنگھ سے منعقد ہوا یہ شخص یوانہ مشہور تھا  
 تنوع باہمی کے سبب اپنے فرزند کو ریاست سپروکر کے کشن گڑھ  
 سے چلا گیا رئیس حال پر تھی سنگھ سالانہ ۱۰۴۰ء میں بند نشین ہوئے  
 انکو متنبی سرکار سے ملی ہو یہ اضر سلامی پاتریں قرب  
 کشن گڑھ کا ۰۰۰ میل مربع آمدنی سالانہ ۶ لاکھ روپیہ کی کچھ خراج  
 اور خرچہ فوج اس ریاست سے نہیں لیا جاتا فوج میں ۱۰۰۰  
 سوار اور تین سو پیادہ اور ۰۰۰ بھرب توپ ہیں ۰

### الور نمبر ۳۴

یہ ریاست ملک میوات اور ڈھونڈھار کو شامل ہے حصہ جنوبی  
 ہنگام خرد سالی مہاراجہ جی پورسی پر تباب سنگھ قوم راجپوت  
 نروکانے سالانہ ۱۰۴۰ء میں غصبا عمل کر لیا اور علاقہ ماہجھری  
 بھرت پور سے فتح کیا پرتاب سنگھ کے بعد اوسکا فرزند متنبی مہاراجہ  
 راجہ سوائی بختاور سنگھ متنبی ہو اسکے ساتھ ۱۰۴۰ء نو  
 ۱۰۴۳ء کو عہد نامہ حمایت و حفاظت و اتفاق کا منعقد ہوا  
 ۱۰۴۵ء میں بختاور سنگھ نے وفات پائی فیما بین مہاراجہ

راجہ سوانی مینی سنگھ برادر زادہ اسپرینڈی بختاؤر سنگھ متوفی اور  
 بلونت سنگھ اسپر زوجہ غیر منکوحہ بختاؤر سنگھ کے درباب مسند نشین  
 تکرار ہوئی مگر دونوں میں راضی نامہ سببات پر مواکہ بھی سنگھ  
 مسند نشین ہو اور بلونت سنگھ کار پر وار ہے اس راضی نامہ کی تصدیق  
 گورنمنٹ انگریزی سے بھی ہوئی آسوقت مینی سنگھ اور بلونت سنگھ  
 دونوں نابالغ تھے جب بالغ ہوئے مینی سنگھ نے کل کام اپنے قبضہ  
 میں کر کے بلونت سنگھ کو قید کیا ۲۱ فروری ۱۸۶۶ء کو بسفارش  
 انگریزی علاقہ تجارت بلونت سنگھ کو واسطے دوام کے دیا مگر بعد  
 مرنے بلونت سنگھ کے کہ لا ولد فوت ہوا علاقہ تجارت الوہین شامل  
 ہو گیا مینی سنگھ نے ۱۸۵۷ء میں وفات پائی اونکے فرزند  
 شیووان سنگھ رئیس حال عمر ۱۳ سال مسند نشین ہوئے اور ستمبر  
 ۱۸۶۳ء میں بلونت کو پونچھ رقبہ ریاست ۳۰۰ میل مربع  
 آمدنی سالانہ سولہ لاکھ روپیہ ہی فوج اونکی پندرہ سو سوار  
 اور دو ہزار پیادہ کی ہی سند متبہی سرکار سے ملی ہی ۱۵ جنوری

سلامی باتیں ہیں ❀

## دھول پور نمبر ۳۵

یہ ریاست، خاندان جاٹ سی ہی عہدہ باجی راوی پٹیوا میں بہاول  
تھے رانا لوک ایندر سنگہ بہادر کے ساتھ ۱۲ دسمبر ۱۷۶۱ء کو  
عہد نامہ منعقد ہوا بعد لوک ایندر سنگہ کے کیرت سنگہ اور اونکے  
بعد ۱۷۳۶ء میں بھگونت سنگہ مسند نشین ہوئے اونکو مسند  
متبذی سرکار سے ملی ہی رقبہ ریاست ایکڑ چھ سو ۶۶۰ میل مربع  
آمدنی سالانہ چھ لاکھ روپیہ ہی فوج میں قریب و ہزار سپاہی  
کے ہیں رئیس کو پندرہ ضرب سلامتی ملتی ہی سندس بیچارہ  
دہراج رئیس الدولہ سپہدار الملک ملہد را جاہی ہند سری راجہ  
سوائی رانا بھگونت سنگہ لوک ایندر بہادر ولیہ جنگ جو دیو  
القاب خانگی ہے فقط

## جیل پیر نمبر ۳۶

یہ ریاست بھاٹھی راجپوتوں کی ہی بہاول مول راج سے  
۱۲ دسمبر ۱۸۱۹ء میں عہد نامہ جسکی روست و عدہ حفاظت  
و اعانت کیا گیا سرکار انگریزی میں منعقد ہوا ۱۱ دسمبر

۱۸۲۰ء میں وفات پائی بعد وہ اوسکا پوتان گج سنگھ  
 منڈن نشین ہوا اوسنے بھی ۱۸۲۶ء میں وفات پائی اوسکے  
 بعد مہاراول رنجیت سنگھ متبنی منڈن نشین رئیس  
 حال ہیں اونکو منڈن متبنی سرکار سے ملی ہے ۵۵ ضرب  
 سلامی پاتے ہیں رقبہ جیلیر ۱۲ ہزار و ۵۰۰  
 باون میل مربع آمدنی سالانہ پانچ لاکھ روپیہ ہی  
 فوج ایک ہزار سے زیادہ نہیں سدیس سدی  
 مہاراجہ و ہراج سدی مہاراول رنجیت سنگھ جی  
 بہادور القاب ہے ✽

### جھالا پٹن نمبر ۳

حال اس ریاست کی علیحدگی کا کوٹہ سے  
 نمبر ۲۰ میں لکھا ہے جب مدن سنگھ  
 ریاست جھالا وار پر قائم کیا گیا اوسکے ساتھ  
 عمد نامہ مورخہ ۸-۱ اپریل ۱۸۳۹ء منعقد ہوا جسکے روہو اوسنی



سپرنگی گورنمنٹ انگریزی کی قبول کی اور اقرار کیا کہ کسی رئیس سے  
 بغیر منظوری سرکار کے میں نکرون گا اور اپنی حیثیت کے موافق  
 فوج دینے کا وعدہ کیا اور اسٹی ہزار روپیہ سالانہ خرچ دینا  
 قبول کیا اتوں کو خطاب مہارج رانا کا سرکار سے عنایت ہوا  
 اور وہ اسی طرح پر ہے جیسے اور رئیس راجو تانہ تھو سالانہ میں  
 مدین سنگھ نے وفات پائی اوسکے بعد پر تھی سنگھ رئیس حال  
 مسند نشین ہوئے اونکو سند اختیار متبغ عنایت ہوئی رقبہ ریاست  
 دو ہزار پانچ سو میل مربع آمدنی سالانہ ۱۵ لاکھ روپیہ راشنی  
 ہزار روپیہ سالانہ خرچ سرکار انگریزی کو دتی میں فوج انکی  
 پانسو سوار اور تین ہزار پانسو پیادہ کی ہے ۱۵ ضرب سلاخی پانچ تین

### پر تاج کٹرہ دو لیا متبغ

اس چھوٹی سی ریاست کا رئیس خاندان اودی پور کی فرج ہے  
 سامت سنگھ سرتارخ ۲۵۔ نومبر ۱۸۴۳ء کو عہد نامہ عطا  
 و خرچ گزارے منظور کیا گیا راجہ و کیپ سنگھ رئیس حال ۱۸۴۳ء  
 میں مسند نشین ہوئے اونکو اختیار متبغ کرنے کا از روی سند

حاصل ہو رقبہ ریاست ۴۰ میل مربع آمدنی سالانہ بعد  
 منہائی ۷۲ ہزار روپیہ سلیم شاہی مساوی مبلغ <sup>۱۳</sup> ۱۱ لاکھ روپیہ  
 خرچ اور دو لاکھ روپیہ جاگیرات کے دو لاکھ ۶۲ ہزار چار سو  
 روپیہ سکے کمپنی ہر میس کو ۱۵ ضرب سلامی ملتی ہے فوج میں  
 ۵۰ سوار ۲۰۰ پیادہ ہیں فقط

### دہار منبر ۳۹

ملک مالوہ میں ریاست قوم پنوار کی بانی اوسکا ننت اور  
 پنوار ہے یہ ریاست معہ چند ضلع و خراج زمینان اجوت  
 اوسکو باجی راو پیشوانے دیا تھا انند راو نے ۱۷۲۹ء میں  
 وفات پائی اوسکا فرزند جسونت راو جانشین ہوا جسونت  
 بتقام پانی پت جب مرہٹوں کو شکست ہوئی مارا گیا تب اوسکا  
 لڑکا کھاندی راو جانشین ہوا بعدہ اوسکا فرزند انند راو  
 گدی پر بیٹھا اوسنے ۱۷۷۹ء میں وفات پائی بعدہ اوسکا  
 فرزند رام چند راو کہ بعد وفات پد پید ہوا تھا جانشین ہوا  
 لیکن انتظام ریاست حوالہ مینا پائی اوسکی والدہ کے رہا

رام چند را بہت جلد مر گیا او کی مان نے اپنے بھانجے کو متبہنی  
 کر کے رام چند را و نام رکھا او کو ساتھ اجنوری ۱۸۱۹ء کو  
 عہد نامہ حفاظت و اطاعت قلم بند ہوا رام چند را کو بعد  
 اوسکا پسر متبہنی جسو نت را و جانشین ہو کر ۱۸۵۷ء میں  
 فوت ہوا بعدہ اوسکا بھائی انند را و بھر پیر سال کو سند نشین  
 ہوا ایام بلوہ ۱۸۵۷ء میں ریاست واری سرکشی کی ابتدا  
 ریاست ضبط ہوئی مگر آخر کار انند را و کو باسٹنا پیر گنہ سیر سیا  
 واپس ملی اور اس رئیس کو اختیار متبہنی از روی سند مورخہ ۱۱  
 مارچ ۱۸۶۲ء عطا کیا گیا رقبہ ریاست دو ہزار اوقیل مربع  
 آمدنی سالانہ چار لاکھ ۳۷ ہزار روپیہ ہی اونیس ہزار چھ سو  
 چھپن روپیہ چار پائی تخریم فوج سرکار انگریزی میں دیا جاتا  
 رئیس کو ہاضب سلامی ملتی ہی فقط

### دیوانہ منبہ

توکا جی پنوار اور حیوا جی دونوں بھائی باجی را و پیشوا کے  
 ساتھ ملک مالوہ میں آئی جب ملک مالوہ باہم تقسیم ہوا دونوں

بھائیوں نے دیو اس وغیرہ علاقجات پائے تب ہی یہ ریت  
 دو نون خاندان میں مشترک چلی آئی ۱۸۱۸ء میں تو کا جی  
 پوتا تو کا جی اول وراثت راوتتین جی و اجی مذکور کے پوتے کا یہ  
 دو نون شخص برادران مورث اعلیٰ کے جانشین و قابض ریت  
 دیو اس تھی انھیں دو نون سے عہد نامہ مشترک حفاظت و عت  
 بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۸۱۸ء سرکار انگریزی میں منظور ہوا ۱۸۲۳ء میں  
 تو کا جی مر او کی جگہ اوسکا فرزند متین رو کماندر او جانشین  
 ہو کر ۱۸۶۰ء میں فوت ہوا بعدہ اوسکا فرزند متین کشنا جی او  
 جانشین ہوا اور آئندہ او رئیس ثانی کے بعد اوسکا فرزند متین  
 مہیپت راو جانشین ہوا اور ۱۲ مئی ۱۸۶۳ء کو مہیپت  
 نے وفات پائی اوسکے بعد اوسکا پسر خرو سال نرائن راو  
 مسند نشین ہوا اس طرح دو نون بھائی کی اولاد ریاست میں  
 میں بالاتفاق قابض و شریک ہیں شاخ اول میں کشنا جی راو  
 اور شاخ ثانی میں نرائن راو ایام بلوہ میں دو نون خیر خواہ  
 سرکار رہے دو نون رئیس رتبہ آور توفیر میں برابر ہیں دو نون کو

سند متبذنی مورخہ ۱۱۔ مارچ ۱۸۶۲ء عطا ہوئی رقمہ ریاست ۲۵۶  
 میل مربع آمدنی سالانہ چار لاکھ پچیس ہزار روپیہ ۲۵ ہزار  
 ۶ سو روپیہ حالی بابت خرچہ فوج ریاست سی سرکار میں پایا جاتا  
 اور آمدنی و خرچ برابر حصوں میں تقسیم ہوتا ہے ہر ایک ٹیس کو ۱۵  
 ضرب سلامی ملتی ہے مولف کہتا ہے کہ یہ اتفاق و اتحاد ہیرون  
 میں کیا غریبوں میں نہیں پایا جاتا ہے بلکہ سراسر خلاف مقولہ ہے  
 دو پادشاہ در قلمی نہ گنجت پیا گیا آلبتہ عہد دولت انگلشیہ میں کہ شیر  
 و بکری ایک گھاٹ پانے پیتے ہیں اگر دو ایک جدی ایک حکمہ  
 بالاتفاق بسر کریں تو کیا عجب ہی فقط

### تیسرا نمبر

یہ ریاست بندیل کھنڈ میں ہے راجہ پریم چھت سی بتاریخ ۱۵۔  
 مارچ ۱۸۴۲ء عہد نامہ اطاعت سرکار انگریزی میں منظور ہوا  
 اس نے ۱۸۳۹ء میں وفات پائی بعدہ اوسکا فرزند متبذنی بھو ہاؤ  
 جانشین ہوا وہ ۱۸۵۶ء میں فوت ہوا بعدہ اوسکا فرزند متبذنی  
 بھوانی سنگھ رئیس حال جانشین ہوا اور دعویٰ ارجن سنگھ فرزند

زوہرہ غیر منکوحہ محج بہادر غیر مسوم ہو کر آجین سنگہ قائمہ چٹاپن  
 رقبہ کی باگیار رئیس حال کو استحقاق متبذرا زوہرہ مسند مورخہ  
 ۱۱۔ مارچ ۱۸۶۲ء عطا ہوا پہلے اضراب سلامی ملٹی تھی اب  
 ۱۵۔ اپریل ۱۸۶۲ء میں رقبہ ریاست ۸۵۰ میل مربع آمدنی سالانہ  
 دس لاکھ روپیہ جس میں پندرہ ہزار روپیہ ناماشاہی اجوش  
 پرگنہ بڑی گانون معرفت سرکار انگریزی سیندھیا کو دیا جا آ  
 رئیس کا لقب اوہو

### بالسواڑہ نمبر ۲۲

یہ ریاست و حقیقت جزو اودی پور ہے مگر قبل مداخلت سرکار  
 انگریزی کے ماتحتی اودی پور سے آزاد ہو گئی تھی اسی سے  
 ہنگام تسلط انگریزی وہ ریاست علیحدہ متصور ہوئی ۱۶ ستمبر  
 ۱۸۱۹ء ہمارا اول امید سنگہ سے عہد نامہ حفاظت  
 و ماتحتی کا سرکار انگریزی میں منظور ہوا امید سنگہ کے بعد  
 اوسکا فرزند بھوانی سنگہ بعدہ اوسکا متبذرا بہادر سنگہ  
 بعدہ اوسکا متبذرا اول بھپن سنگہ نے حال اسد نشین ہو

رقمہ ریاست ۱۵۰۰ میل مربع آمدنی سالانہ ۳ لاکھ روپیہ ہے۔  
 منچیاہ اسکے جاگیردار ایک لاکھ دس ہزار روپیہ کو ہیں اس کے  
 ۱۶۳۸۷ روپیہ خراج سرکار انگریزی میں دیا جاتا ہے رئیس کو  
 اختیار مبنی کرتے کا از روی سند حاصل ہو ۱۵ ضرب سلامی پانچویں

### بھڑو منچیاہ

اس ریاست کے رئیس ہمارا جہ کہلاتے ہیں سرکار سے ہتیا نا  
 ۱۵ ضرب سلامی پاتے ہیں باقی حال اس ریاست کا  
 ابھی تک معلوم نہیں ہوا فقط

### خیر پور منچیاہ

ملک سندھ میں دیکھو سو کو س لمبی اور ۲۴ کو س چوڑی یہ ریاست  
 ۱۷۶۷ء میں فتح علی تال پوری نے حکام سابق کو مار کر  
 نکال دیا اس وقت سے ملک سندھ میں حصہ یعنی حیدرآباد  
 زیر حکومت فتح علی و غلام علی و کریم و مراد علی برادران حقیقی  
 کے رہا اور میر پور زیر حکومت میر دارا اور خیر پور بہ تحت  
 میر سہراب جو رشتہ دار فتح علی کے تھے آیا میر سہراب نے

اپنا ملک ۱۲۹ء میں اپنے چار بیٹوں یعنی امیر رستم و امیر مبارک  
 و امیر محمد و امیر علی مراد کو تقسیم کر دیا اور ۱۲۳ء میں وفات پائی  
 امیر رستم سے ۲۴ و ستمبر ۱۲۳۹ء کو عہد نامہ دوستی و حفاظت  
 و اطاعت سرکار قرار پایا اور ۱۲۳۹ء میں بعد فوت امیر مبارک  
 اوسکا بیٹا امیر نصیر خان وارث ہوا اور امیر رستم جو دو حصہ پر پور  
 تھا ریاست سے استعفا دیکر علی مراد کو سپرد کر دیا اسکو سرکار  
 انگریزی نے بھی منظور کیا باعث عہد شکنی امیران سندھ کل  
 ملک سواہی مقبوضہ ر علی مراد ۱۲۳۳ء میں ضبط کیا گیا ۱۸۵۰ء  
 میں امیر علی مراد سے سواہی اوس علاقہ کے جواز روٹی تقسیم ۱۲۹ء  
 ملا تھا ضبط ہوا اب امیر علی مراد کے پاس ساڑھے تین لاکھ روپیہ  
 ملک ہرقہ اپنے علاقہ میں اختیار انفضال و سزا دہی مقدمات  
 سنگین سواہی مقدمات قوم انگریز کے رکھتے ہیں اور ہاں ضرب  
 سلامی پاتے ہیں اور جو امراب سندھ معزول ہو کر نکالے  
 گئے اونکے خاندان کو پیشن حسب تفصیل ذیل سرکار انگلشیہ  
 سے ملتی ہے:



<p>خاندان خیر پور یعنی اولاد میر تقی میر صاحب  <u>میر تقی میر</u></p>	<p>خاندان حیدر آباد یعنی اولاد فتح علی خیر  <u>فتح علی خیر</u>          خاندان میر پور یعنی اولاد میر دارا  <u>میر دارا</u></p>
---	---

سیر وہی نمبر ۲۵

یہ ریاست اووی پور سے مغرب اور جوہ پور سے شمال مغرب کی  
 جانب ہے اسی علاقہ میں کوہ آبو ہے جہاں اوس نواح کی صاحبان  
 ولایت تبدیل آب و ہوا کے واسطے جاتے ہیں رقبہ اس ریاست  
 تین ہزار میل مربع ہے آمدنی سالانہ ۱۰ لاکھ روپیہ خراج سرکاری  
 ۳ روپیہ ہوا ۱۸۱۰ء میں باو اووی بھان چکر میں اور  
 شیوسنگہ اوسکا بھائی منصرم ریاست تھا اووی بھانچی اپنے  
 ظلم و تعدی کے سبب بصلیح مٹرا ان ریاست سے معزول ہو کر  
 مقید ہوا بجای اوسکے شیوسنگہ منصرم و حکمران مقرر کیا گیا اکتوبر  
 ۱۸۲۳ء میں شیوسنگہ نے اپنے اور رئیس کی طرف سے عہد نامہ  
 اطاعت انگریزی اور باجگزاری بحساب ۶ لکھ دیا اور سرکار نے

وعدہ حفاظت کر کے حکم دیا کہ اگر کوئی وارث اووی بھانجی کا بعد  
وفات شیوسنگہ کے باقی رہے گا وہی مالک ریاست متصور ہوگا  
اووی بھانجی بحالت قید ۱۸۳۳ء میں لاؤلفوت ہوا <sup>شیوسنگہ</sup> اہذا  
جو بطور منصرم حکمران تھا مالک ریاست قرار دیا گیا شیوسنگہ نے  
بلوہ ۱۸۵۸ء میں خدمات لائقہ کیے اس واسطے ہزار نوسو روپے  
منجملہ عرس زر خرچ کے معاف ہوا اور ختم مارتبذی انرو  
سند کے دیا گیا شیوسنگہ نے ۱۸۶۱ء میں وفات پائی اونکی جگہ  
راوامید سنگہ ولیعہد کہ حسین حیات باپ کے انصرم ملکی کرتی تھی  
رہیں ہووے اضرب سلامی پائی ہین اونکی فوج میں ۶۹ سوار اور سیاہ پٹن

### دو نگر پور نمبر ۶

یہ ریاست خاندان اووی پور سے نکلی ہے جب سلطنت مغلیہ میں  
آیا یہ ریاست بھی مثل اور ریاستوں کے شامل مرہا ہو گئی ۱۱-  
دسمبر ۱۸۱۸ء میں ہمارا اول جسونت سنگہ نے عہد نامہ ادا  
خرچ بالعرض حفاظت لکھدیا جسونت سنگہ کی عادت مائل  
بطرف مدد و جی کے تھی اہذا اوسکو ۱۸۲۵ء میں ریاست سے

خراج کیسے اوسکا پستہ بنو ویسے ننگہ پوتاسا و ننگہ ریس  
 پرتاب گڑھ کا کارپازیریاست مقرر ہو گیا ۱۸۶۲ء میں گدی پرتاب گڑھ خالی  
 ہوئی تو وہ بھی ویسے ننگہ مذکور کو ملی اوسوقت یہ امر پیش ہوا کہ آیا  
 ڈونگر پور و پرتاب گڑھ شامل ہو کر ایک یا ست قرار دی جاوے  
 یا ریس ڈونگر پور یک کو متبہ کر کے پرتاب گڑھ میں مقرر کرے یا پرتاب گڑھ  
 ضبط سرکار ہوا آخر یہ صلاح ٹھہری کہ ویسے ننگہ او دی سنگہ سپر  
 ٹھاکر راہ ملی کو متبہ کر کے ڈونگر پور میں قائم کرے اور خود حکومت  
 پرتاب گڑھ کی اختیار کرے مگر تانا باغی او دی سنگہ انصرام امور  
 ڈونگر پور بھی کرے اسوقت میں اول جسونت سنگہ عزول نے  
 بھی کوشش حاصل کرنے حکومت دو بارہ کی کی تکرر چھوڑ دینا  
 نہوئی بلکہ حکم ہوا کہ جسونت سنگہ متھرا میں نظر بند رہے اور پور پتہ  
 ماہواری اپریل ۱۸۶۵ء میں حکومت ویسے ننگہ کی مقام ڈونگر پور  
 سے سو قوف کی گئی اور ایک اجنٹ ہندوستانی سنجایو کو اجنٹ  
 ٹانصرنی او دی سنگہ ریس حال مقرر ہوا ریس کو اختیار متبہ  
 از روی سند سرکاری حاصل ہو ۱۵۔ ضرب سلامی سرکار سے

پاتے ہیں رقمہ ریاست کا ایک ہزار سیل مربع آمدنی سالانہ بعد  
 وضع مبلغ ایسا سے خراج و منہائی جاگیرت کی مبلغ میں سے  
 فوج میں ۱۲۵ سوار اور دو سو پیادہ ہیں فقط

### رام پور نمبر ۴

اول افغان روہیلہ جوہیان آکر آباد ہوئے شاہ عالم اول  
 حسین خان دو بھائی حقیقی تھے شاہ عالم کا بیٹا اوو خان  
 جسکے کوئی اولاد نہ تھی اوسنے علی محمد خان کو اپنا متبے کیا  
 علی محمد خان اولاً صوبہ دار مراد آباد کے پاس بطور جمعہ دار نوکر  
 ہوا اور اپنے حسن لیاقت اور شجاعت نواتی سے بہت علاقہ  
 میں قبضہ کر لیا روز بروز اوسکو ترقی ہوتی گئی یہاں تک کہ ۳۳ ہزار  
 پٹھانوں کا مالک ہوا جنگ سادات بارہہ میں اوسنے چھ خدمت کی  
 اس وجہ سے شاہ وہلی نے اوسکو خطابِ نوابی عطا کیا بعد اوسکا  
 بیٹا فیض احمد خان مسند نشین ہوا اوسکے وقت میں نواب  
 شجاع الدولہ نے با اتفاق فوج انگریزی ملک روہیل کھٹ ڈپر  
 چڑھائی کی جس میں حافظ رحمت خان مارا گیا فیض احمد خان

کہ شمال قوسم رو پہلہ تھا بھاگ کر پہاڑوں میں جا چھپا آخر بوستا  
 انگریزی نیما میں فیض اسدخان تو نواب شجاع الدولہ ایک عہد نامہ  
 ماہ رجب ۱۱۰۰ھ ہجری میں قرار پایا بدین شرط کہ فیض اسدخان  
 علاقہ رام پور میں رہ کر اکثر اپنی فوج سے نواب شجاع الدولہ کی  
 خدمت بروقت ضرورت کرتا رہے ۱۱۰۶ھ ہجری میں دوسرا  
 عہد نامہ بوساطت سرکار انگریزی بدین مضمون قرار پایا کہ فیض اسدخان  
 بعض خدمت فوج کے پندرہ لاکھ روپیہ نقد دی بعد وفات  
 فیض اسدخان اس کے خاندان میں فساد واقع ہوا غلام محمد خان  
 پسر خرد نے محمد علیخان پسر کلان کو مار ڈالا اور جاگیر چھین لی  
 گورنمنٹ انگریزی سے حکم ہوا کہ نواب آصف الدولہ غلام محمد خان  
 غاصب کو نکال کر احمد علیخان پسر محمد علیخان مقتول کو قائم کرے۔  
 جمادی الثانی ۱۱۰۷ھ ہجری مطابق ۱۳ دسمبر ۱۷۹۴ء عیسوی کو  
 احمد علیخان بعد عزل غلام محمد خان رئیس سرکیا گیا  
 ۱۱۰۸ھ میں نواب سعادت علیخان رئیس وہ نے علاقہ قجرات  
 جمع ایک کروڑ ۳۳ لاکھ روپیہ کے گورنمنٹ انگلشیہ کو دیا

اوسکے شمول میں روہیل کھنڈ بھی تھا اب ریاست رام پور  
 خاص محروسہ سرکار انگریزی میں داخل ہوئی احمد علیخان رئیس  
 رام پور نے ۱۳۹ھ میں انتقال کیا اوسکے ایک دختر تھی سبکی  
 مسند نشینی نامنطور ہو کر محمد سعید خان سپہ سالار غلام محمد خان  
 معزول نارت و مالک ریاست قرار دیا گیا اور اس پر اقرار نامہ  
 بتاریخ ۲۱ اگست ۱۳۹ھ اس مضمون سے لیا گیا کہ اپنے علاقہ کا  
 انتظام بانصاف کرونگا اور روہیلہ نثاروں کے واسطے گزارہ  
 مقرر کرونگا بعد وفات نواب محمد سعید خان اوسکے فرزند  
 محمد یوسف علیخان مسند نشین ہوئے اوسے بھی اقرار نامہ  
 مضمون بالا لکھایا گیا نواب یوسف علیخان کو بجلد ہی خدمات  
 ۱۵۴ھ دیہات سرحدی ضلع مراد آباد و بریلی جمعی ایک  
 لاکھ ۲۸ ہزار ۲۰ روپیہ چار آنے کی بتاریخ ۱۳ جون ۱۸۶۰ء  
 عطا ہوئے اور خطاب استاذ ہند ملا اور مسند نشین عنایت  
 ہوئی بعد وفات نواب یوسف علیخان اوسکے صاحبزادے  
 نواب گل علیخان رئیس حال رونق افروز مسند ریاست ہیں

اونکو ۳۱۳ ضرب سلامی سرکار سے ملتی ہو قبضہ ریاست  
۱۲۰۰ میل مربع آمدنی سالانہ ۱۱ لاکھ روپیہ ہے \*

### جاوڑا نمبر ۳۸

یہ ریاست ملک مالوہ میں نواب غفور خان نواب امیر خان  
رئیس ٹونک کے سالہ کو مہاراجہ ہو لکھنے عطا کی ہو غفور خان  
دربار ہو لکھ میں امیر خان کی طرف سے بطور وکیل حاضر ہوتے تھے  
غفور خان فرست ۱۲۵۰ء میں وفات پائی اونکو فرزند غوث محمد خان  
بعد اونکو جانشین ہو ہی اس ریاست سے کوئی عہد نامہ سرکار انگریزی  
میں علیحدہ نہیں ہوا ایک لاکھ ۱۱ ہزار ۸ سو ۸ روپیہ خرچ  
سرکار انگریزی کو دیتے ہیں رقمہ ریاست ۸۶۲ میل مربع  
آمدنی سالانہ ۶ لاکھ ۵۵ ہزار ۷ سو چالیس روپیہ ہی فوج میں  
۱۵۷ اسوار ۶۰ پیادہ ہیں ۱۳ ضرب سلامی پائی ہیں اسارج  
۱۶۲۰ء کو ختم مارتبندی دیا گیا ہے \*

### کوئچ بہار نمبر ۳۹

ملک کاہرہ ۱۰۰۰ ریاست ۴۰ کوس لمبی اور ۲۵ کوس چوڑی ہے

۱۸۳۳ء میں راجہ ورندر نارائن کو بھوٹیوں نے قید کیا تب اسے  
 گورنمنٹ انگریزی سے درخواست کی کہ کمپنی میری مدد کرے  
 اور بھوٹیوں کو میرے ملک سے نکال دے تو نصف آمدنی ملک  
 گورنمنٹ انگریزی کو ورندر نارائن کا درخواست اسکی منظور ہوئی  
 بھوٹیوں نے نکالے گئے بتاریخ ۵ اپریل ۱۸۳۳ء ورندر نارائن  
 عہد نامہ مضمون متابعت انگریزی اور شامل ہونے کو سنج بہار  
 بنگالہ میں اور ادا کرنے خیرچہ ہم فوج آور دینے نصف آمدنی  
 ملک کا لکھدیا راجہ ورندر نارائن ۱۸۳۳ء میں فوت ہوا بعد  
 اس کے اوسکا باپ ورندر نارائن حاکم ہوا یہ ورندر نارائن  
 قبل مسند نشینی اپنے فرزند کے بھوٹیوں کی قید میں تھا جب  
 ۲۵ اپریل ۱۸۳۳ء میں گورنمنٹ انگریزی نے بھوٹیوں سے عہد نامہ  
 کیا تب انھوں نے اوسکو راجا کیا ۱۸۳۳ء میں راجہ ورندر نارائن  
 مر گیا تب اوسکا بیٹا ہرندر نارائن مسند نشین ہوا وہ ۱۸۳۹ء  
 میں فوت ہوا اوسکا لڑکا سندر نارائن نجاشین ہوا اوسکو بعد  
 ۱۸۳۹ء میں اوسکا بھتیجا اور متبہ ہرندر نارائن مسند نشین ہوا



بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء راجہ نرندر نارائن کو سندھ میں ملی او سنے  
 اگست ۱۸۶۳ء میں انتقال کیا بعدہ اس کا بیٹا نرپ نارائن  
 نابالغ جانشین ہوا اور تاس بلوغ واسطے انتظام ملک کے ایک  
 افسر انگریزی مقرر ہوا راجہ کو کل اختیار اس کے ملک میں حاصل ہے  
 ۱۳۱ ضرب سلامتی سرکار سے پاتا ہے ۴

### پٹھانستان

یہ ریاست ملک کامروپ میں ۱۰۰ میل لمبی ۵۰ میل چوڑی ہے گورنمنٹ  
 انگریزی کا کوئی عہد نامہ پٹھانوں سے نہیں ہو راجہ پٹھان  
 ایک حالت خاص میں رہتا ہے مگر اس کی مسند نشینی بھی گورنمنٹ  
 انگریزی ہوتی ہے راجہ حال ۱۸۴۹ء میں مسند نشین ہوا اور  
 یہ ریاست آزاد مشہور ہے یعنی گورنمنٹ انگریزی یا کسی بادشاہ  
 سابق سے وہ ان کو معاف نہیں ملا اور نہ کسی گورنمنٹ کی  
 کوئی دستاویز رکھتی ہیں ان لوگوں کی کبھی شاہان مغلیہ کی بھی  
 اطاعت نہیں کی تیس کی قوم کو کی کہلاتی ہے ۱۳ ضرب سلامتی  
 یا تے ہیں فقط

## بنارس منبہ

بنیاد اس خاندان کی منتشر ارض زمیندار موضع گنجا پور سے ہے جسے ۱۶۴۰ء میں وفات پائی تب راجہ بلونت سنگھ ہو کر جاوید بن ہوئے ۱۶۳۳ء میں بلونت سنگھ ملہ بنگالہ میں شہنشاہ عالم اور شجاع الدولہ کا تھا اور بعد جنگ بکسر کے ہمراہ شاہ عالم فرج انگریزی میں آیا یہ شخص اووہ کے معزز مالگزاروں میں تھا ۱۶۴۴ء میں اوہ کی زمینداری گورنمنٹ انگریزی میں منتقل ہوئی اس کا روائی کوپا لینٹ لایت نے منظور کیا ۱۶۷۵ء میں وہ علاقہ اووہ کو واپس لیا گیا اور شرط کی گئی کہ بصورت ادوی مالگزاری سابق نواب اووہ راجہ بنارس کو اووہ کے علاقہ پر قابض رکھے ۱۶۸۰ء میں بلونت سنگھ نے وفات پائی وزیر اووہ نے چاہا کہ خاندان راجہ کو اووہ کے علاقہ سے بیدخل کرے مگر گورنمنٹ انگریزی نے زبردستی راجہ چیت سنگھ سپر بلونت سنگھ کو مسند نشین کرایا اور سندریاست مرقومہ ۱۸ جمادی الثانی ۱۱۰۰ھ مطابق ۱۶۸۳ء میں نواب شجاع الدولہ سے اپنی ضمانت پر دیوائی ۱۱۰۵ھ میں حکومت اضلاع زمینداری راجہ چیت سنگھ

ہمیشہ کے واسطے بنام گورنمنٹ انگریزی منتقل ہوئی اور سو قصبے سند  
 زمینداری مورخہ ۱۵ اپریل ۱۷۷۱ء راجہ کو سرکار سے عطا ہوئی  
 جس کے روستے اختیار مالی و ملکی وہاں کا بشرط ادا کرنے ۲۲ لاکھ ۶۶ ہزار  
 ایک سو اسی روپیہ مالگزار می اور سکوسپر دہوا اور یہ بھی بشرط کی گئی کہ  
 راجہ جس انتظام سے ملک میں امن پیدا کرے اور اسکو اختیار جاری  
 کرنے تک سال کا دیا گیا ۱۷۷۱ء میں گورنمنٹ انگریزی سے تجویز ہوئی  
 کہ راجہ بنارس پانچ لاکھ روپیہ واسطے خرچ تین بلٹن کے دی راجہ نے  
 دینا خرچ فوج کا ایک سال کے واسطے منظور کیا مگر دو سال تک ابھی  
 یہ روپیہ اوس سے وصول کیا گیا اور یہ بھی حکم ہوا کہ راجہ اپنے سوار  
 کار سے کار کے واسطے دیا کرے چیت سنگھ ان امور کی منظوری میں  
 ناراض ہوا اور ادا می مالگزار می میں متقابل کرنے لگا جس سے اوسکی  
 ناراضگی ظاہر ہوئی بلکہ دریافت ہوا کہ وہ دشمنان انگریزی سے  
 تحریک رکھتا ہی اس واسطے ۱۷۷۱ء میں راجہ چیت سنگھ اپنے مکان میں  
 نظر بند کیا گیا اس میں فساد ہوا کار و متعینہ قتل ہوئی اور راجہ مقرر ہوا  
 اور فوج بکجا کر کے سرکار سے لڑا مگر کئی شکست اٹھائی بعد رفع فساد

اوسکا علاقہ ضبط ہو کر پوج پٹہ مورخہ ۳۴ ستمبر ۱۷۸۱ء اور اسکے  
 برادر زادہ راجہ مہیپ نرائن کو بشرط اداچی چالیس لاکھ روپیہ  
 مالکداری کے دیا گیا مگر اوسکو اختیارات فوجداری دیوانی نکسال  
 نہیں دیے گئے راجہ چیت سنگھ مفرور نے سینھیہ کے پاس پناہ  
 لی اور وہیں ۱۸۱۰ء میں وفات پائی راجہ مہیپ نرائن ۱۷۹۵ء  
 فوت ہوئے اور ان کے فرزند اودت نرائن جانشین ہوئے اور بعد  
 اونکے بھتیجے اور مہنجر مہاراجہ ایسری پرشاد نرائن ۱۸۳۵ء میں  
 مسند نشین ہوئے ۱۱- مارچ ۱۸۶۲ء کو مہاراجہ صاحب نے مہنجر  
 سرکار سے حاصل کی ۱۳ ضرب سلامتی پائی میں یہ مہاراجہ صاحب  
 اپنی خوش اخلاقی اور رحمان نوازی میں نظیر نہیں رکھتے جو تین  
 امراے نامدار کو چاہیں ان میں موجود ہیں :

### چھیند نمبر ۵۲

مہاراجہ سپٹیا لہ اور راجہ چھیند ایک ہی مورث کی اولاد میں  
 انکا مذہب بھی ناناک شاہی ہی قریب سو برس سے یہ خاندان  
 یہاں کا حاکم ہوا بھاک سنگھ رئیس چھیند جو مامون پنجیت سنگھ

رئیس لاہور کا تھا سب سے پہلے رفاقت انگریزی اختیار کی ۲۲ ستمبر  
 ۱۸۳۷ء میں اوسکو سند ریاست سرکار سے عنایت ہوئی ۱۸۵۷ء  
 میں ہنگام فوج کشی دہلی فوج راجہ جھیند بطور مقدمہ ابجیشن چلائی تھی  
 اور جب تک سرکاری فوج نے دہلی میں فتح نہیں پایا اوسکی ہمراہ  
 رہی بعوض ان خدمات کے راجہ جھیند کو سرکار نے علاقہ مدوانہ  
 جمعی ایک لاکھ ۱۶ ہزار ۸ سو تیرہ روپیہ کا انعام دیا ریاست سے  
 پچاس سال واسطے کار سرکار کے دیے جاتے ہیں ۵ ستمبر ۱۸۶۲ء  
 میں از رو سند راجہ سرورپ سنگھ کو اختیار متبذریا گیا اوسکی  
 سلامی گیارہ ضرب ہو قبضہ ریاست ۳۶ ۲۲ میل مربع  
 آمدنی سالانہ ۷ لاکھ روپیہ ہی چار لاکھ روپیہ سرکار کو خراج  
 دیتے ہیں کچھیت سنگہ بٹھاگ سنگہ سنگت سنگہ سرورپ سنگہ  
 رئیس حال یکے بعد دیگرے اس ریاست میں سند نشین ہوئے فقط

### ناجہ نمبر ۵۳

راجہ ناجہا اولاد اکبر اوسی خاندان سے جس سے راجہ جھیند ہے  
 مہم سکھوں میں دیو ایندر سنگھ نے رسد بند کر دی تھی اسوجہ سے

بعد تسلط راجہ مذکور معزول ہو کر لاہور میں منظر بند کیا گیا اور سیکھ گنگہ  
بھر پور سنگہ سنہ ۱۸۵۷ء میں خدمات لائقہ  
کین بعض اہم خدمات کے اور علاقہ کا نور وغیرہ جمعاً ایک  
لاکھ چھ ہزار روپیہ سالانہ کا جھجھ میں دیا گیا اور سندریا سہت رختہ  
۵ مئی ۱۸۶۰ء میں عنایت ہوئی اور ختم ماہ متین از روی سند رختہ  
۵ مارچ ۱۸۶۲ء دیا گیا اور سکی سلامی ااضرب تہ تی ہر قریب  
ریاست ۸۶۳ میل مربع آمدنی سالانہ ۷ لاکھ روپیہ و چار لاکھ  
روپیہ خراج سرکار کو دیتے ہیں فرزند ارجمند عقیدت پیوند  
بھر پور سنگہ مندر بہادرانکا القاب ہے فقط

### کیپورتھلہ مندر ۵۴

سردار جس سنگہ نے کچھ علاقہ بڑور شمشیر اور کچھ دربار لاہور سے  
حاصل کیا منجملہ اون علاقجات کے ایک علاقہ آلو پو سیدوا کھ  
یہ سردار بنام آلو والا مشہور ہوا جس سنگہ کے بعد سردار فتح سنگہ  
جانشین ہوا اور اسکے بعد سردار نہال سنگہ کو ۱۸۴۹ء میں خطاب  
راجگی سرکار انگریزی سے عطا ہوا اور سنہ ۱۸۵۲ء میں عیسوی

وفات پائی اوسکے بعد زندھیر سنگھ مسند نشین ہوئی اونھوں نے  
ایام غدر خصوصاً مالک نے وہ میں بڑی خدمت سرکار انگریزی کی  
کی بجلد وہی اس خدمت کو سرکار نے علاقہ بوندی و بھٹولی  
واقع ملک اودہ دوام کے واسطے از رو می سند مورخہ ۱۵ اپریل  
۱۸۵۹ء نصف جمع پر معہ خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ عنایت فرمائی  
اور تیار تہنہ از رو می سند اوسکو حاصل ہی خطاب ستارہ ہند  
ملا ہی اضر بسلامی پاتے ہیں قریب ریاست ۹۸ میل مربع  
آمدنی سالانہ پانچ لاکھ ۷۷ ہزار روپیہ ہے ایک لاکھ ۲ ہزار  
روپیہ خراج دیتے ہیں فرزند ولیندر اسخ الاعتقاد راجہ  
راجگان زندھیر سنگھ بہادر لکھے جاتے ہیں فقط

### سمتھ منبہ ۵۵

علاقہ سمتھ ایک پشت و تیا سے علیحدہ ہوا تھا کہ حکومت  
انگریزی بنیدیل کھنڈ میں قائم ہوئی راجہ رنجیت سنگھ  
نے درخواست دوستی اور حفاظت انگریزی کی کی مگر کوئی امر  
قطعہ اوسکے ساتھ قرار نہیں پایا تھا ۱۲ نومبر ۱۸۱۷ء میں

عہد نامہ دوستی و حفاظت اوسکے ساتھ منظور ہوا رنجیت سنگھ نے  
 ۱۸۲۷ء میں وفات پائی تب اوسکا بیٹا ہندو پت پٹیس  
 حال جانشین ہوا راجہ ہندو پت کو دو فرزند ہیں چتر سنگھ و رام سنگھ  
 رئیس کو اضراب لگایا ملتی ہی اور اختیار متین از رو مسند مورخہ  
 ۱۱-۱۸۲۷ء اور اوسکو دیا گیا قوم انکی بندیلہ راجپوت ہرقبہ  
 ریاست ۷۵۰۰۰ ایل مربع آمدنی سالانہ ۴ لاکھ پچاس ہزار روپیہ <sup>فقط</sup>

### چوناگرہ نمبر ۵۶

یہ ریاست ماتحت احاطہ بمبئی ضلعہ سورت ملک کاٹھیاواڑ میں  
 پیشتر اسکے حاکم راجپوت قوم چوراسانی تھی ۱۳۸۶ء میں بادشاہ  
 گجرات نے فتح کیا ۱۷۳۵ء میں شیرخان بانی ایک پانچویں نصیب  
 نے صوبہ داران مغلیہ کو خارج کر کے ملک پر قبضہ کیا اوسکے بعد  
 اوسکا فرزند صلابت خان جانشین ہوا بعدہ اوسکا فرزند  
 بہادر خان بعدہ اوسکا فرزند مہابت خان بعدہ اوسکا  
 فرزند حامد خان حاکم ریاست ہو محمد حامد خان نے اقرار نامہ  
 ترک و زوی دربار سرکار انگریزی میں داخل کیا اور سال ۱۸۰۶ء



میں فوت ہوا بعدہ اوسکا فرزند بہادر خان جانشین ہو کر  
 ۱۸۴۱ء میں وفات پائی اوسکے بعد اوسکا فرزند حامد خان  
 جانشین ہو کر ۱۸۵۱ء میں لا ولد فوت ہوا تب اوسکا بھائی  
 مہا بہت خان نواب حال مسند نشین ہوا آمدنی ملک چھ لاکھ  
 روپیہ ہی منجملہ اوسکے ۲۸۳۹۴ روپیہ سرکار انگریزی کو  
 اور ۱۲۴۱ روپیہ سرکار گایکوار کو دیتا ہی اور سند متبنی مورثہ  
 ۱۱ مایج ۱۸۶۲ء میں ہی اضر بسلامی سرکار سے تعظیم ملتی ہو

### جام نوانگر متب

یہ ریاست کاٹھیاوار میں ماتحت احاطہ بمیں قوم جھاڑی اچوت  
 کی ہی یہ خاندان ملک کچھ سے آکر کاٹھیاوار میں آباد ہوا اور  
 قریب ۱۵۴۲ء کے خاندان جنبو کو نکال کر تو انگر آباد کیا ریس کا  
 لقب جام ہی جام جی سے ۲۷ جنوری ۱۸۱۵ء میں سرکار  
 انگریزی نے واسطے ترک وزوی وریا کے عہد نامہ لیا جام حال  
 دنیاجی میں اوندکو سند متبنی مورثہ ۱۱ مایج ۱۸۶۲ء عطا ہوئی  
 آمدنی ملک ۶ لاکھ روپیہ ہی پچاس ہزار سو پارہ روپیہ سرکار

انگریزی کو اور ۱۳۱۸۳ روپیہ گایوار کو اور ۳۲۳۲۸ روپیہ نواب  
چوناگرہ کو خرچ دیتا ہوا ضرب سلاخی سرکار سے ملتی ہے فقط

### بھون نگر منبہ

کاٹھیاوار میں نجات احاطہ بمبئی کو میل قوم راجپوت کی ریاست ہے  
مورث اعلیٰ انکا سبک نامی تھا اور سکے تین فرزند تھے اور تینوں کے  
کی اولاد سے تین رئیس ہوئے راجوچی رئیس بھون نگر سارن جی  
رئیس لٹھی پیاچی رئیس پالیتا ناشر بھون نگر کی بنیاد  
بھونگرہ ۱۷۲۷ء میں ڈالی بھونگرہ اور اسکے فرزند  
راول اکراچی اور پوتے بخت سنگھ نے نہایت کوشش ترقی  
تجارت اور انسداد وزدی دریا میں کی لہذا اتفاق و دستا  
فیما بین ہو کر اور گورنمنٹ بمبئی پیدا ہوا راول بخت سنگھ کو بعد  
اوسکا بیابج سنگھ اور اوسکے بعد اوسکا فرزند اکراچی نشین ہو کر  
۱۷۵۳ء میں فوت ہوا اوسکے بعد اوسکا بھائی جسونت سنگھ  
رئیس حال مند نشین ہوا اوسکو سند متبذی مورثہ ۱۷۶۲ء میں  
ملی ہوا مدنی ریاست آٹھ لاکھ روپیہ ہی بمثلہ اوسکے ایک لاکھ

۳ ہزار روپیہ سرکار انگریزی کو خرچ و تباہی اضر سلامی ملتی ہو۔

### رتلام نمبر ۵۹

راجہ رتلام پراچہ قوم راجپوت مغربی مالوہ میں تصور کیا جاتا ہے۔  
 راجہ رتلام ۱۸۳۰ء سلیم شاہی بتوسط سرکار انگریزی سرکار سید ہدیہ کو  
 خرچ و تباہی ۵۰ جنوری ۱۸۱۹ء کو فیما بین دولت راولپنڈی اور  
 پرتاب سنگھ راجہ رتلام بوساطت سرکار انگریزی عہد نامہ پانچواں  
 راجہ اور دست کشی سید ہدیہ کا اسکی ریاست قرار پایا پرتاب سنگھ  
 ۱۸۲۲ء میں فوت ہوا اس کے بعد بلونت سنگھ سفارش سر جان مالک حیدر  
 جانشین ہوا بلونت سنگھ ۲۹ اگست ۱۸۵۷ء کو فوت ہوا بعد اس کے  
 اوسکا پستہ پتہ بھیرون سنگھ سندنشین ہو کر بتاریخ ۲۷ جنوری  
 ۱۸۶۲ء ہوا بعد اوسکا فرزند رحمت سنگھ وارث ریاست ہوا  
 بلونت سنگھ نے جو خدمت ایام بلوہ میں کی بعض افس خدمت کو  
 اوس کے فرزند بھیرون سنگھ کو خلعت تین ہزار روپیہ کامعہ شکرۃ  
 گورنمنٹ دیا گیا راجہ اضر سلامی پاتاہی رقبہ ریاست میں ربع  
 آمدنی سالانہ تین لاکھ ۶۴ ہزار ۶ روپیہ ہی فوج میں ایسوں سپاہی

## پنٹا نمبر

جب انگریزی مداخلت ملک ہونیدل گھنڈ میں ہوئی راجہ کشور سنگہ  
 پنپا پر قابض تھا وہ بموجب مذکورہ ۱۸۴۴ء میں ۱۸۵۴ء کو ریاست پر  
 قائم کیا گیا کشور سنگہ نسبت وضعی کے معرول ہو اجماعی اور کواوسکا  
 فرزند ہریش سرائے کا پر واز جانشین مقرر ہوا وہ بھی لا اولد فوت ہوا  
 ۱۸۴۹ء میں ان اوسکا بھائی نرپت سنگہ مسند نشین ہونے لگے بعض خدات  
 ۱۸۵۴ء میں نرپت سنگہ کو اختیار متبغی از روی سند مورخہ ۱۸۶۲ء  
 اور خلعت قیمتی بمسئل ہزار روپیہ کا اور حکم گیارہ ضرب سلامی کا  
 صادر ہوا اور خطاب مہندر عطا ہوا نرپت سنگہ ۱۸۷۴ء میں فوت ہوئے  
 آپ اونکے فرزند کلان راجہ بہادر جانشین ہیں قبضہ ۸۸ میل مربع  
 آمدنی سالانہ چار لاکھ روپیہ ہے اس کے خارج کار انگریزی کو  
 دیتے ہیں فقط

## چرکھری نمبر

ہنگام فساد و اولاد چھتر سال علاقہ چرکھری سے راجہ بھوجی بہادر سنگہ  
 بیذیل ہو اجماعی علی بہادر ملک ہونیدل گھنڈ میں داخل ہوا اوسکے

ہمراہ راجہ بھوجی بہادر سنگھ تھا علی بہادر نے علاقہ چکر پھری پر بھوجی بہادر سنگھ کا  
 دخل کر دیا اور بھوجی بہادر سنگھ سے عہد نامہ دوستی و اتحاد سمیت ۱۸۵۵ء میں  
 علی بہادر نے لکھا لیا راجہ بھوجی بہادر نے ۱۸۵۲ء کو بینا طاعت کو رنمنٹ  
 انگریزی قبول کی اوسکو بموجب سند واجب العرض ۱۹ جولائی  
 ۱۸۵۴ء کو ۲۵ پانچ ۱۸۵۴ء میں سپر کھری قرار دیا بھوجی بہادر کے  
 صرف ایک بیٹا صلیبی گو بندوس نامی تھا جو اسکی زندگی میں فوت  
 ہوا بعد ازاں بھوجی بہادر نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ میری بعد میرا پوتا  
 رتن سنگھ سپرنجیت سنگھ جو زوجہ غیر منکوحہ سے ہی میرا وارث قرار  
 دیا جائے سوای اوسکے کوئی ایک جدی جانشین اوسکا قرار نہ دیا جاوے  
 اس تجویز کو گورنمنٹ انگریزی نے بھی منظور کیا راجہ رتن سنگھ نے  
 ۱۸۵۷ء میں بڑی غیر خواہی کی بالعوض اوسکی اختیار متبذ از روی  
 سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کو اوسکو دیا گیا اور جاگیر عم ہزار  
 روپیہ کی مع خلعت عطا ہوئی اور حکم سلامی الا ضرب کا صادر ہوا  
 سوای اسکے پر گنہ فتح پور بھی بطور انعام ملا رتن سنگھ ۱۸۶۶ء میں  
 فوت ہوئے رتبہ اونکے فرزند بھوجی سنگھ کو دیو جانشین ہوئی رقبہ

ریاست ۸۰ میل مربع آمدنی سالانہ پانچ لاکھ روپیہ ہو اس ریاست سے  
 مبلغ معاوضے خراج سرکار انگریزی میں دیا جاتا ہے \*  
 ۹-۶-۱۸۵۹

## بجا ورنہ ۶۲

بائی خاندان بجا ورنہ سنگھ دیو پتھر جو غیر منگولہ جکت راج بونڈلیہ  
 ہو جب علی بہادر ملک بونڈیل کھنڈ پر حملہ آور ہوا تو سنگھ دیو نے اوسکی  
 اطاعت سے انکار کیا آخر جنگ میں مارا گیا راجہ ہمت بہادر نے علی بہادر  
 سے سفارش کر کے اوسکی بیٹی کیسری سنگھ کو علاقہ دلوا یا جو بڑے نمٹ  
 انگریزی بونڈیل کھنڈ میں و خلیاب ہوئی کیسری سنگھ زندہ تھا  
 بستیب تنانے راجہ چرکھری و بجا ورنہ کیسری سنگھ کو سند ریاست نہیں ملی  
 وہ ۱۸۱۸ء میں فوت ہوا تو اسکا فرزند رتن سنگھ جانشین ہوا  
 اور تین سال بعد ۱۸۲۱ء میں ۱۲ سالہ کو اوسکی سند ریاست  
 پائی اور ۱۸۳۳ء میں رتن سنگھ فوت ہوا اوسکے کوئی اولاد  
 نہ تھی حسب درخواست اوسکی رانی کے اوسکا بھتیجا چھپن سنگھ جانشین  
 مقرر کیا گیا راجہ چھپن سنگھ کے بعد اوسکی فرزند بھان پرتاب سنگھ  
 مسند نشین ہوئی بالعموم خدات ۱۸۵۵ء کے راجہ صاحب کو خلعت

۱۱ ضرب سلامتی سرکار سے عطا ہوئی اور اس سال چ ۱۸۶۲ء کو بمبوجبند  
 او کو اختیار متبذریا گیا رقبہ ریاست ۲۰ میل مربع آمدنی سالانہ  
 ۰۳ لاکھ روپے ہو فقط

### چھتر پور ۶۳

کنور سونی ساہ لازم بند و پت ریسینی وقت بد انتظامی جو سبب  
 یورش مرہٹہ کی ہوئی تھی اوسنے بہت ملک نیچہ قبضہ میں  
 کر لیا جب انگریزی مشاط ملک بونڈیل گھنڈ میں ہوا ملحقا اوسکا  
 ملک مقبوضہ اوسکو وکراوس سے متابعت حاصل کی گئی اور  
 مورخہ ۱۹ مارچ ۱۸۶۲ء سونی ساہ کو عنایت ہوئی اور جولاء  
 تدرانہ سونی ساہ علی بہادر کو دیتا تھا معاف ہوا سونی ساہ کے  
 پانچ فرزند مسیمان پرتاب سنگھ ہمت سنگھ پرتھی سنگھ ہمت و پت  
 بخت سنگھ تھے اوسنے ۱۸۶۲ء میں اپنی علاقہ کو پانچون بیٹوں پر  
 تقسیم کیا یہ تقسیم گورنمنٹ انگریزی میں منظور نہیں ہوئی صاحب  
 اجنٹ بونڈیل گھنڈ کو ہدایت کی گئی کہ بعد وفات سونی ساہ  
 پرتاب سنگھ سپر کلان کے ساتھ بند و بست کیا جاوی اور

دوسرے بھائی اپنا اپنا حصہ تاحیات اپنے قبضہ میں رکھیں اور  
 اپنے کو ماتحت پرتاب سنگھ تصور کریں ۱۸۱۵ء میں سوئی سہا  
 نے وفات پائی تب ہدایت مذکورہ کی تعمیل ہوئی اور بعد وفات  
 نمبر ۲ و ۳ و ۴ علاقہ ہر ایک شامل چھتر پور کیا گیا اور نمبر ۵ نے  
 حین حیات اپنی اپنا علاقہ بعض اعلاص ماہواری کے  
 پرتاب سنگھ کو سپرد کر دیا تاریخ ۱۸ جنوری ۱۸۲۲ء کو پرتاب سنگھ  
 کو خطاب اجلی عطا ہوا اور بتاریخ ۱۹ مئی ۱۸۲۲ء لاؤڈ نوٹ ہوا  
 علاقہ چھتر پور لاؤڈ ضابطی تھا مگر بلحاظ وفاداری خاندان چھتر پور  
 اور خوش انتظامی راجہ متونی کی و نیز بنظر مہربانی و پرورش  
 جگت راج کو جسکو پرتاب سنگھ نے متبنی کیا تھا گورنمنٹ نے  
 وہ ملک دوام کے واسطے بموجب سند مورخہ ۵ دسمبر ۱۸۵۲ء  
 عطا کیا راجہ جگت راج کو تخت مار متبنی از روی سند مورخہ ۱۱ مارچ  
 ۱۸۶۲ء کو حاصل ہو قبضہ ریاست ۲۴۰۰۰ میں مربع آمدنی  
 سالانہ تین لاکھ روپیہ ہے ۱۱ ضرب سلامتی پاتے ہیں \*

سنہ ۱۸۶۲ء



یہ ریاست قدیم خاندان اجپوت کی قبضہ سرکار انگریزی میں آئی ہے  
 عہد نامہ لاہور مرقومہ ۹ مارچ ۱۸۲۶ء کے آئی کل حکومت جو  
 سند ۱۲۴۱ اکتوبر ۱۸۲۶ء عراجہ پلیر سین آورا اسکے ورثا کو ملی نہیں  
 حال پلیر پلیر سین ہیں جو ۱۸۵۶ء میں بعد وفات اپنی پاپ کو  
 مسند نشین ہوئے ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کو اختیار متبہی دیا گیا قب  
 ریاست ایک ہزار اسی میل مربع آمدنی سالانہ ۳ لاکھ روپیہ ہے  
 ایک لاکھ روپیہ سرکار کو خراج دیتی ہیں ۱۱ ضرب سلا می پانچ

### پالن پور مشہور

ماتحت احاطہ ممبئی یہ ریاست ہے رئیس قوم افغان لوہانی ہیں  
 مورث اعلیٰ اس خاندان نے خطاب دیوانی کا اکبر شاہ پادشاہ ہلی  
 سے حاصل کیا ۱۸۱۹ء میں دیوان فیروز خان کے ساتھ  
 عہد نامہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوا ۱۸۳۱ء میں فیروز خان کو  
 سیندھیوں نے قتل کیا اور اسکے فرزند فتح خان کو گرفتار  
 کر کے شمشیر خان عم فیروز خان کو دیوان مقرر کیا مگر باعانت  
 گورنمنٹ انگریزی و سرکار گایکو اس فتح خان ولد فیروز خان دیوان

مقرر ہوا اور شمشیر خان مستطیم ریاست قرار دیا گیا فتح خان نے  
 ۱۵۴۳ء میں انتقال کیا بجای اوسکے اوسکا فرزند ورد اور خان  
 رئیس حال مسند نشین ہوا اوسنے خدمات لائفہ ۱۵۵۶ء میں کین  
 لہذا اوسکو سند متبذی مورخہ ۱۱ پانچ ۱۶۶۲ء میں عنایت ہوئی رقبہ  
 ریاست ۲۳۸۲ میل مربع آمدنی تین لاکھ و پیمہ از انجمہ للہاجہ  
 خراج گایکوار کو لہتا ہو فوج میں ۱۵۰ اسوار ۱۰۰۰ پیادہ ہیں اور  
 ضرب رئیس کو سرکار سے سلامی ملتی ہے ۔

### پہلے نمبر

یہ ریاست کاٹھیاوار ماتحت احاطہ بمہمبی ہر شاہنشاہ اکبر بعوض  
 خدمت فوج مبلغ ۵۰۰۰ سالانہ اس ریاست سے لیتا تھا  
 عجب سنگہ ۱۶۶۶ء میں مسند نشین ہوا اوسکے دو فرزند رام سنگہ  
 و ناہر سنگہ تھے رام سنگہ حیات پر مقید تھا بعد فوت پدر  
 مسند نشین ہوا اوسکی عاوات بھتیجین لہذا گایکوار نے اوسکے فرزند  
 پرتاب سنگہ کو رئیس بنا یا بعد فوت رام سنگہ ناہر سنگہ نے دعویٰ  
 ریاست باہن بیان پیش کیا کہ پرتاب سنگہ رام سنگہ کا بیٹا نہیں بلکہ

نہ خرید مہینہ نوچہ رام سنگہ ہی صاحب ریڈنٹ بڑو دھاکا تحقیقات  
 میں دعویٰ نہ ہر سنگہ کا ثابت ہوا اور گایکوار نے بھی منظور کیا مگر تاہر سنگہ  
 نابینا تھا لہذا اسکے فرزند کلان بیری سال کو بتایا پنج ۱۵ نومبر  
 ۱۸۳۱ء میں مسند نشین حکومت کیا اور گایکوار نے اپنی حکومت سراج  
 پیللا کی سپر گورنمنٹ انگریزی کے کردی اور راجہ نے وعدہ کیا  
 کہ ہر سال ۶۵۰۰ روپے خرچ ذریعہ دربار انگریزی گایکوار کو دیا کریگا  
 بیری سال مذکور نے ۱۸۶۲ء میں اپنے فرزند گپچھیر سنگہ کو مسند نشین  
 کر کے خود کار گزار ہوا اور سکونند متبنی مورچہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء میں علی ہے  
 رقبہ ۲۵۰۰ میل مربع آمدنی دو لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ ہے ۱۱۔  
 ضرب سلامی ملتی ہے :-

### راوہن پور نمبر ۶

یہ ریاست ماتحت احاطہ بہمنی ہی قریب سو برس گذرے کہ  
 بہادر خان بانی اسخاندان کا اصفہان سے آیا تھا اور سکی اولاد  
 فوجدار اور ستا جہ صوبہ داران گجرات کی طرف سے ہوتی رہی  
 ۱۸۲۳ء میں جو امر دھان رئیس خاندان نے راوہن پور وغیرہ

معانی میں پایا اسکے دو فرزند یعنی غازی الدین خان اور نظام الدین خان  
تھے جن کا نام الدین خان مرغانی الدین خان تھا ممالک کی ریاست ہو  
اوسکے بھی دو فرزند شیر خان اور کمال الدین خان تھے کمال الدین خان  
مرگیا شیر خان مالک کل ریاست کا ہوا اوسکے ساتھ عہد نامہ مورخہ  
۱۶ ستمبر ۱۸۱۳ء بمطوئل سرکار انگریز کا یکوارے سے منظور کیا شیر خان  
۱۷۵۵ء میں فوت ہوا بعد اوسکا فرزند زور اور خان مسند <sup>نشین ہوا</sup>  
اوسکو سند تین سو مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء عطا ہوئی رقبہ ۸۳۳ میل  
مربع آمدنی ۲ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ ہی فوج میں ۳۳۳ سوار ۳۲۰  
پیادہ ہیں اضرب سلامی ملتی ہے :-

### پوری بندر نمبر ۶

یہ ریاست کاٹھیاوار میں جنوارا چوت کی ہی بروقت انتظام  
کاٹھیاوار ولان کارنیں اناسرمان جی تھا اور اوسکا فرزند  
بالاجی اون دونوں کے ساتھ عہد نامہ ۱۸۱۵ء میں بابت تک  
دندوی دریا سرکار انگریزی میں منظور ہوا رئیس حال اتنا وکمت جی  
ہیں آمدنی ریاست دو لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ ہی از انجملہ ۲۱ ہزار روپیہ

روپیہ سرکار انگریزی کو اور ۷ ہزار ایک سو ۹۶ روپیہ گایکوار کو اور  
پانچ ہزار ایک سو چھ روپیہ چوناگرہ کو خرچ دیتی ہیں انصرب سلامی پانچ ہزار

### درنگ انصرب

راجہ صاحب انصرب سلامی پاتے ہیں شاید یہ ریاست  
ملک کامروپ میں ہے

### اجی گڑھ نمبر

دراصل رئیس اسقام کا بنام راجہ باندا مشہور تھا راجہ سخت سنگھ عرف  
سخت بلی پونا جگت راج کو علی بہادر نے بیخ ل کر کے اس راجہ  
افلاس کو پونچایا کہ اسے سمجھو بی علی بہادر سے دو روپیہ روز  
لینا قبول کیا سنہ ۱۸۳۱ء میں جب انگریزی عملداری تبدیل کھنڈین  
ہوئی تو سخت بلی کے واسطے تین ہزار روپیہ شاہی ہواری مقرر ہوئے  
۸ جون سنہ ۱۸۳۱ء میں ایک جزو علاقہ اوسکو دیا گیا اور پندرہ  
موقوف ہوئی ۲۱ جون سنہ ۱۸۳۱ء کو سخت بلی نے وفات پائی  
اوسکا پسر کلان ماوہو سنگھ جانشین ہوا وہ بھی سنہ ۱۸۳۹ء میں  
لاول فوت ہوا تب اوسکا بھائی مہیت سنگھ اوسکی جگہ مقرر ہوا

اور ۲۲ جون ۱۸۵۳ء میں فوت ہوئی اور سکاٹیا بھج سنگھ جانشین  
 ہو کر ۱۲ ستمبر ۱۸۵۵ء میں فوت ہوا سرکار سے تجویز ضبطی علاقہ  
 اجمی گڑھ کی ہوئی اور والدہ بھج سنگھ متعوی نے درخواست کی کہ  
 رنجور سنگھ برادر بھج سنگھ جو زوجہ غیر منکوحہ سے ہی جانشین ہو جو رپورٹ  
 اسکی ولایت کو گئی وہاں تحقیقات ہوتی تھی کہ بلوہ ۱۸۵۷ء میں  
 ہوا اور میر فرزند علی ملازم ریاست اجمی گڑھ فی مشہور کیا کہ لکھیال سنگھ  
 پسر زوجہ غیر منکوحہ ہیپت سنگھ رئیس اجمی گڑھ تھا اس سے انیت ضلع  
 میں خلل پڑا مگر چونکہ والدہ بھج سنگھ اپنی دوستی سے سرکار میں قائم ہی  
 امدادیہ تجویز دعویٰ سرکار بابت ضبطی علاقہ ملتوی رہی اور از رو  
 سند مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۵۹ء کے رنجور سنگھ برادر ثانی اونھیں شرائط  
 پر رئیس علاقہ کیا گیا جن شرائط پر راجگان سابق قابض تھے رنجور سنگھ  
 کو اختیار مین کرنے کا بموجب سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کو دیا گیا  
 رقبہ اجمی گڑھ ۴۰۰ میل مربع آمدنی سالانہ ایک لاکھ ۷۵ ہزار  
 روپیہ ہے مبلغ ۷ ہزار ۱۳ روپیہ ۱۲ سبابت خراج سرکار میں یا جاتا  
 تھا مگر ۱۸۶۶ء میں جب علاقہ جو اسکے قبضے سے نکل گیا تو

تو مبلغ اعلیٰ خراج مذکور میں کم ہو گئے راجہ اضر ب  
 سلامی پاتے ہیں فقط

### کھسبائت منجہ

ماتحت احاطہ بہمنی بانی اس خاندان کا مزاج و نظام عروج میں خان  
 ہی بعد اوسکے اوسکا فرزند مفتح خان عرف نور الدین جانشین ہوا  
 اوسکے ساتھ ۲۳ اپریل ۱۷۷۷ء کو انگریزوں نے عہد نامہ  
 دوستی و تفویض قلعہ براچہ منظور کیا بعدہ اوسکا داماد نجم الدین خان  
 جانشین ہوا اوسکو میزبانی سپر غیر منکوہ نور الدین نے خارج  
 کر کے اپنی حکومت قائم کی بعدہ اوسکا فرزند فتح علی خان بعدہ  
 اوسکا بھائی بندہ علی خان جانشین ہوئے بندہ علی خان نے  
 ۱۷۷۱ء میں وفات پائی ثب اوسکا برادر زاوہ حسین باری خان  
 رئیس حال جانشین ہوا اوسکو اختیار متبہی بموجب سند روزہ ۱۱ ساج  
 ۱۷۶۲ء ویا گیا رقبہ ریاست ۳۵۰ میل مربع آمدنی سالانہ  
 ۳ لاکھ روپیہ ہوا <sup>۱۷۶۱ء</sup> ~~۱۷۶۱ء~~ گورنمنٹ انگریزی خراج  
 دیتے ہیں لقب اونکا نواب ہوا اضر ب سلامی سرکار ہی پاتے ہیں

## سلانہ نمبر ۲

۱۸۹ء میں کشوری سنگھ راجہ رتلام فوت ہوا اور سکندر و فرزند  
 مان سنگھ و جی سنگھ تھے پہلا رتلام پیر و سہا سلانہ پر قابض ہو گیا بعد  
 جی سنگھ کے اوسکا فرزند کچھن سنگھ جانشین سلانہ ہوا اور بعد اوسکا  
 فرزند رتن سنگھ لا ولد فوت ہوا تب رتن سنگھ کا چچا مان سنگھ  
 مسند نشین ہوا اور اوسکے بعد اوسکا فرزند نخت سنگھ اور اوسکا  
 فرزند دولا سنگھ رئیس حال جانشین ہوئے بوجہ خیر خواہی سلانہ ۱۸۵۷ء جو  
 اوسکے سربراہ کارون نے کی تھی ہر ایک کو خلعت سرکار سے  
 عنایت ہوئے رقبہ ریاست ایک سو تین میل مربع آمدنی سالانہ  
 دولا لاکھ تھی۔ یہ پانچ لاکھ تھی یہی اضراب سلامی

## سیتامو نمبر ۳

یہ خاندان بھی ملک مالوہ میں رتلام سے نکلا ہے جب رام سنگھ  
 راجہ رتلام نے وفات پائی اوسکے فرزند دوم کشور داس نے  
 علاقہ سیتامو کو رتلام سے علیہ کر کے خود قابض ہو گیا مبلغ  
 ساٹھ ہزار روپیہ سلیم شاہی اس ریاست سے بتوسط گورنمنٹ



انگریزی سیندھیہ کو ملتا تھا منجملہ اسکے مبلغ پانچہزار ہمارا چھبیساجی اور  
 نے ۱۶۰ء میں راجہ سنگھ نے میسجیل کو معاف کر دیا اور بوجہ  
 خیر خواہی ۱۵۷ء کو پرنٹ انگریزی سے راجہ سنگھ کو خلعت قیمتی دو ہزار  
 روپیہ اور اجازت رکھنے چالیس سواردو سو پیادہ کی اور حکم انصاف  
 سلامی کا صادر ہوا آمدنی ملک کی مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار  
 روپیہ سالانہ ہے فقط

### راج گروہ نمبر ۷

قریب برس کے گزرے کہ دو بھائی قوم راجپوت اومت سیمان  
 موہن سنگھ کو پیرسرام نے ضلع دولت وارہ ملک مالوہ میں شہد  
 پیدا کیا اول نے راج گروہ بھٹیاب راوت اور دوسرے نے  
 نرسنگھ گروہ مع خطاب دیوان اختیار کیا ۱۸۱۵ء میں راوت  
 نول سنگھ اپنے بھائی کو قتل کر کے مالک ریاست ہوا اور ۱۸۲۱ء  
 میں خودکشی کی اسکے بعد اوسکا بھتیجا موتی سنگھ سنہ ۱۸۶۷ء  
 میں ۱۸۶۷ء میں اپنے انتظامی کے موتی سنگھ ریاست سے معزول  
 ہو کر ریاست اوسکے چچا کو پال سنگھ کو سپرد ہوئی بعرفات کو پال سنگھ

ریاست پھر موتی سنگہ کو سپرد ہوئی آمدنی سالانہ دو لاکھ سو پینہ ہی  
 جسمین سے **۱۱۱** بتوسط گورنمنٹ انگریزی ہمارا جہ سیندھیہ کو  
 بابت خراج دیا جاتا ہے رئیس کو اس ضرب سلامی ملتی ہے

### نرسنگہ گڑھ نمبر ۷۵

یہ ریاست راج گڑھ کی شاخ ہے رئیس کا لقب یوان ہے آمدنی اسکی  
 تین لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ ہے از انجملہ **۱۱۱** ہزار روپیہ بذریعہ  
 گورنمنٹ انگریزی ہمارا جہ ہو لاکر خراج ملتا ہے رئیس جان بخت سنگہ  
 ہیں اسکی فرج میں ۶۰ سو سوار سات سو پیادہ ہیں اونکو اس ضرب  
 سلامی ملتی ہے \*

### چینتیا نمبر ۷۶

ملک بنگالہ میں بہت کے پورب چھوٹی ریاست ہے آمدنی  
 سالانہ اسکی **۱۱۱** ہے دارالریاست اسکی چینتیا پور ہے  
 تاریخ ۱۰ اپریل ۱۲۲۳ء میں راجہ رام سنگہ سے عہد نامہ اطا  
 و حفاظت منظور ہوا ۱۲۳۵ء میں تحقیق ہوا کہ راجہ رام سنگہ نے  
 بعالم ولیعهدی آتشندگان علاقہ انگریزی کی لڑکوں کو

واسطے قربانی کے چوری کرانی اسوجہ سے علاقہ میدانی اوسکا سرکار  
انگریزی میں ضبط ہوا بعد اوسکے راجہ نے نجوشی اپنے علاقہ کو پی  
بھی سپرد کر دیا اور پانسوروپ یہ ماہواری اوسکی پیش منقرہ ہوئی  
رئیس الاضرب سلامی پاتا ہے ۴

### چمپا منٹ

ملک پنجاب میں یہ ریاست قدیم قوم راجپوت کی ہے ۱۸۴۶ء  
میں قبضہ گورنمنٹ انگریزی میں آئی جسکا ایک جزو ہمارا جس  
گلاب سنگھ رئیس کشمیر کو دیا گیا پھر ازروہی عہد نامہ ہمارا جسے کشمیر  
میں چمپا زیر حکم سرکار انگریزی آیا بتاریخ ۶۔ اپریل ۱۸۴۶ء کل علاقہ  
چمپا راجہ سری سنگھ اور اوسکے وارثوں کو دیا گیا اور ۱۱۔ مارچ  
۱۸۶۲ء میں اوسکو سند باختیار متبذنی عنایت ہوئی رئیس الاضرب  
سلامی پاتا ہے رقبہ ریاست ۶۲۱۶ میل مربع اور آمدنی سالانہ  
ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ ہی خراج سرکاری دس ہزار روپیہ  
تھا جس میں دو ہزار روپیہ ۱۸۵۴ء میں کم ہو گیا اب صرف  
آٹھ ہزار روپیہ خراج دیتا ہے فقط

## باونی نمبر

ملک بندیل کھنڈمین دارالریاست اوسکی متوضع کہ وراہے نواب  
 شہاب الدین عماد الملک غازی الدین خان ابن میر محمد شاہ  
 غازی الدین خان بہاؤ فریر و زجنگ امیر الامرا ابن فرج اب میر قمر الدین خان  
 نظام الملک آصف جاہ بہاؤ رحید را آبادی نے باون موضع ضلع  
 کالپی میں سرکار پیشوا سے پائے تھے اسی وجہ سے اس خاندان کا  
 لقب باونی مشہور ہوا جب بندیل کھنڈمین استاٹ انگریزی ہوا  
 نواب نصیر الدولہ قابض ریاست تھو اونھوں نے ۱۱۵۱ھ  
 میں جن فات پائی بعد اونکے فرزند امیر الملک مسند نشین ہوئے  
 بعد اونکے فرزند محمد حسین خان ۱۱۳۰ھ میں جانشین ہوئے  
 نواب محمد حسین خان نے ۱۱۵۶ھ میں واسطے سفر مکہ معظمہ کے  
 اجازت چاہی اور درخواست کی کہ میرا فرزند کلان مہدی حسین خان  
 جانشین قرار دیا جاوے و وونون درخواست محمد حسین خان کی  
 منظور ہوئیں مگر برب بلوہ نواب صاحب مکہ معظمہ کو نہیں گئے  
 مگر تاہم مہدی حسین خان کو خطاب نوابی دیا گیا اور ہمتیار

ریاست باوجود حیات والد او کے ہاتھ میں رہا محمد حسین خان ۱۸۵۹ء  
 میں فوت ہو کر قب عبد اللہ حسین ایک بیٹے نے ممدی حسین خان  
 کی اہلیت میں شک ڈال دیا اور چاہا کہ خود جانشین ہو مگر سرکار  
 انگریزی نے بعد تحقیقات ممدی حسین خان کو اصل وارث بحال رکھا  
 اور بموجب سند مورثہ ۱۸۶۲ء کے نواب محمد حسین خان کو  
 اطمینان دی گئی کہ اگر کوئی وارث اصلی ہوگا تو اسکی جانشینی سرکار سے  
 منظور ہوگی اور جب کوئی وارث اصلی نہ ہوگا اور کوئی شریعت دار جانشین  
 کیا جاوے تو اسوقت نصف آمدنی علاقہ کی بطور نذرانہ دینی ہوگی ۱۸۶۳ء  
 میں بعض موقوفی محصل اہداری سرکار انگریزی نے نواب کی خطاب  
 میں ترقی دی اب خطاب کا عظیم الدولہ نصیر الملک ممدی حسین خان  
 بہادر شوکت جنگ ہی سلامی پہلو و ضرب تھی اب گیارہ ضرب ہے  
 رقبہ ریاست ۱۲۰۰ میل مربع آمدنی ایک لاکھ روپیہ ہے \*

### سر مورثہ

جب گورکھا کوہستان ہمالہ سے نکال دی گئی اسوقت میں مورثہ  
 راجہ کریم پیکاس حکمران تھا باعث ضعف عقل و خراج کیا گیا

رومان کی حکومت اوسکے سپر کلان فتح پر کاس کو بموجب سند مورخہ  
۲۱ ستمبر ۱۸۵۷ء دی گئی راجہ حال کشمیر پر کاس ہی بجگہ رو سے  
خیر خواہی سے ۱۸۵۷ء اوسکو خلعت پانچ ہزار روپیہ اور حکم سات ہزار  
سلامی کا دیا گیا اب گیارہ ضرب سلامی پاتا ہے قوم اوسکی اچوت  
ہے آمدنی سالانہ ایک لاکھ روپیہ اور فوج میں اٹھائی سو پانچ  
ہیں ۵ مارچ ۱۸۶۲ء کو سند متبذ عنایت ہوئی ۔

### سکیت نمبر ۸۰

حدود کشمیر میں قدیم ریاست قوم راجپوت کی ہے بموجب سند مورخہ  
۲۴ اکتوبر ۱۸۴۶ء میں کل حکومت اوسکی راجہ اوگر سین کو  
دی گئی اور ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کو راجہ نے سند متبذ عنایت کی  
آمدنی ریاست ۱۰۰ ہزار روپیہ سالانہ ہے رئیس ااضرب  
سلامی پاتا ہے فقط

### فیرد کوٹ نمبر ۸۱

یہ ریاست بجانب جنوب و غرب ضلعہ فیرد کوٹ و جنوب و شرق  
پٹیالہ کے واقع ہے رقبہ اوسکا ۶۴۳ میل مربع اور آمدنی سالانہ

مصر کے قریب ہی پہلے نائیجی جٹ نے عہد اکبر بادشاہ میں  
 ناموری پیدا کی اور بنیاد ریاست کی ڈالی بعد چند ہی خود سر ہو گیا  
 ۱۸۳۶ء میں مہاراجہ فرید کوٹ نے وقت فوج کشی ستلج خدمات  
 لائقہ کین آس نظر سے پرگنہ کوٹ کٹورہ منضبطہ و بار لاہور کے علاوہ  
 موروثی اوسکا ہی سرکار سے انعاماً دیا گیا اور اوسکو خطاب اجلی  
 عنایت ہوا اور بالعوض خدمات ۱۸۵۷ء خدمت دس سوار کی  
 جوڑیں فرید کوٹ دیتا تھا معاف ہوئی اور سلامی الا ضرب مقرر  
 ہوئی اور ۱۸۶۲ء میں از رو سند وزیر سنگڑ میں جا کر  
 کوخت یار متبذو دیا گیا اور بتاریخ ۲۱- اپریل ۱۸۶۳ء اوسکو سند  
 ریاست واسطہ اطمینان کی دی گئی اوسکی فوج پچاس سو اردو سو  
 پیادہ کی ہے فقط

کھلور نمبر ۸۲

دارالریاست اسکی بلا پورہ یہ علاقہ پنجاب میں فوجوں جا  
 دریائی ستلج کے واقع ہے علاقہ شرقی ستلج بموجب سند مورخہ  
 ۶- مارچ ۱۸۱۵ء راجہ مہاچند کو اور علاقہ غربی بموجب سند

مورخہ ۲۱ - اکتوبر ۱۸۲۴ء راجہ جگت چند کو سرکار انگریزی سے ملا ہے نام رئیس حال ہیراچنہد قوم راجپوت ہے جو بگدو خدمت ۱۸۵۴ء کے اوکو خلعت قیمتی پانچ ہزار روپیہ کا سرکار انگریزی سے عطا ہوا اور سات ضرب سلامی مقرر ہوئی اور اب اس ضرب ملتی ہو آمدنی ریاست کی ۷۰ ہزار روپیہ سالانہ ہے فقط

### ساونت واڑی منہ ۱۸۳

تحت احاطہ بمبئی ساونت لوگ مقام واڑی میں رہتی ہیں اصل انکی خاندان بھوسلا ہے رئیس انکی کا کھیم ساونت تھا جسے ۱۸۴۷ء میں ساہوچی جانشین سیواجی ہو سکد ریاست حاصل کی اور قابض مالکانہ قرار دیا گیا ۱۸۴۹ء میں اسکا بھتیجا بھونڈ ساونت جانشین ہوا اسکے ساتھ سرکار انگریزی نے عہد نامہ مرقومہ ۱۸۶۱ء اپریل ۱۸۶۳ء بابت صلح و آشتی دوامی منظور کیا اسکے بعد اسکا پوتارام چند ساونت ۱۸۳۸ء میں جانشین ہوا اسکے بعد اسکا فرزند کھیم ساونت ۱۸۵۵ء میں منڈنشین ہو کر ۱۸۶۳ء میں



لا ولد فوت ہوا تو وجہ کھیم ساونت فرام چند ساونت عرف  
 بھاو صاحب کو متبنی کیا یہ شخص ۱۸۷۱ء میں بارگیا آوسکی جگہ  
 بھونند ساونت جانشین ہوا آوسکی بعد آوسکا فرزند کھیم ساونت  
 زمین حال جانشین ہوا آوسکے وقت میں بد نظمی نہایت کو پونچی  
 تب گورنمنٹ انگریزی نے ۱۸۳۸ء میں انتظام ملک اپنے  
 اختیار میں کر لیا رئیس کا لقب سر دیسی ہوا آوسکو اتحقاق متبنی  
 بموجب دستور ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کو حاصل ہو رقبہ ۹۰۰ میل مربع  
 آمدنی دو لاکھ پینہر رئیس کو آا ضرب سلامی ملتی ہے

### مالیہ کو طلمہ منسبہ

شیخ احمد زندہ پیر مورث علی قوم سروانی جسکو بوجہ اختیار  
 کرنے طریقہ مشائخ مشیخ کہتے تھے ورنہ درحقیقت وہ افغان  
 آوسکا بڑا بیٹا شیخ صدرالدین عرف صدر جہان بانی اس  
 خاندان کا کہ نہایت متقی اور زاہد تھا اپنے وطن اصلی پورند  
 عرف درامین سے جای آبادی مالیہ میں ہو چکر آیتا کہ دریا  
 شلج کے کنارے پر چھپر بطور تکیہ بنایا اور عبادت الہی میں

مشغول ہوا اور سزا میں مقام آبادی مالیر میں صرف ایک موضع خرید  
 بنام مہجوم آباد تھا اور ان پر شیخ موصوف کے عبادت خانہ کے  
 قریب ایک عورت ضعیفہ قوم مانی مسلمان پشتیر سے رہتی تھی  
 اور وہ صاحبہ پہلے ہی مرید اور معتقد شیخ موصوف کی ہوئی اور  
 بڑی خدمت شیخ کی کرتی تھی جب سلطان بہلول لودی باراؤہ  
 استغیر دہلی اوس فوج سے روانہ ہوا ایک وزیر اوسے قریب تکیہ  
 شیخ موصوف مقام کیا اور اوسے ملاقات کی اور اونکی ریاضت  
 و عبادت دیکھ کر اپنے دل میں عہد کیا کہ اگر میں دہلی پر فتحیاب ہوں  
 تو اپنی دختر کی شادی اس مرد خدا پرست سے کر دوں گا بحکم الہی  
 بہلول اپنی مراد کو پونہ چاہتا ہے اور سے اپنی دختر شیخ موصوف کے  
 ساتھ بیاہ وی اور بارہ موضع معہ چھپن مزرعہ و دیگر سامان اونکو  
 دیے ہر گاہ شیخ موصوف کو یہ جاگیر اور سامان حاصل ہوا اوسے  
 اسادہ آبادی دیدہ کا کیا چنانچہ بننا سبت ضعیفہ مالی مذکورہ اوس  
 آبادی جدید کا مالیر نام رکھا صد جہان کے بعد پانچ یا چھ پشتین  
 بازید خان متصل مالیر دوسرا شہر بنام کوٹلمہ مع شہر بنیاد و خندق

آباد کیا اور بہت دیہات قریب جوار اپنے قبضہ میں کر لیا مالیس کو  
 چھوڑ کر کوٹلہ میں دارالریاست قرار دیا بعد اسکے اوسکا بیٹا  
 فیروز خان رئیس بعدہ اوسکا بیٹا شیر محمد خان جانشین ہو کر  
 عالمگیر اورنگ زیب کے زمانہ میں وفات پائی بعدہ اوسکا بیٹا  
 غلام حسین خان بعدہ اوسکا بھائی جمال خان اپنی اپنی نوبت  
 مستنشین ہوئے جمال خان سرہند کی لڑائی میں مارا گیا تب اوسکا  
 بڑا بیٹا بھیکرن خان رئیس ہوا اوسکے عہد میں احمد شاہ ابدالی دہلی کو  
 آیا اوسنے اس خاندان پر بڑی نوازش فرما کر حدود مقبوضہ  
 سابق کو وسیع کیا اسلئے ہم میں الاسنگہ مورث پٹیالہ کی لڑائی  
 میں بھیکرن خان مارا گیا بعدہ عم خان بعدہ اسلئے خدا بعدہ  
 عطاء اللہ خان بھیکرن خان کے برادران خروا اپنی اپنی نوبت  
 حکومت کر کے فوت ہوئے عطاء اللہ خان کے عہد میں اسلئے ہم  
 میں رنجیت سنگھ لاہور والے نے کوٹلہ پر فوج کشی کر کے اوس سے  
 ڈیڑھ لاکھ روپیہ تدارت قبول کرایا شروع اسلئے ہم میں جنرل  
 اکثر لونی صاحب نے مقبوضہ رنجیت سنگھ اور محروسہ سرکار انگریزی

درمیان دریافتی حد قرار دی چنانچہ اس باب میں عہد نامہ فیما بین  
 رنجیت سنگھ اور سرکار کے ہو گیا اور سوقت بحالت زندگی عطاء اللہ خان  
 وزیر خان سپہرہیکار خان دعویٰ ایست بحضور جنرل صاحب صوف  
 پیش کیا ہنوز مقدمہ زیر تحقیقات تھا کہ عطاء اللہ خان فوت  
 پائی اور ریاست گورنمنٹ انگریزی سے ۱۸۱۷ء میں بت نام  
 وزیر خان نسل بعد نسل مقرر ہوئی اور عطاء اللہ خان کی اولاد  
 اپنی خاص جاگیر پر قائم رہی وزیر خان ۱۸۲۱ء میں فوت ہوا  
 بعدہ اوسکا بیٹا امیر خان مسند نشین ہوا اوسے کو خطاب امیر  
 سرکار سے عطا ہوا اوسکے پہلے بیان کے رئیس خان صاحب کہلاتے  
 تھے نواب امیر خان ۱۸۲۶ء میں فوت ہوئے بجائے اوسکے  
 نواب محبوب علی خان فرزند کلان مسند نشین ہوئے  
 آخر ۱۸۵۷ء میں اونھوں نے بھی انتقال کیا تب اوسکے  
 فرزند ارجمند نواب سکندر علی خان رئیس حال مسند نشین ہوئے  
 پانچویں میں ۱۸۶۷ء کو اونھوں نے سند متبغی پائی ریاست  
 ۲۵ سوار کار سرکار میں دیے جاتے ہیں اور سرکار سے بعض

معانی محصول بہاری اعطاس سرکار کو ملتا ہے اور رئیس کو ۹ ضرب  
 سلامی ملتی ہے۔ قصبہ ریاست ۱۶۵ میل مربع آمدنی سالانہ تقویری  
 دو لاکھ روپیہ تقویری ایک لاکھ روپیہ ہے۔

چھوٹا اودوی پور معروف بہ زمین ۸۵

یہ خاندان سلسلہ اولاد گلان پٹیاب سنگھ مورث اعلا و باقی خاندان  
 باریاسے ہے۔ ۲۱۔ نومبر ۱۸۲۷ء کو عہد نامہ ماجہ اول پر تھی راج  
 کے ساتھ سرکار انگریزی میں منظور ہوا جسکے روسے گایکوار نے  
 حکومت اپنی چھوڑ دی اور ریاست ماتحت گورنمنٹ انگریزی  
 کے آئی۔ اب ریاست سے پندرہ سو روپیہ خرچ معارف دربار  
 انگریزی گایکوار کو ملتا ہے بعد پر تھی راج کے اوسکانت تندر  
 گمان سنگھ اور اوسکے بعد اوسکایر اور زاوہ جیت سنگھ  
 کی بعد دیگر مسند نشین ہوئے جیت سنگھ کے منزند کا نام  
 موٹی سنگھ ہے۔ قصبہ ریاست ۳۰۰ میل مربع آمدنی سالانہ  
 ایک لاکھ روپیہ ہے رئیس کو ۹ ضرب سلامی ملتی ہے۔

دیو گڑھ باریا منبہ ۸۶

یہ خاندان چوہان اچوت کا ہی سابق بمقام پوگرہ حکمران تھی  
فتوحات اسلامی سے بھیلون میں پناہ گیر ہو کر ۱۳۱۲ء میں  
حصہ سیندھیہ واقع گجرات پر فوج انگریزی قابض ہوئی اور  
سے واسطہ انگریزی دربار باریاک کے ساتھ پیدا ہوا اور  
رئیس وہان کا جسوت سنگھ تھا اور اسکے بعد اوسکا فرزند  
گنگاواس سند نشین ہوا ۱۹۱۹ء میں گنگاواس نے  
وفات پائی اوسکی رانی حاملہ تھی تاہم وجہ بیوہ نے ایک شخص متبنی  
کو سند نشین کیا جب پر تھی راج بطن بیوہ سے پیدا ہوا  
پر خاست کیا گیا بعد پر تھی راج اوسکا فرزند مان سنگھ  
۱۹۲۳ء میں جانشین ہوا رقبہ ریاست ۶۰۰ میل مربع آمدنی  
سالانہ صحت روپیہ از انجملہ عس و عس خراج گورنمنٹ  
انگریزی کو دیا جاتا ہے رئیس کو ۹۹ ضرب سلامی ملتی ہے

### بروانی منڈی

یہ ریاست مالوہ میں زیر انتظام انگریزی ہوئی رئیس حال رانا  
مہین سنگھ ۹۹ ضرب سلامی پاتے ہیں آمدنی ریاست کی لاکھ ۲۰

## ناگ و نمبر

مشمولہ ملک بونڈیل کھنڈ بہت قدیم خاندان قوم راجپوت پار  
 کا ہے دارالریاست اسکی اوپر قبیل از قائم ہونے حکومت  
 چھتر سال بونڈیلہ کے یہ ریاست قبضہ میں بزرگان راجہ  
 شیوراج سنگھ کے تھی کبھی عہد راجگان بونڈیلہ اور عہد  
 علی بہادر میں اپنی ریاست سے بیدخل نہیں ہوئے بتاریخ ۲۰  
 مارچ ۱۸۹۶ء میں راجہ شیوراج سنگھ کو سرکار انگریزی سے  
 سند ریاست حاصل ہوئی جسکے رو سے راجہ موصوف چار سو چار  
 موضع معانی موروثی پر قابض مالکانہ ہوئی اونکے بعد ۱۸۹۸ء میں  
 راجہ بلجندر سنگھ اونکی فرزند مست نشین ہوئی اور ۱۹۳۱ء میں  
 قتل اپنے برادر حقیقی جگت دھاری سنگھ کے ریاست سے معزول ہو کر  
 بنارس بھیجے گئے اس وقت میں اونکے فرزند کلان راجہ اکھویندر سنگھ  
 صغیر سن تھے اسوجہ سے سرکار انگریزی نے ریاست کو سیرانہ نظام  
 اپنے رکھا اور اونکی تعلیم کے واسطے مولوی حیدر علی فیض آبادی کو  
 اتالیق مقرر کیا جسکے فیضان صحبت سے راجہ صاحب نے عرصہ قلیل میں

اچھی لیاقت ذاتی حاصل کی فارسی و عربی میں بہرہ کامل پایا اور  
 اپنی حسن سائی سے والد ماجد کو بنارس سے ناگود لائی جب اچھے صاحب  
 سن بلوغ کو پہنچے بوجہ سند مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۳۸۸ء کے  
 مسند نشین ہوئے اور اس مسند نشینی میں آٹھ ہزار روپیہ نذر  
 اون سے لیا گیا لیکن راجہ صاحب کہ حاتم وقت ہین شاہی ہیشیر کی  
 سبب جو مہاراجہ بوندی کے ساتھ ہوئی تھی قرض دار ہو گئے  
 تب حسب درخواست راجہ صاحب کے سرکار نے پھر ۱۳۲۲ء میں  
 بندوبست اپنا کیا مئی ۱۸۶۵ء میں وہ قرض داہو گیا راجہ صاحب  
 نے انتظام ریاست اپنے ہاتھ میں لیا بچلے دے خیر خواہی ایام  
 قدر راجہ صاحب کو علاقہ دھنواہی متعلقہ ریاست منضبطہ  
 بجو راکھو گڑھ جمعی للعالمات عنایت ہوا اور سند متبنی مورخہ ۱۱-  
 مارچ ۱۸۶۳ء ملی ہے اون کے ایک فرزند سمھو داس ہین جن کا تعلیم پر  
 راجہ صاحب ہمہ تن مصروف ہین علم سنسکرت و فارسی و انگریزی  
 پڑھتے ہین سوا اسکے فنون امر مثل سواری و تیر اندازی و بندوبستی  
 وغیرہ کی بھی تعلیم ہوتی ہی راجہ صاحب اہل علم و ہنر کی بڑی قدر دان  
 ہین



افسوس کہ ریاست تھوڑی ہمت بڑی رکھتی ہیں بقیہ ریاست میں  
میل مربع آمدنی سالانہ ۷۷۱۰۰ روپیہ ہی سرکار انگریزوں سے  
۹ ضرب سلامی پاتے ہیں فقط

### علی راج پور نمبر ۸۹

معروف علی موہن ملک مالوہ میں خراج گزار ریاست دھار تھے  
پرتاب سنگھ رئیس کے بعد اسکے برادر زاوہ نے چاہا کہ جسٹ سنگھ  
پسر پرتاب سنگھ کو جو بعد فوت اپنی والد کے پیدا ہوا ہو خارج کرے  
لیکن ایک شخص مسافر مکرانی نے جسونت سنگھ طفل یتیم کی دستگیری کی  
اور کیسری سنگھ برادر زاوہ پرتاب سنگھ نکاح یا تصاف معلوم نہیں ہوتا  
کہ شخص مکرانی کوئی سوداگر یا متوسل ریاست علی راج پور تھا انھیں  
جب تسلط انگریزی ملک مالوہ میں قائم ہوا تو ریاست زیر حکم اسی  
مسافر کے تھی گورنمنٹ انگریزی نے بھی مسافر مذکور کو اجازت مالوہ  
میں رہنے کی دی اور وہ منتظم ریاست تاسن بلوچ جسونت سنگھ مقرر  
ہوا جسونت سنگھ نے ۱۸۶۲ء میں وفات پائی اوسنے  
وصیت نامہ تقسیم ریاست فیما بین دو فرزندوں کے لکھا تھا

گورنمنٹ نے اوسکو نامنظور کیا اور رانا انگکا دیو پسر کلان جس وقت سنگہ  
کو بعد لینے احاطہ روپیہ نذرانہ کے مستند نشین کیا اور اوسکو  
خلعت ریاست عطا فرمایا ریاست سیدوس ہزار روپیہ عا کو مفت  
گورنمنٹ انگریزی کو خراج دیا جاتا ہے، ریسکوں ۹ ضرب سلامی ملتی ہے

### لوناوارہ نمبر ۹۰

کجرات میں ماتحت احاطہ بہبئی ہے ۲ ستمبر ۱۸۳۱ء میں رانا پرتاب سنگہ  
کے ساتھ عہد نامہ حمایت و حفاظت گورنمنٹ انگریزی فرمایا  
کیا اوسکے بعد فتح سنگہ اوسکے بعد اوسکا متبذی ولیپ سنگہ جاہن  
ہوا بعد ۱۸۵۲ء میں ولیل سنگہ کو کہ اسخان ندن بہ نہیں گورنمنٹ  
ریاست قرار دیا رقبہ ریاست ۱۰۰۰ میل مربع آمدنی ۱۰۰۰  
سالانہ ہے منجملہ اوسکے دس ہزار چھ سو ترپن روپیہ چھ آنہ گیارہ  
پائی گورنمنٹ انگریزی کو اور دو ہزار تین سو روپیہ ریس بلو بالاسنور کو  
خرچ و پتہ ہے ۹ ضرب سلامی پتا ہے

### بالاسنور نمبر ۹۱

کاٹھیاوار میں ماتحت احاطہ بہبئی یہ خاندان اولاد سردار محمد خان

پسر خرموشیر خان بابلی رئیس جوانگرہ سے ہی سمرقند محمد خان ضلع  
 بالاسنورا وزیر پور میں حاکم تھا اوسکے بعد اوسکا فرزند  
 جمعیت خان حاکم ہوا اوسکے بعد اوسکا فرزند صلابت خان  
 جانشین ہو کر ۱۲۱۰ھ میں فوت ہوا بعدہ اوسکا بھانجا عابد خان  
 حکمران ہوا اور ۱۲۲۰ھ میں برخاست کیا گیا تب اوسکا بھائی  
 عدل خان جانشین ہو کر ۱۲۳۰ھ میں فوت ہوا بعدہ اورخان  
 رئیس حال سندھ میں ہوا اور فرزند کا نام نور خان رقبہ ریاست مہمل  
 میں مربع آمدنی سالانہ لاکھ ۳۰ روپیہ ہے بھلا اوسکے بعد گورنمنٹ  
 انگریزی کو خراج دیتا ہے ۹ ضرب سلامی رئیس کو ملتی ہے \*

سوانت نمبر ۹۲

کجارت میں ماتحت احاطہ بمبئی ہے ۱۵ ستمبر ۱۸۳۰ھ میں گورنمنٹ انگریزی  
 ساتھ پہلا عہد نامہ ہوا رئیس حال راجہ بھون سنگھ میں رقبہ ریاست ۹۰۰  
 میں مربع آمدنی ۷۰ سالانہ بھلا اوسکے بعد گورنمنٹ  
 انگریزی کو خراج دیتا ہے رئیس کو ۹ ضرب سلامی ملتی ہے \*

عدن نمبر ۹۳

جزائر عرب میں ماتحت احاطہ بنگال ہی بعد نکالے جانے تک  
۱۶۳۷ء میں بڑا جزو جنوب عرب سے امام صنعا کے ہاتھ آیا سنہ ۱۸۳۵ء  
میں شہنشاہ گان عرب باری باری اپنے ملکوں سے ترکوں کو نکال کر  
آزادی حاصل کی عدن و کج اور چند مواضع موقوفہ جانب شمال  
عدن کو قوم ابدالی نے فتح کیا پہلا عہد نامہ بتاریخ ۲ ستمبر ۱۸۲۲ء  
بمضمون تجارت و دوستی ساتھ احمد بن عبدالکریم سلطان  
عدن کے سرکار انگریزی نے منظور کیا بعد اوسکے اوسکا بھتیجا  
سلطان محسن جانشین ہوا اوسکے وقت میں وسط لینے  
عدن کے گفتگو پیش ہوئی سلطان محسن نے بنیا عدن کا بشرط  
قائم رہنے اپنے اختیار کے بذریعہ خط مورخہ ۲ جنوری ۱۸۳۸ء  
قبول کیا یہ شرط اوسکی اجنت انگریزی نے منظور نہیں کی سلطان نے  
کہا کہ اگر یہ شرط منظور نہ ہو تو ہمارا خط واپس دینا و جواب پیش تھا  
کہ احمد بن سلطان محسن نے اجنت کو گرفتار کر کے چھین لیتی کاغذ کی  
تدبیر کی اور واپسی مال مغربہ سے انکار کیا ۱۹ جنوری ۱۸۳۹ء  
کو غبارا چلا کر انگریزوں نے قلعہ عدن لیا اور سلطان مع

اپنے خاندان کے لہج کو بھاگ گیا تاریخ ۲ فروری سنہ الیہ کو سلطان  
 الاحم حسین آوسکے داماد و کارندہ نے اور ۱۸ جون سنہ الیہ کو  
 خود سلطان نے دستاویز صلح و دوستی پیش کی بابر نے  
 سلطان نے نومبر ۱۵۳۹ء سے لغایت جولائی ۱۵۴۰ء تک  
 تین حملہ واسطے لینے قلعہ عدن کے کیے مگر کسی حملہ میں کامیاب  
 نہوا اسی سے اقرار و دوستی شکست ہو گیا آخر جب سلطان  
 محسن نے عدن میں اگر درخواست صلح کی دی ۱۱ فروری  
 ۱۵۴۳ء کو تہ ارض نامہ صلح تحریر ہوا اور ۲۲ مئی ۱۵۴۳ء میں پابند  
 اکتالیس روپیہ ماہواری سلطان کے واسطے سرکار انگریزی نے  
 منظور کیا ۳ نومبر ۱۵۴۴ء کو سلطان محسن گیا تب اس کا بیٹا سلطان احمد  
 اوسکا جانشین ہو کر ۸ جنوری ۱۵۴۹ء کو مر گیا تب اوسکا بھائی  
 علی محسن جانشین ہو کر ۱۱ اپریل ۱۵۶۳ء کو فوت ہوا تب اوس کا بیٹا  
 قوڈمل علی محسن جانشین ہوا فتح رہو کہ سلاطین عدن جنسہ تحریرات  
 انگریزی جاری ہیں جنہیں فیصلہ سرکار انگریزی سے وثیقہ سالانہ پانچ  
 ہزار چھبیس روپیوں کو ۹ ضربت بارہ ضربت اسلامی بکتر سوتی ہے

نام سلاطین		رپویہ آنہ	پائی
سلطان احمد بن عبدالمدفود حلی قوم فوجی		معاہدہ	۱۵ +
سلطان فوجی محل علی محسن والی لہج قوم ابدالی		معاہدہ	۱۵ +
شیخ عبدالمدرباؤرستندی سردار اکرانی		معاہدہ	۱۵ +
سلطان عبید بن یحیی قوم ہوشالی		امالو	۶ - پائی
شیخ صالح فرقہ علوی		ماسہ	۱۱ - پائی
سلطان سید محمد قوم امیر		ماسہ	۱۱ - الپائی
سلطان علی گلاب قوم یفانی		حالیہ	۱۱ - الپائی
سلطان واحد بن وہب		لعدہ	۵ - پائی
شیخ عبدالمدرباکامی فرقہ یحیی		عمہ	۱ - پائی
<b>تداون نمبر ۹۴</b>			
<p>۶ ضرب سلامی پاتے ہیں باقی حال اسے یاست کا بھی تحقیق نہیں ہوا</p>			

## نقشہ امون امیرون کا جنگی سلامی ذواتی مختصر المقام اور

نمبر	نام تعداد سلامی	کیفیت
۱	ولیت سنگھ ۲۱ اضرب	رئیس معزول اللہ ہو خطاب ہمارے درجہ اول سلامی تاحیات
۲	جنگ ہماؤ ۱۹ اضرب	نائب ریاست نیپال خطاب کجاٹھ آرنی نئے خطاب ہندوستان میں سوامی انکو کسیکو نہیں ملا سلامی تاحیات +
۳	رانوجی سنگھ ۷ اضرب	آندر حد و گو الیاء کے سلامی پائے ہیں +
۴	سالار جنگ ۷ اضرب	نائب ریاست حیدرآباد کو خطاب ہمارے درجہ دوم سلامی تاحیات
۵	قدیم سنگھ ۵ اضرب	والدہ سکندر بیگم رئیسہ بھوپال سلامی تاحیات
۶	عظیم شاہ ۵ اضرب	نواب آرکات سلامی تاحیات
۷	سلطان بہادر ۳ اضرب	ہمارا جہ وزیر یا گزم ماتحت احاطہ مندرج ملک تیلنگان نام انکا ہمارا جہ راج رسیا سلطان بہادر مرزا بچھتی خطاب ہمارے درجہ دوم احاطہ بنگال میں وقت آمد و روانگی سلامی پاتر ہیں آمدنی ملک کی بیس لاکھ روپیہ خرچہ کلر کو پانچ لاکھ روپیہ دیتے ہیں فقط

## احوال مولف

پیشتر بزرگان مولف سلاطین دہلی کے دربار سے توسل کھتے تھے  
 زمانہ تخمیناً تین سو برس کا گذرا ہو گا کہ طرح اقامت موضع نارہ  
 پر گئے کہڑا ضلع آباد میں ڈالی موضع مذکورہ بشمول چند مواضع دیگر  
 اپنے قبضہ میں رکھ کر بسر اوقات کرتے رہے جب کثرت اولاد  
 ہوئی گذران اوس جایدا میں نہوسکا نوکری کے واسطے ہر ایک  
 نے اپنی اپنی باری بیرونجات میں قدم کھانچنا چہ جا مجد حکیم  
 محی الدین مغفور اولامکٹ بندیل گھنڈ میں تو اب رحم خان  
 وکرامت خان کی مصاحبت میں رہے نران بعد بعد دولت  
 حماراجہ اجیت سنگھ جو پو بہادر و بار ریوان سے توسل سدا  
 کیا اور والد ماجد حکیم شیر علی بہرور بہرور دولت آباد ضلع  
 بہادر و بار لکھنؤ میں عمدہ جلیہ پر پامور رہے بعد وفات  
 نواب صاحب مرحوم خانہ نشینی اختیار کی آخر عمر ۸۵ سال ۱۲۵۶  
 ہجری میں سات فرزند یعنی حاجیم مروان علی مرحوم حکیم علی رضا  
 مرحوم حکیم احسان علی خان مظاہر توف طب احسانی وغیرہ



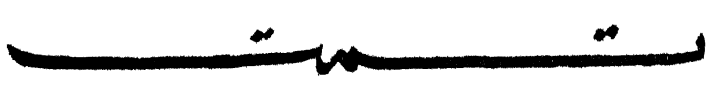
۴ مولوی حکیم امان علی خان مجددی مرحوم صاحب حافظ قربان علی  
 مرحوم حکیم فرمان علی مدظلہ سے رحمان علی خان مولف کو چھوٹے  
 رحلت فرامی عالم بقا ہوئے آسو وقت مولف کی عمر اس سال  
 کی تھی تا چندے برادران والا نشان خصوصاً حکیم احسان علی خان  
 کی تربیت اور دستگیری میں تحصیل علم کی نگران بعد خدمت میں  
 جناب مولانا محمد شکور پھلی شہری مدظلہ و مولانا محمد سلامت اللہ  
 بدایونی مرحوم و مولانا قاری محمد عبدالرحمن پانی پتی مدظلہ  
 و مولانا عبدالعزیز پوری کی تحصیل علوم سے بہرہ اندوز ہو کر  
 ۱۲۶۴ھ ہجری میں بسفارش و دستگیری مولوی حکیم امان علی خان  
 مرحوم اپنے بھائی کے سلسلہ ملازمان دربار ریوان میں داخل ہوا  
 اور بعد وفات برادر مغفور بجای او اس مہرور کے ملازم دربار ہو کر  
 عمدہ مفوضہ کا انصرام کرتا رہا اور اب تک اپنی کام پر مہرور ہے  
 تالیفات اسکے سے رسائل ذیل یادگار وقت ہیں آداب احمدی  
 و تحفہ مقبول و طریقہ حسنہ و وسیلہ نجات و منیۃ اللبیب  
 و آفتاب حکمت و دریای لطافت و ہر ہفت و قوائد حکیم

وفوائد جلالیہ و طب رحمانی و صحت جسمانی و ریاض الامراض جسکی  
تاریخ تالیف سر آندو کیا می سخنور اعنی حکیم محمد سرور متوطن احمد آباد  
نارہ پور گنہ گڑاضلع الہ آباد نے منظوم کی ہے وہ بھی بطور یادگار  
ذیل میں لکھی جاتی ہے فقط

### تاریخ بہ صنعت تخت حرم

<p>رحمانعلی نے جسکی تالیف کیا ہے یوں دیکھو لو کیا حاجت تو صفت ہے اوستاد و حالات یاست کو لکھا ہے سچ پوچھی تو کوڑی میں یا کو بھڑا ہے والسکہ یہ آئینہ ہنر نہا ہے زیرا کہ مسمیٰ بریاض الامراض ہے</p>	<p>المنۃ تہدکہ یہ تاریخ نوآئین انداز نیا طرز نیا ڈھنگ نرالا نمبر کی رعایت پہ بلا روی رعایت کیا جو شریعت دلا فیض خدا کیونکہ جلجلی عرضت میں آئین مطبوعہ خلافت پہ مطبوعہ بیان</p>
--	--

سرور نے یہ تاریخ لکھی برسر زکس  
کیا خوب یہ گلدستہ دست و سہا ہے  
۱۹۶۵  
۱۹۶۹ء عیسوی



تقریظ خاتمہ ریاض اللام ششمین جلد کا مرقوم محمد بن سید احمد علی شاہ خجندیہ

## رباع

آئینہ حالِ سوسا کو دیکھو	رشکِ جامِ جهان نما کو دیکھو
ہی شوقِ تواریخ اگر دیکھیں	تاریخِ ریاض اللام کو دیکھو

سبحان اللہ تاریخ کا علم بھی کیا علم ہے جسکے معلومات سے تمام موجودات کی کیفیت زیر نظر رہتی ہے حالات ماضی و حال کی ذرا ذرا خبر رہتی ہے اربابِ خبرت ہر ایک حالت سے لطف اٹھاتے ہیں ہر ایک بات سے ایک نصیحت پاتے ہیں اسمین شبہ نہیں کہ انسان کو زمانے میں تاریخی حالات کے دریافت کرنے اور یاد رکھنے کی نہایت ضرورت ہوتی ہے اس واسطے کہ بغیر واقفیت دنیا کا کام نہیں چلتا تربیت یافتہ قوموں کا ہندوستان کے روسا پر یہ بڑا اعتراض تھا کہ وہ پتھر سے تمام دنیا کے حالات سے تو کیا خبر رکھیں گے خود او کو اپنی خبر نہیں اپنی خبر نہونے سے یہ مراد نہیں کہ وہ اپنے حال سے

بیخبر تھے بلکہ اپنے ملک کے حالات کی ناواقفیت ہی اپنے ہی  
 حال کی ناواقفیت ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تک اونکی  
 زبان میں تواریخ موجود نہ تھی کتابیں فارسی وغیرہ میں تھیں  
 پھر کیونکہ ممکن تھا کہ ایک ایسا زبیر بھی جو فارسی سے ناواقف  
 اپنے بزرگوں کے حالات سے بذریعہ کتب آگاہی حاصل کرے  
 البتہ سنی سنائی باتیں بہت کچھ وہ نہیں نشین ہوا کرتی تھیں  
 ہر چند تاریخ ہند اور بعض بعض ایسی ترجمہ ہوئیں کہ سرشتہ  
 تعلیم کے طالب علموں کے کارآمد ہو گئیں لیکن عام رواج ان  
 کتابوں کا جیسے کہ چاہیں نہیں پایا ہوا کہ ان میں جیسے اور واقعات  
 مندرج ہیں اسی طرح بطور انتخاب رؤسائے ہند کا حال بھی  
 چیزیں پیچیدگی و سچ ہے اسلئے ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی  
 جو والیان ملک ہند کی ریاستوں کے ساتھ مخصوص مباح احوال  
 کہ ریاض الامراوس قسم کی کتاب جدید تالیف ہوئی جو کل اغراض  
 کے لیے کافی ہوئی ہو اور جس سے ہندوستان کی ابتدا سے  
 انتہا تک کی کل ریاستوں اور حکومتوں کا حال معلوم و مفہوم

ہو جاوے چنانچہ ہم نہایت خوشی سے ظاہر کرتے ہیں کہ مولوی  
 منشی حکیم عبدالرحمن صاحب نے جکے بزرگ اول شایان دلی کی سرکامی  
 میں مناصب عمدہ پر ممتاز تھے اور بعدہ اکثر ہندوستانی ریاستوں  
 کی مصاحبت اور خود مولف صاحب بھی ہندوستانی ریاستوں  
 میں رہیں اور انکی حالات سے کامل درجہ کی واقفیت کھتے ہیں  
 پس یہ کتاب جو تالیف کی ہے اس سے انکی واقفیت کا حال  
 بخوبی روشن ہے اور کتب معتبرہ تواریخ مثل تاریخ فرشتہ وغیرہ سے  
 بھی بعض بعض مطالب ضروری کو امتباس کیا ہے اس کتاب  
 میں ہر ایک ریاست کی آبادی اور اوسکی آمدنی وغیرہ اور بناوی  
 ریاست کا حال بزبان اُردو ابتداء سے انتہا تک نہایت مناسبت  
 اور خوبی کے ساتھ لکھا گیا ہے اور حذف زوائد پر اکثر  
 عمل کیا گیا ہے کیونکہ غیر ضروری یا فضول مضامین سے کتاب کے  
 طول دینا استفادہ نافع اور کارآمد نہیں جیسے کہ کوائف تاریخی کو  
 ایجاز و اختصار کے ساتھ درج کرنا سہولت اور نفع کا باعث ہے  
 پس اس کتاب میں یہ صفات موجود ہیں ہندوستان کے

ہر شخص کے واسطے کیا خاص کیا نام نہایت ضرور ہے کہ اس کتاب کو  
 دیکھے اور اسکے مطالب ضروری کہ اپنے ذہن نشین رکھے علیٰ غرض  
 والیان ملک اور روسا می ہندوستان کی کہ اس کتاب کا ملاحظہ ضرور  
 اور موجب ضرور ہے کہ اوسکے بزرگوں کے نام نامی اجنبی یادگار  
 کے ساتھ زندہ جاوید ہیں اور یہ اونکے حالات اپنی خصوصیت  
 جو شہنشاہ وقت یعنی ملکہ معظمہ کی پیشگاہت اونکو حاصل ہے مثلاً  
 اتواپ سلامی کی تصریح یا اور بعض بعض اور کی تصریح بخوبی مندرج  
 ہو دیا ہے کہ بعد مفصلہ ذیل ریاستوں کا انسخی حال لکھا ہے  
 نیپال کا بل مستطرت نگاہ حیدرآباد برودہ نیسور گوآپار  
 اندور بھوپال اودھ پور کشمیر قلات سرانگور کولاپور مشدآباد  
 جوچوچوہ پور پٹیاہ کوٹہ ریوان کچی کوچین بیگانیر بھاول پور  
 بوندی کرولی بھرت پور ٹونک بھوٹان سکم اوڑھچھاغرت  
 ٹہری کشن گڑھ آور دھولپور جیسلمیر جمبالا پائن پرتاب گڑھ  
 دولیا دھار دیواس دتیا ہانسواوہ پھر و خیر پور ستر وہی  
 ڈونگر پور رامپور جاورا کوچ بہار پھرا پتارس چند نا بھہ

کی پور تھلہ ستمتھر جو ناگرہ جام نوا نگر تھجون نگر تلام پنا چکرہ  
 بجاور چھتر پور منڈی پالن پور پیلہ راوہن پور پور می بندر  
 درنگ ااجگرہ کھبایت سلانہ سیتا سورا جگرہ ہر سنگہ گرہ  
 جنینا چمبا ہونی سمرور سیکیت فریدکوٹ کھلور ساونت وارڈی  
 مالیکوٹہ چھوٹا ماہو پور معروف بہوین دیگرہ باربار بروانی  
 ناگود علی راج پور تونا وارہ بالاسٹور ساونت عدن ندوان  
 ازبسکہ تیارچ ناوار اور نہایت درجہ عمدہ اور مفید معلوم ہونی اس واسطے  
 ہمارے مطبع کے کارفرمای عالی وقار انتخاب یا جناب نشی نو لکشو صاحب  
 مالک اودہ اخبار نے اس نسخہ کو چھپوایا اور مکمل الہی سے ماہ مئی ۱۹۱۳ء  
 میں یہ تاریخ چھپکر تمام ہونی اسید ہی کہ کتاب موصوف منظور نظر  
 اولوالابصار اور زمانے میں یادگار رہے گی اور تمام قلمیہ ہند  
 میں شہرت پائے گی ہجوم شوق خریداران باوقاری ہاتھوں ہاتھ  
 جائے گی

